UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226278
UNIVERSAL
LIBRARY

مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ

یہ جو تجھسے یہ باتیں بناتے ہیں محض جھگڑے ہی بلکہ یہ سب کے سب خصومت کرنیوالے ہیں

بحمد اللہ العلام کہ درین ایام میمنت فرجام رسالہ ہدایت نقاد مسمی بہ

بیان للناس

مشتمل بر خطوط و کتابت فیما بین جناب مولانا مولوی محمد عبد المجید صاحب دہلوی دام فیضہم و مولوی محمد احسن صاحب امروہی مؤلف اعلام الناس در بارہ فتنہ قادیانی

در مطبع انصاری واقع دہلی

تحت ادارہ مولوی محمد عبد المجید صاحب

حلیہ طبع پوشید

سنہ ۱۳۰۹ھ

فہرست بعض کتب موجودہ مطبع انصاری دہلی

نام کتاب	قیمت
کتب تفسیر	
تفسیر اتقان مطبوعہ لاہور	۱۰/
” حسینی فارسی کشوری	۱۲/
” عزیزی فارسی سورہ بقر	عا/
” پارہ تبارک الذی فارسی	عہ ۴/
” پارہ عم فارسی	عہ ۴/
تفسیر بحر مواج فارسی ہفت پارہ اول	ہے ۴/
تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان	
سورہ بقر مطبوعہ انصاری اردو	عہ ۸/
” سورہ آل عمران مطبوعہ بھوپال	عا/
تفسیر قادری اردو	للعہ ۸/
تفسیر سورہ یوسف نظم ۴/ ایضا نثر ۳/	
کتب حدیث	
صحیح البخاری مع شرح فتح الباری جسکا پارہ پارہ طبع ہوکر شائع ہوا ہے اور ۲۰ پارہ تک تیار ہے باقی زیر طبع فی پارہ سفید	عہ/
” ولایتی	عہ ۸/
مقدمہ فتح الباری	سے/
” مطبوعہ بمبئی مجلد	صہ ۴/
نسائی شریف نظامی	بے/
نیل الاوطار مصری در ۸ جلد	عصہ
شرح معانی الآثار للطحاوی نظامی	ھہ

نام کتاب	قیمت
مسلم شریف مطبوعہ حال جسمین کاغذ ختائی و ولایتی دبیز ڈالا گیا ہے اور حواشی جدید بھی لکھی گئی ہیں اور نسخہ مولوی احمد علی صاحب و مطبوعہ مصر و کلکتہ سے نہایت کوشش کیساتھ صحت کی گئی ہے ختائی لعہ/ و ولایتی عصہ/	
ترمذی شریف مع شمائل مجتبائی	سعصر
موطا امام مالک محشّٰے	عہ ۴/
موطا امام محمد محشی مولوی عبد الحی صاحب	عا ۸/
مشکوٰۃ شریف محشی مع الکمال	سے/
ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی	عا/
پارہ اول ابو داود مع شرح منذری	
وابن قیم و غایۃ المقصود فی پارہ	عہ/
تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر	سے/
بخاری شریف مطبوعہ مصر مع حاشیہ	صہ/
فاضل سندھی و مجلد سے/	
مسند امام شافعی رح	عہ ۸/
مجمع الزوائد و منبع الفوائد جلد اول	للعہ ۸/
الجوائز والصلات	عہ/
نسائی شریف مترجم	سے/
مسلم شریف مترجم	عصہ
ابو داؤد مترجم	سے/

نام کتاب	قیمت
ترمذی مترجم	ہے ۴/
بلوغ المرام مترجم	عہ ۹/
بلوغ المرام عربی مطبوعہ لاہور	۵/
مشارق الانوار اردو مجلد بمبئی	عا ۴/
” مطبوعہ دہلی	عہ ۸/
مجموعہ اعلام اہل العصر فی احکام رکعتی الفجر وکتاب العلو للذہبی و	
خلق افعال للبخاری	عہ/
مسوی مصفّٰی شرح موطا	ہے/
انوار المشارق احادیث	
متفق علیہ مشارق	۵/
موضوعات کبیر ملا علی قاری	۱۲/
موضوعات شوکانی مترجم	عہ ۴/
ریاحین العابدین ترجمہ اردو	
ریاض الصالحین جسمین کل حدیث حسن اور صحیح ہیں کوئی ضعیف نہیں	ع ۱۲/
تسخیر مع ترجمہ نظم چہل حدیث	۱/
المصنوع فی احادیث الموضوع	۰۱/
جزء القراءت مع ترجمہ	۱۲ ۴/
جزء رفع الیدین	۱ ۸/
بلاغ المبین	عا/
تنویر العینین مترجم	۰۲/
عمدۃ الاصول فی حدیث الرسول ملک العلماء سے اسماء الرجال	۵/ ۰۶

نام کتاب	قیمت
کتب فقہ	
غنیۃ الطالبین مترجم مع فتوح الغیب	۱۲ ہے/
فقہ شافعی اردو یہ کتاب مسائل فقہ میں نہایت مستند و معتمد و حاوی تمام مسائل مفتیٰ بہا کو ہے شائقین و طالبین مسائل دینیہ کو چاہئے کہ مصنف کے کمال کو ملاحظہ فرمائیں کہ جو بڑے بڑے مبسوط متون و شروح میں مسائل تھے انکو چار جزوں میں بزبان اردو سلیس بیان کر دیا ہے بس گویا دریا کو کوزے میں بند کیا ہے	۳/
منیۃ المصلی مترجم نظامی	۵/
راہ جنت لکھنو	۰۲/
نافعہ خریداران	۰۱/
راہ نجات مطبع انصاری	۱/
حقیقۃ الصلوٰۃ مع رسالہ نماز	۰/
ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء	
علے القاضی مع ذخیرۃ المحتی وطلب الادب	عا ۸/
نہج المقبول من شرائع الرسول	۱۲/
فتح المغیث بفقہ الحدیث	۲/
مسائل ضروریہ	۳/
تعلیم العبادت جلدین	۶/
نفع المفتی والسائل للمولوی عبد الحی صاحب	۸/

ما ننظر بوعدہ الک الاجل لا بأ ہم وہم یخصمون

عجب نسخہ ہے باتیں بناتی ہیں جن میں گمراہی بالکل سب بے خوف ...

الحمد للہ العلام کہ درین ایام میمنت فرجام رسالہ ہدایت مقالہ مسمّی بہ

بیان للناس

مشتمل بر خط و کتابت فیما بین جناب مولانا مولوی محمد عبد الحی صاحب ... و مولوی محمد احسن صاحب امروہی مؤلف اعلام الناس ...

در مطبع انصاری واقع دہلی

تحت ادارہ مولوی محمد عبد المجید صاحب

حلیۂ طبع پوشید

سنہ ۱۳۰۹ھ

اعوذ باللہ السمیع العلیم من وسوسۃ الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی شرفنا بالعلم الراسخ وانزل فی محکم کتابہ والراسخون
فی العلم یقولون اٰمنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب٥
وامرنا بقولہ المجید ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا واتقوا
اللہ ان اللہ شدید العقاب٥ وان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول
ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ذٰلک خیر واحسن تاویلا٥ وعرفنا
بالدین الناسخ وعلمنا حقائق الاخبار ودقائق الاحکام وما کان
لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون
لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا
مبینا٥ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما٥ وافازنا من طبقۃ الانام
بفضلہ التام ونعمہ الکاملۃ التی ذکرھا فی کتابہ المبین٥

اور اللہ کی محبت میں
مسکین اور یتیم اور قیدی
کو کھانا کھلاتے تھے
اور انکے صحابہ پر جو
ایمان لائے تھے ہجرت کی
اور اللہ کی راہ میں
اپنے مالوں اور جانوں
سے جہاد کیا وہ لوگ
اللہ کے نزدیک بڑے
درجے والے ہیں

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ
لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ عِبَادِہٖ وَسَیِّدِ الْبَشَرِ
الَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی النَّاسِ کَآفَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَنَصَرَہٗ صلعم بِبُشْرٰی
قَوْلِہٖ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا
تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَیَهْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۙ وَّیَنْصُرَکَ
اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا ۙ وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَطْهَارِ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ
یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا ۙ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا
وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۙ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِکَ
هُمُ الْفَآئِزُوْنَ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ
لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ؕ

امابعد اگرچہ انسان کی ابتدا ایک نطفۂ ناپاک ہی اور آخر ایک مشت خاک مگر صانع حقیقی نے اس نطفۂ ذلیل کو اپنی صنعت کاملہ سے ایسا بنایا ہی کہ یہ اُسکا نمونہ کھلایا اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَۃِ الرَّحْمٰنِ اور اس بے ارادہ اور بے حس مشتِ خاک کو اپنی قدرتِ تامہ سے وہ عزم اور ارادہ عنایت فرمایا کہ اسنے اپنی ترقی کی حد سی بھی کہین بڑھکے خیال جمایا لیکن اسمین چونکہ کوئی ذاتی قوت نہین ہی صرف عنایت ہی عنایت ہی لہذا جبتک اپنی حقیقت اور صانع حقیقی کی قدرت کاملہ اور منعم کے انعام عام پر نظر رکھتا ہی اور محض اُسکی عنایت پر بھروسہ کرکے کسی میدان مین قدم بڑھاتا ہی بڑھتا چلا جاتا ہی لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اور جب چلتے چلتے کچھہ گھمنڈ آگیا خودی کا پردہ چھا گیا وہین سے اوندھے موںھہ آتا ہی گرایا جاتا ہی کما کرایا سب گنواتا ہی وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ اسی واسطے ایک مقام اسکا اعلے علیین ہی اور دوسرا اسفل السافلین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ چونکہ مجھے اس بیان مین اختصار مدنظر ہی اسلئے نظائر و امثال سے تو عذر ہی زمانہ کی تاریخ پر جسکی نظر غائر ہی اُسپر بخوبی ظاہر ہی کہ ہر وقت اور ہر زمانہ مین اسکی بے شمار مثالین ملسکتی ہین انسان کی حالت ہی کچھہ اس ڈھب کی ہی کہ اللہ تعالی کا فضل اور اُسکی رحمت و توفیق صبر و قناعت مین اسکی رفیق نہو

توکسی ترقی پر اسکو بس نہین ہوتی اور اپنے آپے مین نہین سماتا بادشاہون پر خروج کرنے اور بادشاہ بننے کا خیال تو عام لوگون مین رہا ہے اور رہتا ہے ولی غوث قطب ابدال ہزارون بنے نبوت پر بھی بہت ہی لوگون نے ہاتھہ مارے خدائی کے دعوے کئے عیسیٰ اور محمد بننے کی حرص تو اسقدر لوگون نے کی جنکا شمار نہین ہوسکتا مگر بنا وہ ہی جسکو خدا نے بنایا۔

اسیکے قریب قریب جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حال ہے کہ اول جناب ولایت کے مدعی ہوئے پھر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی برابری کا خیال سمایا پھر اُنسے بلکہ تمام اولیاء اللہ سے جو اسوقت تک گذرے ہین تفوّق اور بڑائی کا اشتہار دیا کہ مین سب سے اعلی اور اولی ہون پھر کبھی مثیل آدم اور کبھی مثیل نوح کبھی مثیل ابراہیم و یوسف اور کبھی مثیل موسیٰ و داؤد علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوئے یہانتک کہ درجہ بدرجہ مدت تک مثیل عیسیٰ علیہ السلام رہے اب حضرت کے خیال نے اور ترقی کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مارکر اُنکے عہدہ پر ہاتھہ بڑھایا اور مسیح موعود بن بیٹھے لیکن یہ نہ سمجھے جسکو خدا نہ بنائے وہ کیا بن سکتا ہے۔

رباعی

دون ہمت اگر بال زرے پیدا کرد ✤ چون مور برائے خود پرے پیدا کرد ✤ کی مرتبہ سفلہ فراید اسباب ✤ عیسیٰ نشود ہر کہ خرے پیدا کرد

یہ سب دعوے مرزا صاحب کے اشتہارات و رسائل سے ظاہر ہین دیکھو ازالۂ اوہام صفحہ ۲۵۳ و توضیح مرام صفحہ ۱۸ و ۱۹ و فتح الاسلام صفحہ ۱۵-۱۹ چونکہ مرزا صاحب ترکیب اور تدریج سے چلے ہین اسلئے فرماتے ہین کہ مسیح موعود ہونیکا دعوی میرا نیا نہین ہے براہین احمدیہ مین اسکی تمہید مین کرچکا تھا لوگ نہین سمجھے تھے اب ازالہ مین ایک اور دعوے کی تمہید آپنے ڈالی ہے آپ فرماتے ہین کہ بار بار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کرکے ظلی طور پر (اللہ تعالی نے مرزا صاحب کو مثیل سید الانبیاء و امام الاصفیاء حضرت مقدس صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا۔ دیکھو صفحہ ۲۵۳-۲۵۴ حصۂ اول ازالہ پھر ازالہ حصہ ۲ مین فرماتے ہین اور اس آنیوالے (یعنے مرزا صاحب) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اسکے مثیل ہونیکی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنون کی راہ سے ایک ہی ہین اسیکی طرف یہ اشارہ ہے مُبَشِّرًا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ (یعنے اس آیت مین حضرت مرزا صاحب ہی کا ذکر ہے) دیکھو صفحہ ۶۷۳ حصہ ۲ ازالہ چنانچہ صفحہ ۶۷۵ مین فرماتے ہین کہ یہ آیت هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ اسی مسیح ابن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے یعنے مرزا صاحب ہی کی حقمین ہے

تو مرزا صاحب کی یہ ایک اور نئی تمہید ہے اور اسیکے متعلق یہ کشف گذرا کہ تین شہرون کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن مجید مین لیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان (دیکھو حاشیہ صفحہ ۷۷ حصہ اول ازالہ) اور اسی کے متعلق یہ الہام اور اس قسم کے دیگر الہام ہین جیسے اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ (ایضًا صفحہ ۷۷) جناب مرزا صاحب نے ایک کمال اور کیا ہے کہ صرف اپنے ہی حق مین اُن مراتب کو تمام نہین کیا بلکہ اپنی اولاد کو بھی اسمین شریک کرنا چاہتے ہین چنانچہ ارشاد فرماتے ہین ۔

"خدائے تعالی نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی مین میرے پر ظاہر کیا ہے کہ میری ذریت مین سے ایک شخص پیدا ہوگا جسکو کئی باتون مین مسیح سے مشابہت ہوگی وہ آسمان سے اُتریگا اور زمین والون کی راہ سیدھی کر دیگا وہ اسیرون کو رستگاری بخشیگا اور اُنکو جو شبہات کی زنجیرون مین مقید ہین رہائی دیگا فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء ۔ لیکن یہ عاجز (یعنے مرزا صاحب) ایک خاص پیشگوئی کی مطابق جو خدائے تعالی کی مقدس کتابون مین پائی جاتی ہے مسیح موعود کے نام پر آیا ہے"۔

مرزا صاحب نے ان دعوون کو بذریعہ رسائل و اشتہارات بارہ سال کے عرصہ مین بہت کچھہ شائع کیا مگر اُنکا ذکر خیر ملک پنجاب سے بہت ہی کم باہر نکلا جب اسطرح کام نہ چلا تو مرزا صاحب خود نکلے اور پنجاب کے بڑے بڑے شہرون مین دورہ کرنے لگے گو پنجاب مین مرزا صاحب کے کچھہ لوگ معتقد ہین مگر باوجود کوشش بسیار اپنے مقصد کے حاصل کرنے مین مرزا صاحب کا نمبر ناکامیابی کے بہت ہی قریب رہا اور رہیگا وَمَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہ

شہر دہلی جسطرح ایک مدت بادشاہان سلف کا دار الخلافہ رہا ہے اسیطرح بیت العلوم بھی اسکا نام ہے اور واقعی یہ وہ مقام ہے کہ بڑے بڑے دور دور از سفر طے کرکے لوگ صرف اسکو دیکھنے آتے ہین اور جن علما کی لیاقت علوم کی چاردانگ ہندوستان مین دہاک اور کمال ہنر و فنون کے تمام عالم مین دھوم ہے وہ اسی خاک مین سوتے ہین مبارک یہ زمین جس مین رنگ برنگ کے گل پھول گئے اور اپنے رنگ و بو سے عالم کو معطر کر گئے حقیقت مین یہ وہ جگہ ہے جسکے در و دیوار سے یہ صدا آتی ہے فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ اور جسکے ہر ہر برگ شجر پر یہ نظر آتا ہے فَانْظُرُوْا یَا اَہْلَ الْاَنْظَارِ ہندوستان مین جسقدر علوم کی خاصکر علم دین کی ندیان جاری ہین اگر چشم غور سے دیکھو گے اُنکا چشمہ ضرور دہلی کو پاؤگے مرزا صاحب نے جسقدر اور جتنا پڑھا ہے گل علی شاہ سے اور وہ بھی ایک مدت دہلی مین رہے اور جو کچھہ پڑھا یہین پڑھا انہین وجوہ سے مرزا صاحب کو یہ خیال ہوا کہ اس نامور شہر مین چلکر چند روز ھَلْ مِنْ مُّنَاظِرٍ کا ڈنکا بترکیب

بجا ہے اگر وہان کچھ بھی کامیابی ہوگئی تو گویا مدینۃ المقصود کا فتح الباب ہے یہ خیال مرزا صاحب کو دہلی لے گیا مگر افسوس کہ اس ارادہ مین وہ بالکل کامیاب نہ ہوئے اور گو اُنھون نے دہلی مین پہلا اشتہار ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو بہت ہی سوچ سمجھکر بنام شیخ الکل جناب مولانا مولوی سید نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جنکی عمر قریب سو برس کی ہے اور بسبب پیرانہ سالی کسی طرح مرزا صاحب کو یہ امید نہ تھی کہ وہ مناظرہ کے لئے تیار ہو جاوینگے مگر خلاف امید وہ بڑی مستعدی سے اپنی جوان ہمت کے ساتھ تیار ہوگئے چنانچہ اُنکے مطبوعہ خطوط سے ظاہر ہے۔ دوسری غلطی مرزا صاحب سے یہ ہوئی جسکا اُنکو ۶ اکتوبر کے اشتہار مین خود اقرار کرنا پڑا کہ ۲ اکتوبر کے اشتہار مین مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب کو بھی شریک کر دیا جسکی عوض مرزا صاحب کو اُنکے مکان پر جاکے بہت خوشامد کرنی پڑی پھر بھی مولوی صاحب نے مرزا صاحب کا پیچھا نہ چھوڑا خوشامد کی ندامت روکنے مین آپنے بندھی بات یہ ہی بگڑنے والی بات جسقدر بناؤ بگڑتی ہی چلی جاتی ہے کسی طرح بناؤ نہین بنتی نہین بنتی اب مرزا صاحب نے چند حواریون کو بھی بلا لیا اور کسیکے مشورہ یا اپنی رائے سے کل اہل دہلی خاصکر مولانا صاحب پر بیحد سب و شتم کرنا شروع کیا ۱۷ اکتوبر کے اشتہار مین ایسے ۲۸ لفظ ہین جو کوئی شریف کسیکو نہین کہہ سکتا مگر واہ جناب مولٰنا صاحب آپکا تحمل کہ اُن سب گالیون کے جواب مین یہ ایک شعر لکھدیا ؎ دشنام خلق را نہ دہم جز دعا جواب ✧ ابرم کہ تلخ گیرم و شیرین عوض دہم ✧ مرزا صاحب اور اُنکے اتباع نے یہ پالسی کہ اہل دہلی پر سب و شتم کیا جاوے اسواسطے شاید اختیار کی تھی اور ابتک اُسکو نباہ رہے ہین کہ اُنکے فرقے کی نظر مین اہل دہلی کی وقعت کم ہو جاوے اور مرزا صاحب کی ناکامی بڑی چیز نہ دکھائی دیے ورجہانتک غور کر دیہ پہلو اچھا سوجھا مگر واقعی یہ ناکامی اتنی بڑی چیز ہے کہ مرزا صاحب کی ہر تحریر سے اسکا افسوس ٹپک رہا ہے اور ہر فقرہ سے حسرت برس رہی ہے اور عاجز کے خیال مین مرزا صاحب اور اُنکے اتباع کا عام اہل دہلی پر اور خاصکر مولٰنا ممدوح پر تبرا کرنا ایک حکمت الٰہی کا تقاضا تھا جسنے اُنکو اس درجہ سب و شتم پر لا ڈالا۔ اور وہ یہ ہے ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ✧ میلش اندر طعنۂ پاکان برد ✧ مرزا صاحب نے بہت سے مسائل کو اُلٹ پلٹ کیا ہے مگر اُنمین سے دو پر بہت زور دیا ہے ایک وفات حضرت عیسےٰ ابن مریم علیہما السلام دوسرے مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا مسئلہ اول کی نسبت رسالہ الحق الصریح فی اثبات حیات المسیح جسکا اول حصہ مولٰنا محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بہت کافی ثبوت کے ساتھ لکھا ہے جو مطبع انصاری مین چھپ کر تیار ہوگیا اور دوسرا حصہ مؤلفہ مولوی جمیل احمد صاحب زیر طبع ہے اور مسیح موعود ہونیکی بحث مجمل طور سے عاجز کے خط نمبر ۸ کے جواب الجواب نمبر ۵ مین ملاحظہ ہو اور مفصل

شفاءالناس جواب اعلام الناس مین ہی جو عنقریب شائع ہونیوالا ہی اور عاجز کو اس تحریر کا یہ باعث ہوا کہ
جب مرزا صاحب دہلی تشریف لائے تو عاجز انکی خدمت مین گیا اور بکمال عجز سے دوستانہ طور پر یہ خواہش
ظاہر کی کہ اگر جناب کو صرف تحقیقِ مسائل منظور ہی تو یہ عاجز حاضر ہی اور اگر مولٰنا ممدوح سے گفتگو کی خواہش ہے
تو یہ امر بھی بہت آسان ہی اشتہار وغیرہ دینے اور دھوم مچانے کی حاجت نہین مگر مرزا صاحب کی اصل غرض
چونکہ سوائے شہرت کچھہ نہ تھی اس وجہ سے عاجز کی رائے منظور نہ ہوئی کوئی بات نہ مانی اشتہار پر اشتہار دینے
شروع کر دئے اور اہل دہلی کی طرف سے اُسکے جواب چہپے آخر نوبت یہانتک پہنچی کہ مرزا صاحب کے ایک معتقد نے
مثنوی دعوتِ دہلی لکھی جسکا جواب کسینے صداقتِ دہلی لکھا ہی یہ سب تحریرین مطبع انصاری دہلی مین ملتی ہین
جن سے مفصل حال معلوم ہوسکتا ہی اسی اثنا مین خاکسار نے نوٹس نمبر ۱ لکھا اور اسمین مولوی محمد احسن
صاحب اور مولوی حکیم نورالدین صاحب کو اسلئے مخاطب کیا کہ مرزا صاحب کے مشن کے یہ دونون صاحب اعلےٰ
درجہ کے ممبر ہین مرزا صاحب نے عاجز کے نوٹس کا کچھہ جواب نہین دیا اسی خیال سے یہ عاجز بہوپال گیا اور حسن اتفاق ناظرین
صاحب سے جو تحریر ہوئی وہ آپ دیکھہ ہی لوگے بہوپال سے آکر عاجز بہ تقریب جلسہ انجمن حمایت الاسلام لاہور گیا
اور وہان نوٹس نمبر ۲ شائع کیا اتفاقاً جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب بھی لاہور مین آگئے اور نوٹس نمبر ۲
عاجز کا انکو پہنچ گیا اور عاجز خود بھی انکی خدمت مین کئی مرتبہ حاضر ہوا مگر خوبی اتفاق سے اُنکو فرصت بالکل
نہ ہوئی جو گفتگو ہوتی چنانچہ ایک روز زبدۃ الحکما جناب حکیم غلام نبی صاحب کے مکان پر حکیم صاحب کی
دعوت تھی عاجز بھی بعد وقت اکل طعام وہان حاضر ہوا کرنیل عطاءاللہ خانصاحب نے عاجز سے مخاطب ہوکر
فرمایا کہ مولوی صاحب کاغذی گھوڑے تو آپنے بہت دوڑائے ہمنے آپکے نوٹس بھی دیکھے اسوقت اتفاق سے
آپ دونون صاحب یہان موجود ہین حکیم صاحب سے کچھہ گفتگو کیجے مینے عرض کیا کہ جس بات کو مین حق جانتا ہون
اُسکے بیان کرنے اور اسمین کلام کرنے سے مجھے کب تامل ہی مگر حکیم صاحب کی اجازت ضرور ہی آپ حکیم صاحب کو
راضی کرین مجھے کچھہ عذر نہین حکیم صاحب نے فرمایا کہ مین بھی مرزا صاحب کے کلام کو حق جانتا ہون اور میرا یہ
اعتقاد ہی کہ انکا کوئی ارشاد غلط نہین ہی مگر مولوی صاحب کو فرصت ہی مجھے فرصت نہین اور نہ مین تقریر کو
پسند کرتا ہون جانبین سے تحریرین ہو رہی ہین آپ لوگ تامل کرین و طرفین کی تحریرون کو ملاحظہ فرمائین
عاجز کو اس امر کے اظہار مین بھی تامل نہین ہی کہ حکیم صاحب نہایت درجہ وسیع الاخلاق اور لائق آدمی ہین
جس طرح مرزا صاحب و مولوی محمد احسن صاحب کی کج خلاقی اور درشتی کا مین شاکی ہون اسی طرح حکیم صاحب کے

۱۹ [illegible] سنہ ۱۳ [illegible]

اخلاق کی شکرگذاری بھی میرا ذمہ ہے حکیم صاحب عاجز سے اچھی طرح نہایت خندہ پیشانی سے ملے اور کمال
مہربانی سے پیش آئے جیساکہ شرافت کا مقتضا ہے اور اونکی مجلس کا رنگ بھی ایسا نہ تھا جیساکہ دہلی مین
مرزا صاحب کی مجلس کا رنگ دیکھا کہ جب اُنکے پاس کوئی گیا ادھر اودھر سے حواریون نے آوازے تانے
شروع کئے اور تبرّے اُڑانے لگے جو شریف گیا افسردہ ہی ہوکر آیا اور جو ذرا کوئی بولا مجلس سے نکلوا دیا
چنانچہ مولوی محمد صاحب مصحح مطبع انصاری کے ساتھ جو بے تہذیبی برتی گئی وہ مرزا صاحب کی مجلس کا ایک
ادنی نمونہ ہے مرزا صاحب کی مجلس مین کئی شخص تو ایسے تھے جنکی زبان قابو سے باہر تھی جہان کوئی شریف گیا
اور ٹانگ لی وہ اپنی شرافت سے چُپ ہوا اور اُنھون نے قہقہا اُڑایا کہ ہمنے شرمندہ کردیا آخر اُسکا نتیجہ کسی قدر
اپنے ہم پلہ لوگون سے اُنکو مل گیا مجھے یاد آیا کہ بھوپال سے نواب ممتاز الدولہ مولوی سید عبد الحی خانصاحب
انھین ایام مین تشریف لائے تھے اُنھون نے مرزا صاحب سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی مین اُنکو لے گیا
اُنکے ہمراہ جناب حکیم حاتم علی صاحب رئیس آگرہ اور جناب منشی عبد العزیز صاحب رئیس ھولپور بھی تھے جسوقت
یہ صاحبان مرزا صاحب کے مکان پر پہنچے حواریون نے اپنی عادت کے موافق آوازے کسنے اور تبرّے
کرنے شروع کئے اور اونکے سامنے ایسے نا ملایم اور بیجا الفاظ کہے کہ وہ حیرت سے موںھ دیکھکر رہ گئے اور مجھے
مفت شرمندہ ہونا پڑا آخر مینے مرزا صاحب سے عرض کیا کہ حضرت مورد عتاب تو اہل دہلی ہین یہ لوگ تو مسافر
آپکی زیارت کو آئے ہین انسے تو براہ مہربانی دو باتین کر لیجئے اُسوقت جناب کو ہوش آیا اور فرمایا کون ہین
کہا نسے آئے ہین مگر حواری اُسوقت بھی خاموش نہ ہوئے مین کئی بار حکیم صاحب کی مجلس مین گیا کبھی
کوئی لفظ کسی سے ایسا نہ سنا جو باعث ملال ہوتا یا طبیعت کو ناگوار گذرتا حکیم صاحب کی مجلس مین کبھی
کوئی گفتگو کسی کی زبان پر ایسی نہین آئی جس سے بوئے ملال آتی عاجز کی رائے ناقص مین مرزا صاحب کے
مشن مین اگر کوئی آدمی ہے تو حکیم نور الدین صاحب ہین اور اگر کوئی لایق گفتگو ہے تو حکیم صاحب افسوس کہ
اُنکو فرصت نہ ملی ورنہ گفتگو کا لطف آتا چونکہ حکیم صاحب سے بالفعل گفتگو کی امید قطع ہوئی لہذا اس عاجز نے اپنے
خطون کو طبع کردینا مناسب سمجھا۔ یا اللہ تیرا یہ عاجز بندہ نہایت عاجزی سے تیرے حضور مین بکمال ادب
اُس دل سے عرض کرتا ہی جسکو تو دیکھ رہا ہی کہ میرے قلم و زبان سے وہ الفاظ نہ نکلین جن سے مجھے تیرے سامنے
شرمندہ ہونا پڑے الٰہی مجکو تو اور تیری رضا مطلوب ہی تو میری اس تحریر مین مدد کر آمین واللہ المستعان علیہ التکلان

علی کل امر بہ استعین ؎ هو المستعان فنعم المعین

نوٹس اتمام حجۃ نمبر ۱

مرزا غلام احمد قادیانی اور اُنکے معتقد مولوی حکیم نورالدین بھیروی اور مولوی محمد احسن امروہی وغیرہم کے نام خاکسار محمد عبدالمجید مالک مطبع انصاری دہلی کا نوٹس

مرزا صاحب کے یہ دعوے ہین (۱) مین مسیح موعود ہون (۲) عیسی ابن مریم علیہ السلام کا نزول یعنے دوبارہ دنیا مین آنیکا خیال غلط ہی (۳) عیسی ابن مریم مرکر جنت مین داخل ہوگئے (۴) مرکر کوئی زندہ نہین ہوتا (۵) جنت مین داخل ہوکر پھر کوئی باہر نہین آسکتا - باوجود ان دعوون کے مرزا صاحب اقرار کرتے کہ مین مسلمان اہل سُنّت والجماعت ہون اور اہل سُنّت کی سب کتابون کو مانتا ہون - اور ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء کے اشتہار مین تحریر فرماتے ہین کہ "میرے مسیح موعود ہونیکا سارا قرآن مجید مصدق و تمام احادیث صحیحہ اُسکے صحت کے شاہد ہین" - لہذا یہ عاجز بذریعہ نوٹس ہذا مرزا صاحب اور اُنکے اتباع کو اطلاع دیتا ہے کہ اگر مرزا صاحب کو اپنے دعوون کی صداقت پر کامل اطمینان ہی اور وہ جانتے ہین کہ مین سچ کہتا ہون تو بسم اللہ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست - آپ تو فرماتے ہین کہ سارا قرآن میرے دعوون کا مصدق اور تمام احادیث صحیحہ شاہد ہین - مین عرض کرتا ہون کہ اگر ایک آیت صریح الدلالت اور بتائید اُسکے حدیث صحیح اپنے دعوون کو مجمع علما مین بطریق اہل سُنّت والجماعت ثابت کر دینگے تو مین مبلغ ایکہزار روپیہ نقد اُنکی خدمت مین پیش کرونگا اور ایک سال تک ہر روز بشرط صحت وحیات مرزا صاحب کی صداقت کا اپنے وعظ مین اظہار کیا کرونگا - اور حسب ادب و عزت کے ساتھ مرزا صاحب فرمائین گے اُنکی ساتھ گفتگو کیجائیگی - مرزا صاحب اس ثبوت کے لئے مناظرہ کرنیکو تیار ہوجائین - مکان اور پولیس کے انتظام اور امن کے آپ خود ذمہ وار ہو چکے ہین - اور اگر مرزا صاحب ایک ہفتہ مین اس مناظرہ کے لئے تیار نہوئے تو ضرور یقین کر لیا جائیگا کہ مرزا صاحب خود اپنے دعوون کی صداقت پر مطمئن نہین ہین اور اُنکا دل اُنکی تکذیب کرتا ہی فقط

انعام بحالت پوری کرنے شرط کی مرزا غلام احمد صاحب کو مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد دیا جائیگا اور ایک سال اُنکی خدمت کرنی حاضر ہون

اطلاع آپکو اختیار دیا جاتا ہی کہ ایک ہفتہ کی میعاد مین کوئی تاریخ مقرر کرکے دو روز پہلے مجھے اطلاع دین اگر آپنے اطلاع نہ دی و ثبوت کے لئے تیار نہو تو آپکی دعوے کی تکذیب کے لئے یہ کافی ثبوت ہی - ۱۲ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ راقم خاکسار محمد عبدالمجید عفی عنہ مالک مطبع انصاری دہلی

خط نمبر ۱

ازحقیر فقیر عبد المجید بخدمت جناب مولوی محمد احسن صاحب زاد عنایتہٗ۔
بعد سلام کہ سنت الاسلام ہے واضح رائے ہو کہ یہ نوٹس جو اس خط کی پشت پر ہے آپکے مرزا صاحب نے اسکا کچھہ جواب نہین دیا جو اونکے سرمایہ علم وحجت کی ایک کافی وافی دلیل ہے چونکہ اہین احقر کا خطاب آپسے بھی ہے لہذا بذریعہ اس دستی تحریر کے آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ یہ مسافر دور ودراز سفر طے کرکے آپکے پاس بارادہٗ طلب دلیل حاضر ہوا ہے تمکو قسم ہے اوس خدا بزرگ وبرتر کی جس نے تمکو پیدا کیا ہے کہ اگر تمھارے علم مین تمھارے مسیحا کی صداقت پر کوئی دلیل شرعی ہے تو اوسے میرے سامنے مجمع اہل اسلام مین بیان کردیجیے ہرگز نہ چھپایئے وَمَنْ یَّکْتُمْہَا فَاِنَّہٗ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ اور اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ شَیْطَانٌ اَخْرَسُ کی وعید کو خیال فرمایئے اور اگر آپ بغیر دلیل و نیز ایمان لائے ہین تو یہ امر آخر ہے پھر عذر اور حیلہ کیا ضرور صاف صاف فرما دیجے والسلام علی من اتبع الہدے یکم جمادی الاولی ۱۳۰۹ سنہ ہجری

جواب از ہیچمدان احقر الزمن سید محمد احسن۔ بخدمت محب مکرم حضرت مولوی عبد المجید صاحب۔
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آنکہ ہیچمدان کو جو جنابنے اس نوٹس مین مخاطب فرمایا ہے اوس سے مجکو نہایت درجہ کا تعجب لاحق ہوا کیونکہ احقر نے تو کسی تحریر مین اپنی جناب کو مخاطب نہین کیا اور نہ احقر کسی امر کا مدعی البتہ یہ اپنا شعار ہے کہ کسی اپنے مؤمن بھائی کو غیبت وغیرہ سے یاد نہین کرتا اور جملہ اپنے مؤمنین اخوان کے ساتھہ حسن ظن کہتا ہے لَوْلَا ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِہِمْ خَیْرًا ۔ وَالْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا ہان البتہ مرزا صاحب کو جو ہمہ تن تائید اسلام مین اپنے اوقات کو صرف کررہے ہین اور بعض صاحب جو اونکی تکفیر اور تضلیل کرتے ہین احقر نے اپنے رسائل مین اونکی طرف سے ذب ودفع کیا ہے اگر وہ ذب ودفع آپکے نزدیک ایک اپنے مؤمن بھائی سے صحیح نہین ہے تو آپکو اختیار ہے اور طلب دلیل تو مدعی سے ہوا کرتی ہے نہ حسن ظن کہنے والے سے اگر آپکو طلب دلیل منظور ہے تو خود مرزا صاحب سے طلب فرمایئے خاکسار کو مخاطب نہ کیجیے اور نہ مین آپکا مخاطب ہون والسلام خیر ختام یکم جمادی الاولے ۱۳۰۹ سنہ ہجری۔
نکررا ور نہ ہیچمدان کو جناب سے مباحثہ منظور ہے فقط

جواب الجواب

خط نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زائل بہار حسن ہوئی خط یار سے　　اس باغ مین خزان نظر آئی بہار سے

از حقیر فقیر عبد المجید - بخدمت جناب مولوی محمد احسن صاحب احسن المناظرین نزیل بھوپال زاد عنایتہ -

بعد سلام کہ سنت الاسلام ہے واضح رائے ہو کہ نامہ گرامی آن سامی وصول ہو کر باعث استعجاب ہوا - اور یہ استعجاب شاید اوسی نہایت درجہ تعجب کا اثر ہے جو جناب کو لاحق ہوا - اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ جناب نے انکار مناظرہ کا اول سبب یہی تعجب فرمایا باقی اسکے دلائل - لہذا بعد رد دلائل تعجب مجھے امید ہے کہ آپ اپنے دعوے کے موافق مناظرہ کو ضرور طیار ہونگے -

قولہ - ہیچمدان کو جو جناب نے اس نوٹس مین مخاطب فرمایا ہے اوس سے مجکو نہایت درجہ کا تعجب لاحق ہوا کیونکہ احقر نے تو کسی تحریر مین اپنے آپکو مخاطب نہین کیا - اور نہ احقر کسی امر کا مدعی -

جواب - حضرت مولویصاحب آپنے دعوی بھی کیا ہے اور خطاب بھی - شاید آپکو یاد نہین رہا - لہذا یہ فقیر آپکو یاد دلا کر امید کرتا ہے کہ آپ حسب وعدہ اس عاجز مسافر کے حال پر توجہ فرمائین گے -

نزیل بھوپال مولوی محمد احسن صاحب احسن المناظرین کی وہ اقوال جنسے اُنکا دعوے و خطاب عام ثابت ہے

(۱) آپکی کتاب کا نام اعلام الناس ہے -

(۲) یہ بندہ سید محمد احسن امروہی نزیل بھوپال بخدمت فیض درجت علماء ذو الالباب عرض کرتا ہے - اعلام الناس حصہ اول صفحہ ۲

(۳) اشتہار بخدمت علماء امصار و دیار - المشتہر خاکسار محمد احسن امروہی نزیل بھوپال ایضاً حصہ دوم صفحہ ۹۲

(۴) مین اظہار حق مین مجبور رہون سری آہ وفغان سی بیمزہ ہو تو آگے گلہ د نمک پڑجاتا ہی اک حسن گل مین شعر بلبل سی ایضاً صفحہ

(۵) اگر مرزا صاحب ایسی بحث کی طرف توجہ نہ فرمائین گے تو یہ خاکسار احسن المناظرین آموجود ہوگا - صفحہ ۱۳

اے جناب احسن المناظرین صاحب اگر آپ یہ ارشاد فرمائین کہ یہ خطاب میرا علماء سے ہی اور تو ایک بینوا فقیر حقیر تجھے اس سے کیا - تو علم سے دور سلسلہ علماء سے مہجور - تو مین عرض کرونگا خیر مگر الحمد للہ کہ مین مسلمان ہون اور اہل اسلام کے سلسلہ مین شامل اور آپکا خطاب عام اہل اسلام سے ہے -

(۶) سب اہل اسلام کو لازم ہے کہ اس نعمت کی ناشکری نکرین - اعلام الناس حصہ اول صفحہ ۲ اور اگر جناب اس سے بھی انکار کرین[۵] تو نوع انسان مین تو سب ہی انسان شامل ہین اور آپکا خطاب باین الفاظ ہے -

(۷) ایہا الناس الخ - دیکھو اعلام الناس حصہ اول صفحہ ۱۵

(۸) تو بشرطِ نہ مکدر رہونے کے یہ عاجز حاضر و موجود ہے ٭ تو مکدر نہ ہو تو عشق مین ہم ٭ ایک آندھی ہین خاک اُڑانے کو - ایضاً حصہ دوم صفحہ ۱۷

(۹) جوئے شیر بھی مین ہی لایا تھا ٭ مین ہی دشت مین تھا برہنہ پا ٭ مین ہی کوہکن مین ہی قیس تھا ٭ تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو - ایضاً صفحہ ۱۴ -

ہان جناب احسن المناظرین صاحب مجھے بھی خوب یاد ہے - آپسے بہت پہلی میری مرزا صاحب سے ملاقات ہے اونکی حقیقت تو مین خوب جانتا ہون وہ تو کچھہ بھی نہین - واقعی جو کچھہ ہین وہ آپ ہی ہین - پیران نمے پرند مریدان می پرانند پرانہ مقولہ ہے آپ سچ فرماتے ہین - جوئے شیر بھی مین ہی لایا تھا الخ - اور اسی واسطے یہ خاکسار بھی آپ ہی کے پاس حاضر ہوا ہے اور اللہ تعالے سے امید کامیابی ہے علیہ توکلت و ھو حسبی

(۱۰) یہ ہیچمدان آپکو گفتگو اور مناظرہ مین سب طرح کی آزادی دیتا ہے یعنے تقریراً و تحریراً جس طرح پر آپ چاہین اور جس مسئلہ مین منظور ہو آپ مجھسے گفتگو و مناظرہ کرلین - حصہ دوم اعلام الناس صفحہ ۹۹

کیون جناب احسن المناظرین صاحب یہ آزادی اونھین کے واسطے ہے جو آپ تک نہ آسکین یا جو آپکے اشتہار کو دیکھکر طالب و جویا ہوکر دور و دراز سفر طے کرکے آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہمن اوسکا بھی حصہ ہے - پیٹ بھرون کی دعوت کا اشتہار دینا اور گھر پر آئے بھوکے کو کھدیڑنا یہ کیا انصاف ہے - افسوس کہ مین اسقدر دُور و دراز سفر طے کرکے آپکے دروازہ پر آؤن اور آپ گھر سے باہر نکلنے کی بھی تکلیف نہ فرمائین اور اگر آپ یہ ارشاد فرمائین کہ میرے ان اقوال مین کہین دعوی کا لفظ نہین ہے تو میرا ہی قول صحیح ہے کہ نہ احقر کسی امر کا مدعی - تو جواب اسکا یہ ہے کہ آپکی تحریر مین دعوے کا لفظ بھی موجود ہے ملاحظہ فرمائیے -

(۱۱) یہ دعوی میرا بلا بینہ نہین الی قولہ - اگر کسی کی آنکھون مین کچھہ فتور ہو تو کحل الجواہر بھی حاضر ہے حضرت احسن المناظرین صاحب میدانِ مناظرہ مین حسب اقرار خود تشریف لائیے - اور وہ بینہ بیان فرمائیے اور کحل الجواہر کی ڈبیہ بھی کھولئے - یہ فقیر اونھین بینہ کا طالب اور اوسی کحل الجواہر کا مشتاق ہوکر آیا ہے

---

[۵] کیونکہ آپکے مرزا صاحب نے تو یہ غضب ڈھایا ہے کہ کل اہل اسلام کو مشرک اور خارج از اسلام بتلادیا اور آپکا یہ حسن ظن کہ وہ جو کچھہ فرمائین سب ٹھیک و درست ہے دیکھو ازالۂ اوہام حصہ اول حاشیہ صفحہ ۲۹

دلِ آرزومند کو اون بینہ سے اور دیدۂ مشتاق کو اوس کحل الجواہر سے محروم رکھنا ناانصافی نہین تو کیا ہے۔
اب رہی یہ بات کہ آپکا شعار کسی مومن بھائی کی غیبت کرنا نہین ہی جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔

قولہ البتہ یہ اپنا شعار ہے کہ کسی اپنے مؤمن بھائی کو غیبت وغیرہ سے یاد نہین کرنا اور جملہ اپنے مومنین اخوان کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے۔

جواب کیا جملہ اخوان مین مولوی عبد الحق صاحب نہین ہین جنکے الہام پر آپ تحریر فرماتے ہین کہ اگر ایک ہزار الہام کا دعوی کرینگے تو بلا بینہ و برہان اوسکی تصدیق نہین ہو سکتی اعلام الناس حصہ اول صفحہ ۱۵ — اور اگر یہی حسن ظن ہے تو سر سید بھی تو مسلمان ہے اوسکے ساتھ بدظنی کا کیا سبب۔ اب مین آپکے مسیح کے چند اقوال پیش کر کے آپسے جواب کا طالب ہون کہ یہ کسکا شعار ہے۔

اقوال مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح احسن المناظرین مولوی محمد احسن امروہی

(۱) اے نفسانی مولویو اور خشک زاہدو تمپر افسوس الی قولہ تم اون فقیہون اور فریسیون سے کچھہ کم ہو جو حضرت مسیح کے وقت مین دن رات نفس پرستی مین لگے ہوئے تھے۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ ایک کافر کا مومن ہو جانا تمھارے ایمان لانیسے زیادہ تر آسان ہے۔ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۵

(۲) اسجگہ حضرت مسیح کی تہذیب اور اخلاقی حالت پر ایک سخت اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کیونکہ مسیح نے یہودیون کے اون معزز بزرگون کے حق مین جو قیصر کے دربار مین بڑی عزت کے ساتھ خاص کرسیون مین بٹھائے جاتے تھے نہایت غیر مہذب الفاظ استعمال کئے ملخصاً از صفحہ ۹ و ۱۰ حاشیہ ازالہ اوہام حصہ اول

(۳) تو پھر اقرار کرنا پڑیگا کہ سارا قرآن شریف گالیون سے پر ہے۔ ایضاً ۱۳ و ۱۴ ازالہ۔ افسوس یہ غیر قومین کیا کہین گی

(۴) قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی و سخت درجہ کا نادان بھی اوس سے بیخبر نہین رہ سکتا صفحہ ۲۵ حاشیہ ازالہ پھر اس آیت کا بیان کر کے کہ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ الخ ✚ احسن المناظرین صاحب آپکے مسیح فرماتے ہین

(۵) **قولہ** یہ اعتقاد مشرکانہ خیال ہے اور ایسا خیال کہنے والا بلا شبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ سراسر مشرکانہ باتین ہین اور کفر سے بدتر دیکھو صفحہ ۲۹۶ و ۲۹۸ ازالہ حصہ اول

(۶) حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے

رہے ہین۔ اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا کام ہے جسمین کلون کی ایجاد کرنے اور طرح طرح کی
صنعتون کے بنانے مین عقل تیز ہو جاتی ہے۔ حاشیہ صفحہ ۳۰۳ - ازالہ حصہ اول (اسی کا نام حسن ظن ہے)
پھر مسیح کے معجزات کی نسبت ایک نیا حسن ظن ہے اور وہ یہ ہے۔

(۷) قولہ بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیان زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھین۔ شعبدہ باز
مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لایق نہین جیسا کہ عوام الناس اسکو خیال کرتے ہین۔ اگر عاجز
اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ
نمائیون مین حضرت ابن مریم سے کم نہ تھا۔ دیکھو حاشیہ ۳۰۹ - ازالہ حصہ اول

(جواب) - کیون حضرت احسن الناظرین صاحب اس آیت کے وقت نزول سے لیکر اسوقت تک کہ سنہ ۱۳۰۹ھ ہین
ہر طبقہ مین دس دس بیس بیس نہین تو دو دو چار چار تو ایسے مسلمان گنوا دیجئے جنکا معاذ اللہ یہ عقیدہ ہو
کہ حضرت عیسیٰ معاذ اللہ شعبدہ باز تھے اور آیہ تخلق لکم الخ کا یہ مطلب ہے کہ مسیح نجاری کی قوت سے چڑیان
بناتے تھے اور انکا باپ یوسف تھا۔ اور اگر آپ نہ گنوا سکے تو پھر ان سب مسلمانون کو بلاشبہ خارج از دائرہ
اسلام کہنا اور اس آیت پر اعتقاد رکھنے والون کو کافر و مشرک سے بدتر سمجھنا کیسا شعار ہے اور اسی کا
نام حسن ظن ہے یہی اپنے بھائی مومن کی غیبت نکرنا ہے۔ اور ایمان سے فرمائیے کہ قبل از ایمان لانے ان
مسیح قادیانی کے کیا آپکا یہ ہی اعتقاد تھا۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ اور وہ شعبدہ باز
اور انکے یہ معجزے جنکا قرآن کی آیت مذکورہ بالا مین ذکر ہے مکروہ اور قابل نفرت ہین۔ معاذ اللہ۔
کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ حضرت مولویصاحب آپ تو آپ آپکے قادیانی مسیح صاحب
اپنے ایک اظہار مین جو انکے ہاتھ کا لکھا ہوا دستخط شدہ میرے پاس موجود ہے اپنے ہاتھ سے تحریر
فرماتے ہین کہ دس بارہ برس قبل میرا بھی یہی اعتقاد اور خیال تھا جو سب مسلمانون کا ہے۔ دس بارہ سال سے
مینے مسیح ہونیکا دعوی کیا ہے مگر اعلان کئے ہوئے دو چار برس ہوئے۔ اور پھر جواب اس سوال کے
کہ تم مقلد ہو یا غیر مقلد۔ مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین میرا مذہب بین بین ہے۔ اب فرمائیے یہ کیا ہوا۔
اور کیسا شعار ہوا۔ اے جناب احسن الناظرین۔ آپ تو احسن الناظرین بن گئے۔ ذرا حسن خاتمہ کا
بھی فکر کیجئے للہ بھولئے مت۔ دیکھئے حضرت عیسےٰ کون ہین وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْن
اور ایسے مقرب کے حق مین آپ اپنے مسیح کے اقوال ملاحظہ فرمائیے۔ حوالہ کے طور پر بھی ان الفاظ کے

لکھنے سے میرا قلب کانپتا ہے لکھا نہین جاتا جو زیادہ لکھون - آپنے تمام ازالہ بلاحظہ فرمایا ہوگا - کیون حضرت اوس بزرگ پیغمبر کے مقابلہ مین جسکو اللہ تعالی وجیہ فرماتا ہی آپکے مسیح کا یہ فرمانا بے ادبی نہین ہے -
(۸) اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ✤ عیسے کجاست تابہ نہد پا بہ منبرم ✤ دیکھو قصیدہ الہامیہ صفحہ ۱۵۸ ازالہ حصہ اول

قولہ - اور طلب دلیل تو مدعی سے ہوا کرتی ہے نہ حسن ظن رکھنے والے سے - اگر آپکو طلب دلیل منظور رہے تو خود مرزا صاحب سے طلب فرمائیے - خاکسار کو مخاطب نہ کیجئے -

(جواب) اب تو آپکو بھی یاد آگیا ہوگا کہ آپنے لکھا ہے کہ میرا دعوی بلا بینہ نہین ہے اور آپ احسن المناظرین بھی ہین لہذا اب کوئی عذر آپکو انعقادِ جلسۂ مناظرہ مین باقی نہین رہا - مرزا صاحب سے بھی دلیل طلب کی تھی چنانچہ اسکا شاہد میرا ہی نوٹس ہے جو آپکو بھیجا تھا - اور میرے خطوط مطبوعہ ۱۲ و ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۱ء جنکے جواب مین مرزا صاحب کا حال مطابق اس شعر کے ہے جو آپنے اعلام الناس حصہ دوم صفحہ ۲۸ مین لکھا ہے -

ع تیرا بیمار نہ سنبھلا جو سنبھالا لیکر ✤ چپکے ہی بیٹھ رہے دم کو مسیحا لیکر -

اب آپ بموجب اپنے وعدے کے جسکو مکرر مین یاد دلاتا ہون مناظرہ کے لئے میدان مین آئیے - اور کوئی عذر وحیلہ نفرمائیے

قولہ - اگر مرزا صاحب ایسی بحث کی طرف توجہ نہ فرماوین گے تو یہ خاکسار احسن المناظرین آموجود ہوگا - دیکھو اپنا اعلام الناس حصہ ۲ صفحہ ۱۳

اب آپ تشریف لائیے مہربانی فرمائیے یہ عاجز شکر گزار ہوگا -

ع جاؤ تم تنہا کہین ایسا تو ہوسکتا نہین ✤ اور نہ مین پہنچون وہین ایسا تو ہوسکتا نہین ✤

یاد کر لیجئے

والسلام علی من اتبع الہدے

خط نمبر ۳ بہ طلب مناظرہ وتاکید جواب خط نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی جل شانہ کی قسم دیکر احسن المناظرین مولوی محمد احسن صاحب امروہی نزیل بھوپال اور حکیم نور الدین صاحب بھروی و مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مصنوعی مسیح کی خدمات مین بحث کی

درخواست

ندارد کسے با تو ناگفتہ کار ؛ ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

اے حضرات آپ لوگون نے دنیا مین شور ڈالدیا ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود اور نبی ہین کسی درجہ کے۔ اور اہل اسلام کو دھوکہ مین ڈالنے کی غرض سے بڑے بڑے لنبے چوڑے اشتہار اور رسائل طبع کرکے ایک آفت برپا کردی ہے۔ اور شور مچا رکھا ہے کہ ہمارے دعوے پر قرآن و حدیث گواہ ہے۔ اور جسکا جی چاہے ہم سے بحث و مناظرہ کرلے۔ جسکی وجہ سے ہزارہا مسلمانون مین فتنہ برپا ہوگیا ہے۔ لہذا آپ پر فرض ہے کہ اس فقیر سے اس بات کا تصفیہ کرلین۔ مینے بار بار آپکی مرزا صاحبکو بھی لکھا اور کئی مرتبہ اونکی خدمت مین حاضر بھی ہوا اور آپ تینون صاحبون کے نام نوٹس بھیجا اور اب اسقدر سفر دور دراز طے کرکے آپکے پاس بھوپال مین حاضر ہون اور آپکو دو خط بھی لکھے ایک ماہ کامل مجھے انتظار جواب مین یہان بیٹھے ہوئے گزرا اگر آپنے جواب نہین دیا۔ آپکو چاہئے کہ اپنے دعوے اور تحریر کا خیال اور لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ پر غور کرکے بحث کو تیار ہوجایئے۔ مین آپکو اوس ذات وحدہ لاشریک تعالی و تقدس کی قسم دیتا ہون جسنے آپکو پیدا کرکے اپنی بیحد و بیشمار نعمتون سے سرفراز کیا ہے۔ کہ اگر آپکا یہی مذہب ہے کہ قرآن مجید کی آیات صریحہ بینہ قطعیۃ الدلالت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے پر اور حضرت عیسے ابن مریم علیہما السلام کا عہدہ رسالت مرزا صاحب کو ملجانے پر موجود ہین اور اوسکی تائید مین احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ اپنے منطوق سے شہادت دیتے ہین جسکی وجہ سے آپکو اپنے مومنانہ عقیدہ کو الوداع کہکر طریق اسلام سلف صالح سے سخت انکار کرنا پڑا ہے تو اوسی خداوند کریم سے ڈرکر جسکی مینے ابھی آپکو قسم دی ہے میرے سامنے اظہاراً للحق بحث کیجیے آپکو اس بحث مین انشاء اللہ تعالی کچھہ بھی تکلیف نہوگی۔ اگر آج کوئی عدالت کسی دنیوی مقدمہ مین آپسے اظہار لینا چاہے تو آپ جسقدر وہ چاہے مبسوط بیان لکھوا سکتے ہین۔ بلکہ ایک اطلاع سے بلا توقف تاریخ مقررہ پر عدالت مین حاضر ہوجاؤگے۔ اور بڑی شد و مد سے اظہار دوگے۔ اے حضرات اپنے دنیوی کام آپ سب کرتے ہو نوکری پر ہر روز حاضر ہوتے ہو آواز بلند ہے ظریف ہو احسن المناظرین ہو طاقتین سب قائم ہین بقول مرزا صاحب آپ فرشتہ ہو اور مرزا صاحب کی مدد کو بقول اونکے ہزارون فرشتے حاضر رہتے ہین ہر وقت الہام ہوتا ہے اور ماشاء اللہ آپ لوگون کو اپنی علم اور اپنے قرآن و حدیث دانی کا بھی بڑا دعوی ہے۔ اور جو کہ آپ اور آپکے مصنوعی مسیح کئی رسالے بھی اس باب مین لکھہ چکے ہین تو اس بحث مین کچھہ فکر و سوچ کا کام بھی نہین ہے۔ تو پھر خدا تعالی کی حقیقی عدالت سے کیون نہین ڈرتے اور سچی شہادت کو عام

جلسہ مین کیون نہین ظاہر کرتے - اور کیون کچے عذرو بہانے اور غلط حیلے کر رہے ہو - اور خاص آپکا یہ عذر کہ بھوپال مین سرکار عالیہ دام اقبالہا کے بیجا تعصب کا خوف ہی - بالکل ہیچ ہی - حضرت مجھے آپکا وہ خط دیکھکر کہ مین بحث کرنا نہین چاہتا مرزا صاحب سے اونکے دعوے کی دلیل طلب کرو - بہت خوف آیا کہ آپ لوگون کا کیا خیال ہی - آپ احسن المناظرین بن گئے آدمی سے فرشتہ ہوگئے غلام احمد کو حضرت عیسے علیہ السلام کا عہدۂ رسالت دلوادیا امتی سے نبی بنادیا - افسوس فتنہ ڈالنے کے لئے تو آگے اور اصلاح کے کامون مین پیچھے ہٹتے ہو جنکا نمک کھاتے ہو اونپر بیجا تعصب کا الزام لگاتے ہو - آپ ایمان سے تو کہو سرکار عالیہ دام شوکتہا نے (اللہ تعالی اونکے سایۂ عاطفت کو ہمیشہ ہمارے سر پر قائم رکھے) کبھی کسی اہل مذہب سے کوئی بیجا تعصب کیا ہی جو آپ ہر ایک کے سامنے یہ غلط عذر کرتے ہو - حضور سرکار عالیہ دام سلطنتہا کی رعایا مین تو نصرانی اور ہنود سب آباد ہین اور نوکر بھی ہین - افسوس کہ وہ سرکار عالیہ کو متعصب نہ سمجھین اور آپ مولوی کہلاکر ملکہ فرشتہ بنکر ناحق اونکی نسبت بیجا تعصب کے گمان فاسد کو اپنے دلمین جگہ دین - آپکے اس گمان پر افسوس - خدا سے ڈرو اوس منعمہ کی ناشکری نکرو جسکے الطاف خسروانہ اور کرم مادرانہ نے ایک عالم کو شکر گزار بنا رکھا ہی - ڈرو کہین اس کفران نعمت کا عوض اسی عالم ہی مین نہ ہو جائے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ اے حضرت مولوی صاحب یہ سرکار وہ عادلۂ دوران اور رحائمہ زمان ہی جسکے حق مین حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ چھہ سو برس پہلے یہ پیشگوئی فرما گئے ہین گو حاسد کی سمجھ مین نہ آئے -

؎ سرِ سرفرازان و تاج مہان ٭ بہ دوران عدلش بناز ای جہان ٭ گر از فتنہ آید کسی در پناہ ٭ ندارد جز این کشور آرامگاہ ٭
ندیدم چنین گنج و ملک و سریر ٭ کہ وقف است بر طفل و درویش و پیر ٭ طلبگار خیر است امیدوار ٭ خدایا امیدی کہ دارد برآر ٭

اے حضرات آپ لوگون کا دعوی کچھ چھوٹا سا دعوی نہین ہی - گویا آپ سارے جہان پر سبقت لیگئے کوئی آپ مین سے نبی و مسیح و ابن اللہ بنا - کوئی فرشتہ کسی نے اپنا خطاب احسن المناظرین کیا - کیا خوب تمام دنیا کے عہدے آپ ہی بانٹ لئے - اور مرزا صاحب نے تو کمال یہ کیا کہ پہلے ہی سے اپنے بعد اپنے بیٹے کو اپنا نائب بھی بنادیا اور اوسکے حق مین پیشین گوئیان بھی گھڑ دین - نعوذ باللہ - شاید یہ سمجھے کہ میرے بعد نہین معلوم خدا اوسکو کیا بنائے خود ہی جو کچھ چاہا بنادیا - اعوذ باللہ السمیع العلیم من وسوسۃ الشیطان الرجیم لکن اپنے ان عہدون پر اگر آپ لوگون کو خود بھی اطمینان ہی تو اپنی اس قوت اور وسیع معلومات سے جلسہ عام مین مناظرہ کرکے تمام خلق خدا کو فائدہ کیون نہین پہنچاتے - کیا یہ معلومات اور قوت صرف عوام ہی کے

دہمکانے اور دہوکہ دینے کے لئے ہے۔ اللہ تعالی سے ڈرو۔ مسلمان جس نازک حالت مین آجکل مبتلا ہین اہل علم کو
اس سے خوف اور عبرت اور مسلمانون پر رحم کرنا چاہئے۔ اونکی سچی خیر خواہی کرنی اور اونکو سنبہالنا چاہئے
نہ کہ اونکے حمقا کے حمق سے فائدہ اُٹھانا اور اُنکو مغالطہ اور دہوکے مین ڈالنا۔ مینے اچھی طرح تحقیق کیا مرزا
صاحب نے مسلمانون کی یہ ابتر حالت دیکہکر اور یہ سمجہکر کہ امین بعض حمقا بھی ہین انکے حمق سے فائدہ اُٹھانا چاہا ہے
کیا یہ آپ لوگون کا صاف اور صریح دہوکہ نہین ہے کہ بڑے بڑے اشتہار اور رسائل طبع اور مشتہر کردئے کہ
ہم گفتگو مین ہر طرح کی آزادی دیتے ہین تقریرًا و تحریرًا جس مسئلہ مین منظور ہو ہم سے گفتگو اور مناظرہ کر لو کیونکہ
مناظرہ اور مباحثہ تو ایک بہت بڑا آلہ تحقیق علوم اور تعلیم مسائل غیر علوم کا ہے اس سے ترقی علوم ہوتی ہے مثل
مشہور ہے کہ ملک بے سیاست اور مال بے تجارت اور علم بے بحث بالکل ہیچکارہ ہے اور اشتہارون مین انعام
بھی مقرر کر دیئے مگر جب کوئی آپکو بحث و مناظرہ کے لئے طلب کرتا ہے تو گھر مین مہندی لگا کر یا ہون بیٹھ جاتے ہو
کیون جناب احسن المناظرین صاحب یہ اشتہار صرف عوام ہی کے دیکھنے اور دکھانے اور سنانے کے لئے ہین کہ
بیوقوف لوگ سمجہین کہ حضرت سے کوئی مناظرہ نہین کر سکتا۔ یا کچہہ خدا کا خوف کر کے اسپر عمل بھی کرنا چاہئے۔
آپ لوگون کے دلمین کچہہ اظہار حق کا خیال ہوتا تو ضرور مناظرہ کرنے کو طیار ہو جاتے۔ اور مرزا صاحب نے تو
غضب ہی کیا کہ دہلی کے واقعہ کو جسکے ہزارہا مسلمان گواہ ہین بالکل عکس خلاف واقع صریح صریح کذب و بہتان کے
ساتھ اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔ ذرا اپنے پیر بھائی محمد اسلم کا الحق مرًّا
ملاحظہ فرمائیے۔ یہ اچھا آپکا حسن ظن ہے کہ ہزارہا مسلمانون کے سامنے جو واقعہ گزرا ہو اوسکو ایک شخص
خلاف واقع بالکل غلط لکھے اور ایک عالم سید محدث پر بہتان باندھے اوسکو سیکڑون گندی گالیان دے مگر
آپ اپنے حسن ظن سے اوسکو الہام سمجہے جائین اگرچہ مرزا صاحب کی حقیقت بالکل کھل چکی ہے۔ مگر عاجز کو
چونکہ تحقیق حق اور اظہار باطل منظور ہے اسلئے بہ نظر اتمام حجۃ آپکو بحث کے لئے بلاتا ہون جب ہر طرح کی
حجت تمام ہو جاویگی تو آپکے اعلام کا جواب اور آپکے مصنوعی مسیح کے رسالہ کا ازالہ بفضلہ تعالی تیار ہے وہ
طبع کیا جائیگا۔ مگر بہتر ہے کہ آپسے اول تصفیہ کرا لیا جائے۔ واللہ باللہ مجکو اظہار حق کے سوا کوئی اور خیال
نہین ہے مگر آپ اس طرف توجہ فرماتے ہی نہین۔ ناحق مسلمانون کا وہ وقت عزیز اور روپیہ اس ناکارہ
جہگڑے مین صرف کراتے ہو۔ جو غیر قومون کے رد مین صرف ہوتا انا للہ وانا الیہ راجعون
خیر اللہ تعالی کافی ہے اور مسلمانونکا وہی حامی و والی ہے جو چاہین آپ طبع کرین اور جو چاہین نہین لو مرزا صاحب کو

بنائمین - پہلے بھی بہت لوگ بہت کچہہ بن چکے ہین اور جو کچہہ اونکا انجام ہوا اوس سے بھی آپ بیخبر نہین ہین -
مرزا صاحب نے وقت اور موقع اور مسلمانون کی ابتری کا حال دیکھکر یہ ڈہنگ سوچا اور یہ رنگ جمایا ہی - مگر اللہ
تعالی جو اسلام اور اہل اسلام کا حافظ و ناصر ہی وہ اب بھی ویسا ہی قدرت والا ہی جیسا ہمیشہ سے تھا اور
ہمیشہ ہمیشہ رہیگا - الآن کما کان مگر حضرات آپ خوب سمجھلو کہ اگر آپنے اس بارہ مین مناظرہ و مباحثہ نہ کیا
تو ضرور اللہ تعالی کی طرف سے اگر آپ اپنے خیال مین ٹہیک بھی سمجھتے ہو تو پوچھے جاوٴگے یا حضرت لب بام کی
حالت ہی - اللہ تعالی سے ڈرو سفر آخرت نزدیک ہی اگر حق جانکر اوسکو چھپاوٴگے تو آپ منتقم حقیقی کے اخذ شدید سے
ہرگز نہ بچوگے - بھلا یہ کیسی ایمانداری ہی کہ مصنوعی طور پر مشتہر کردیا اور اپنے ہم طریق لوگون کو خبر پہنچا
دین کہ مولوی محمد حسین مناظرہ نکرسکے - مولوی سلامت اللہ کو مینے ساکت کردیا مولوی محمد بشیر
کسی قدر میرے ہم خیال ہوگئے - مینے تمام امصار و دیار کے علما کو اشتہار دیا کوئی مقابل نہ آیا حضرت جیا شعبہ
ایمان ہی - اگر دیانت و راست بازی کا کچہہ خیال ہوتا تو ایسے فرضی مصنوعی دعوے آپ لوگ مطبوع و مشہور نکرتے
اور اگر کئے بھی تھے تو ضرور مناظرہ کے لئے تیار ہوجاتے - اور اظہار حق مین کوئی عذر و حیلہ نکرتے پہلے صفائی
اور راست بازی سے مناظرہ و بحث کرلیتے - اگر کامیاب ہوجاتے تو شہرت دیتے حضرت احسن المناظرین
صاحب یہ عاجز اسقدر سفر کی دقت اوٹھاکر صرف اسی غرض سے آیا ہی اور آپکے مکان پر بھی حاضر ہوا اور آپکے
مرزا صاحب اور دیگر آپکے ہم طریق لوگون کی گالیون اور لعن طعن کی برداشت کرکے محض آپسے بحث کرنے کے لئے
تیار بیٹھا ہوا ہی - اور جب آپسے حجت تمام کرچکے گا تو پنجاب مین آپکے ہم مشرب جناب حکیم نورالدین صاحب کی
خدمت مین جائیگا - اگر اونکا حال بھی ایسا ہی ہوگا جیسا کہ آپکا اور مرزا صاحب کا ہی تو پھر انشاء اللہ تعالی آپکے
رسائل کے رد کا طبع کرنا شروع کریگا اے حضرات اگر آپ لوگ حق پر ہین اور آپ کو اس بات کا واقعی طور پر یقین ہے کہ در
حقیقت آپ کے مرزا صاحب مسیح موعود ہین اور آپ لوگون کا دعوی قرآن مجید کے آیات صریحہ قطعیۃ الدلالت اور
احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ کے منطوق سے مستنبط اور ثابت شدہ امر ہے تو پھر ایسے رکیک عذر اور بہانے کرکے
مناظرہ سے گریز کرنا کیسے بزدلی کی بات ہے - بسم اللہ آئیے اور اپنا وہ عجیب ثبوت دکھلائیے - اگر آپ اس صورت میں
کہ مین آپ کے مصنوعی مسیح اور انکے حواریون یا بقول مرزا صاحب اونکے فرشتون کو نوٹس دیکر ایک عالم مین مشتہر کرچکا
ہون جس سے اچھی طرح یہہ بات اشاعت پاچکی ہے کہ در حقیقت آپ کے مرزا صاحب کا دعوی قرآن و حدیث سے
ثابت نہین ہوتا بلکہ سراسر قرآن و حدیث کے خلاف ہے - اور جو شخص مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونیکا مدعی ہے

وہ بالکل مفتری علی اللہ والرسول ہے۔ میدان مین آکر مصنوعی مسیح کا کچہہ ثبوت نہین دینگے تو پہر آپ کس مرض کی دوا
ہین اور اپنا خطاب احسن المناظرین کیون رکہا ہے۔ حضرت بحث کرنیکے لیے تشریف لائیے کہ مین بحث کے لئیے
طیار بیٹہا ہون۔ آپ کیون باوجود احسن المناظرین ہونیکے بحث کرنے سے کنارہ کرتے ہین۔ اور حق الامر کو چہپاتے
ہین اور حق کو اُسکے ظہور سے روکتے ہین۔ اور نہین چاہتے کہ حق کہل جائے۔ آپ لوگونکو ڈرنا چاہیئے کہ آپ یصدون
عن سبیل اللہ کے مصداق نہو جائین۔ کیونکہ جس حالت مین آپ کے مقابل آنے سے حق کہلتا ہے۔ اور آپ مائیون
کوٹہری مین چہپے بیٹہے ہین تو پہر آپ یصدون عن سبیل اللہ کے مصداق ہوئے یا کچہ اور ہوئے بتائیے۔ آپ
اللہ تعالیٰ سے ڈرین اور بحث کے میدان مین آکر یہ کوشش کرین کہ حق کہل جائے اور گریز و فرار اختیار نہ کرین
۔ اور یصدون عن سبیل اللہ کے مصداق نہ بنین اور رہین تو لے حضرات اس عظیم الشان بحث کے لیے ہر وقت
حاضر ہون اور ہرگز آپ لوگون کی طرح تخلف نہ کرونگا۔ لعنۃ اللہ علی من تخلف وصد عن سبیل اللہ
اب مین پہر آپ کو اور آپ کے مصنوعی مسیح یا نبی کو یا جو کچہ وہ بنے ہین اور آپ کے تمام ہم مذہب اور ہم مشرب
لوگون کو بحث کے لیے بلاتا ہون ہاتوا برہانکم ان کنتم صدقین وادعوا شہداءکم من دون اللہ
ان کنتم صدقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا کا ڈنکا بجاتا ہون۔ آپ جب تیار ہون مین حاضر ہون
دہلی لاہور بمبئی کلکتہ جہان بلاؤ آجاؤن آپ لوگ یقینا یاد رکہین کہ یہ آپکا غلط اور سراسر غلط اور واقعی غلط
خیال ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود یا کسی درجہ کے نبی ہین جسدن آپ یا آپ مین سے کوئی بحث کے لیے میرے سامنے
آئیگا اُسدن انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے خیالات سب بدل ہوجائینگے۔ اور سخت افسوس و ندامت کے ساتہ آپ کو اپنے
اس خیال سے رجوع کرنا پڑیگا اگرچہ آپ کے مرزا صاحب اور آپ ایک عرصہ سے اس وہم کو پکار رہے ہین مگر سامنے
آنیکے بعد آپ پر اپنے وہم کی حقیقت کہل جائیگی۔ اور پہر آپ کو اپنا یہ خیال و وہم سخت مذموم اور باعث رسوائی
معلوم ہوگا۔ آپ کو شرم کرنی چاہیئے کہ احسن المناظرین ہونیکا دعوی اور مناظرہ سے اسقدر اور اس درجہ گریز
اور فرار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اگر آپ کو اور آپ کے مرزا صاحب کو کچہ شرم
ہے تو اب بلا توقف بحث کے لیے میدان مین آجائیے ع تا سیہ روشود ہر کہ در وغش باشد اگر آپ بحث کرنیکے لئے
نہ آئے اور کوٹہری مین چہپے مائیون بیٹہے رہے تو یاد رکہو کہ تمام ہندوستان و پنجاب مین بدنامی کے ساتہ آپ مشہور
ہوجائینگے۔ اور آپ کے مرزا صاحب کے مسیحائی اور آپ کے احسن المناظرین ہونیکی تمام رونق جاتی رہیگی مین متعجب
ہون کہ آپ کیسے احسن المناظرین ہین اور آپ کے مرزا صاحب کیسے مسیح نبی ہین۔ جنکو شرم نہین تو اُن سے اسباتکا

یقین ہوتا ہے کہ آپ ہی نے مرزا صاحب کو اس غلط وہم مین دلیر کر دیا ہے ۔ اور پھر آپ ہی پیچھے ہٹے جاتے ہو۔
اور آپ پر واضح رہے کہ کسیقدر درشت الفاظ جو اس خط مین تحریر ہوئے ہین یہہ اندکے از بسیار آپکے مرزا صاحب
کے الہامی الفاظ کا چربہ ہے اور جو گندے اور درشت الفاظ مرزا صاحب نے استعمال کیئے ہین وہ تو پورے
پورے نہ میری زبان سے نکل سکین نہ قلم سے ۔ کیونکہ سفہا کی طرح سب وشتم میرے فطرت کے مخالف ہے ۔ یہ
شیوہ تو آپ کے مرزا صاحب اور اُنکے معتقدون ہی کے لیے موزون ہے ۔ مین اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم اور رحمت
وسیع سے جوش نفسی سے محفوظ ہون اور اسکی تصدیق میرے وہ مناظرے ہین جو ہمیشہ دہلی لاہور بمبئی مدراس
لکھنؤ وغیرہ بڑے بڑے شہرون مین ہوئے ہین ۔ اور بفضلہ تعالیٰ میرے پاس اس امر مین مخالفین کے شہادتین
موجود ہین اور اس تحریر مین بھی میری ہر ایک لفظ کی صحت نیت پر بنا ہے ۔ آپ کے جگانے کے لیے کسیقدر
بلند آواز کی ضرورت پڑے ورنہ مجھے مرزا صاحب اور اُنکی اُمت کی گالیون پر نظر نہین کل یعمل علی شاکلتہ
مجھے اسکا بھی اظہار کرنا ضرور ہے کہ اگر آپ کو مرزا صاحب کی درشت کلامی اور سخت زبانی اور گالیونکی
بوچھاڑ کا یقین نہو تو مرزا صاحب کا اشتہار ۱۷۔ اکتوبر ۹۱ء مطبوعہ مطبع جوہر ہند دہلی اور تقریر واجب
الاعلان جلسہ بحث ۲۰۔ اکتوبر ۹۱ء مطبوعہ مطبع افتخار دہلی کو ملاحظہ فرمالین ۔ بعد ملاحظہ آپ خود جان لینگے
کہ کسقدر مکروہ اور قابل نفرت الفاظ کا مرزا صاحب نے استعمال کیا ہے ۔ اور یہہ بھی روشن ہو جائیگا کہ مرزا صاحب
کا یہ الہام ہے اونکے بھائی صاحب کیطرح لال بیگی الہام ہے ۔ اعوذ برب الناس ملک الناس الٰہ الناس من
شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس ٭ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ
ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگون کو بھی توبہ کے ہدایت نصیب کرے ۔ اور
اپنے اور اپنے رسول کے خلاف سے بچائے ۔ واللہ باللہ مجھے مرزا صاحب کے حال پر افسوس اور بہت افسوس ہے
ع وہم باطل نے نکما کر دیا + ورنہ مرزا آدمی تھے کام کے ۔ جو کہ آپکو نظم سے ایک تعلق ہے اسلیئے آپ کی
ایک بھائی کا تحفہ آپ کے مذاق کے موافق اسوقت بعد تھوڑی سی اصلاح کے پیش کرتا ہون گر قبول اُفتد ۔ ع

(ن مولویصاحب) مرزا صاحب کج ادائی آپ کی + اور یون بے اعتنائی آپ کی + خلق کو دھوکہ مین ڈالا سر بسر +
واہ طرز رہنمائی آپ کی + افترا پر افترا کرتے رہے + بڑھ گئی ہرزہ درائی آپ کی + سینہ صافونکو مکدر کر دیا
ہو چکی حق سے صفائی آپ کی + ہو سکے کب ابن مریم کے مثیل + دیکھلی ہمنے بڑائی آپ کی + آیت قرآن نہ لائے
تم دلیل + کھل گئی بس بینوائی آپ کی + لاؤگے جب تک نہ آیت یا حدیث + کس طرح ہوگی رہائی آپ کی

کرکے تاویلین لکہہ گئے گر جواب + خوب ہوگی جگ ہنسائی آپ کی + بحث مین بنتے ہو مغضوب الغضب +
بحث ہے گویا لڑائی آپ کی + میرزا صاحب لنگوٹا باندہیئے + دیکہین پہر زور آزمائی آپ کی +
یون اُلجہنا میرجی اچہا نہین + کیا کرینگی ہاتہاپائی آپکی + آپ سے ظاہر ہوا بغض و فساد + کوئی کیا مانے
گواہی آپکی + حامیٔ دین شیخ کل کے سامنے + حق نے یون عزت گہٹائی آپ کی + دلی والون کے نہ آگے چل سکے +
عیسویت اور خدائی آپ کی + والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ

فہرست کاغذات جو اس خط کے ساتہ خدمت عالی مین مرسل ہین مطبوعہ مطبع انصاری دہلی

جواب اشتہار۔ اعلام عام۔ اشتہار۔ اشتہار۔ کیفیت مناظرہ۔ مسیح موعود دہلوی کا۔ نوٹس اتمام حجت
۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء اہل اسلام صدق آثار ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء تیسرا اشتہار ایک
ایک ایک ایک ایک ایک
اعلام منجانب — اطلاع برائے — اعلان محمد علی خانصاحب — اشتہار مولوی — اشتہار فرمان علی لکہنوی
جمیع اہل اسلام عام اہل اسلام ایک عبد المجید ایک
ایک ایک ایک
اگر مہربانی کرکے اپنے اعلام الناس کے تینون حصے بہیجدین بقیمت یا بے قیمت تو بعید از عنایت نہوگا
آپکا خادم عبد المجید عفی عنہ ۵ جمادی الاخری ۱۳۰۹ ہجری

ازاحقر الزمن بخدمت فیضدرجت حضرت مکرم بندہ محمد سردار حسین خانصاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ آپکے جسقدر اشتہارات جناب والا نے سوائے خط قلمی اس احقر کو عطا فرمائے ہین وہ سب اس خاکسار
کے پاس موجود ہین مگر بہ تعمیل امر جناب اونکو لیکر رسید پیش کرتا ہون۔ مورخہ ہفتم جمادی الثانی ۱۳۰۹

محمد حسن مہتمم مصارف

خط ۴ جواب الجواب خط ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک مدت سے جسکا انتظار دلکو تڑپا رہا تہا اور بے اختیار زبان پر یہہ آرہا تہا ؎ دل تڑپتا ہے صبح و شام پڑا
یا الہی یہ کس سے کام پڑا ﴿ شکر اور صد ہزار شکر کہ وہ تمنا بر آئی شاہد مقصود نے صورت دکہائی یعنی جناب مخدومی کو
محمد احسن صاحب احسن المناظرین کا وہ مضمون جو جناب موصوف نے اس عاجز مسافر کے جواب مین لکہا ہے
جناب **سردار حسین** خان صاحب بہادر کپتان ملکی کی معرفت احقر تک آیا دلسے پڑہا آنکہون سے لگایا
؎ ہزار شکر کہ خط صبح یار کا پہنچا ﴿ دل فسردہ کو مژدہ بہار کا پہنچا ﴿ مین مشکور ہون کہ مولوی صاحب نے
اس جواب سے خاکسار کی عزت بڑہا دی مگر ساتہ ہی نامہ بر نے یہ افسوسناک خبر بہی سنا دی کہ جناب موصوف
مجہسے ملنا نہین چاہتے گو مین نے بہت سمجہایا مگر وہ کسیطرح ڈہب پر نہین آتے مناظرہ کی طرف توجہ نہین
فرماتے یہہ ظاہر ہے کہ اس عاجز مسافر نے اس سفر کا بار اسی لیئے اُٹہایا تہا اور یہانتک آیا تہا مگر مولوی صاحب
کو رحم نہ آیا خیر یا قسمت یا نصیب ؎ یہ کہان قسمت کہ کانونسے سنون وہ گفتگو ﴿ ہان مگر قاصد ہو پیدا بہر جستجو
ہائے ناکامی رہے دلکی ہی دل مین آرزو ﴿ برنگردد قاصد از شرم جواب تلخ او ﴿ چون پیام من برد شیرین کلام من برد
اور نہ صرف نامہ بر ہی نے یہ پیام سنایا بلکہ مولوی صاحب کے تمام مضمون کا حاصل بہی یہ ہی ہے کیون جناب
مولویصاحب باوجود دعوت کوئی کسیکو یون صاف جواب دیتا ہے کیا یہ اس عاجز مسافر پر صریح ظلم نہین ہے
؎ رحم ہرگز نہین آتا تجہے ہم پر ظالم ﴿ دل ٹہرتا نہین ٹہیرے کوئی کیونکر ظالم ﴿ تیری محفل سے چلے سخت مکدر ظالم
اے دل آزار جفا کیش ستمگر ظالم ﴿ لطف کن لطف کہ این بار چو رفتم رفتم ﴿ ہر چند کہ مجہے اسکے جواب دینے کی
ضرورت نہین کیونکہ مینے تو احسن المناظرین صاحب کو مناظرہ کے لیئے طلب کیا تہا جسکے وہ داعی تہے انہون نے
اس سے صاف انکار کیا دوسری بات قابل جواب یہہ تہی کہ وہ اپنی مصنوعی مسیح کے مسیح موعود ہونیکا کچہ ثبوت دیتے
یہ بہی نہ کرسکے تیسری بات یہ تہی کہ وہ ہر طبقہ مین دس دس بیس بیس نہین تو دو دو چار چار آدمی تو ایسے
مسلمان بتا اور گنوا دیتے جنکے خیالات اور اعتقادات ایسے ہی ہوتے جو مرزا صاحب اور انکے اتباع کے ہین
مگر ان باتون کا جواب مولوی صاحب سے دیتے نہین بن سکتے دیتے کیا انکے پاس جواب کے سوا جواب ہی کیا ہے
؎ مدت سے اوسکے ہم سخنی کی تہی آرزو ﴿ اب عین وصل ہے تو نہین تاب گفتگو ﴿ اے جوش گریہ بس یہ ہی تہی آرزو

ادو میکند سوال و مراد در جواب او ✤ وز اضطراب دل نتواند سخن کند ✤ اب رہی جناب احسن المناظرین صاحب کی بیجا تعلی اور لاف زنی اس سے مجھے کیا ؎ ابن مریم تو ہو نہین سکتا ✤ یون مسیحا بنا کرے کوئی ✤ لیکن مجھسے چند احباب نے ذکر کیا کہ مولوی صاحب نے اس مضمون کو طبع کردایا ہے یا کروانا چاہتے ہین اسلیے ناظرین کو جواب کا انتظار ہوگا بپاس خاطر انتظار ناظرین جواب الجواب لکھے دیتا ہون اور ایک اسوجہ سے بھی کہ ؎ گفتگوے یار ہی دیدار سے کچھ کم نہین ✤ آرزوے وصل وصل یار سے کچھ کم نہین ✤ مگر اس سے پہلے مجھے ناظرین کی خدمت مین اتنا عرض کردینا ضرور ہے کہ مجھسے مولوی صاحب کے ایک دوست نے فرمایا کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہے بے مثل فاضل جامع جمیع علوم عقلیہ و نقلیہ ہین احسن المناظرین انکا خطاب ہے مولانا مولوی **محمد بشیر** صاحب سلمہ اللہ تعالے کے مقابل انہون نے اپنے کسقدر علوم کا اظہار و افتخار کیا ہے ایسا لایق و فایق بے عدیل و بے نظیر فاضل تجھہ جیسے بے علم آدمی سے خطاب کرے یہ کب ہو سکتا ہے **جواب** یہ فخر و تعلی عند اللہ و عند الرسول ناپسند ہے ان اللہ لا یحب کل مختال فخور اور اہل علم و عقل کے نزدیک مذموم اور مولوی صاحب فرضی مسیحون مین بے مثل ہین نہ تمام اہل اسلام مین اور انکا خطاب بھی شاید الہامی ہو کسی نے انکو یہ خطاب دیا نہین اپنے منہ آپ میان مٹھو کی مثل صادق ہے اور عاجز تو سائل ہے وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ حکم خالق ہے اور مخاطب تو مولوی صاحب عاجز کو اپنا بنا چکے مثل مشہور ہے سانتہ کہا کے ذات پوچھنا فعل عبث ہے اور یہ سچ ہے کہ عاجز کو جناب مولوی صاحب کا سا علم نہین ہے مگر مولوی صاحب کو بھی مولانا **محمد بشیر** صاحب کی ہمسری کا خیال غلط ہے اسلیے کہ مدتون مولانا موصوف سے استفادہ کرتے رہی ہین جس سے اگر سچ بولین تو انکار نہین کر سکتے پس جن سے برسون استفادہ کیا ہو آج انکے مقابل ہمسری کیسی بلکہ تمردی کرنی کہ مجھسے مولانا صاحب مناظرہ کی درخواست کرتے ہین کیسی شرم کی بات ہے سچ فرمایا سعدی علیہ الرحمۃ نے ؎

کس نیا موخت علم تیر از من ✤ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

اور احسن المناظرین کی لیاقت کا حال تو بطور نمونہ یہہ ہیچمدان ظاہر کیئے دیتا ہے کچھ مولانا صاحب کو تکلیف فرمانے کی ضرورت نہین ؎

گو کہ ہم صفحہ ہستی پہ تھے ایک حرف غلط ✤ لیک اٹھے بھی تو ایک نقش بٹھا کے اٹھے

مرزا غلام احمد مصنوعی مسیح اور فرضی مسیحیوں کے افضل الفضلا جناب مولوی محمد احسن صاحب احسن المناظرین امروہی کی لیاقت علوم اور کمال فنون کے چند نمونے

از رسالہ الحق جلد اول نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۵ پنجاب پریس سیالکوٹ

ہر چند جناب احسن المناظرین صاحب کی تحریر اس درجہ لیاقت سے بہری ہوئی ہی کہ اگر قرآن مجید کی کوئی آیت بہی آپ نے نقل کی ہے تو خوبی قسمت سے سہو کاتب اسمین بہی ہو گیا ہے الا ماشاء اللہ دوسری عبارت تو نکا تو کیا ذکر اور فہم معانی اور مطالب مین ما شاء اللہ جو خدام والا کی ذہن کو رسائی ہی اسکا حال تو بطریق مشتی نمونہ از خروارے داند کے از بسیارے ملاحظہ ہی فرمایئے

سے نقد ایمان سے صد اُس غارت گر دین کو ٹری + تجہسے اے احسن خدا سمجہے یہ تو نے کیا کیا +

اول نمونہ اصول فقہ مین احسن المناظرین صاحب کی لیاقت کا کمال

صفحہ ۱۰۶ مین آپ نہایت فخر اور بیحد تعلی کے ساتہ فرماتے ہین کہ مولوی صاحب نے اس علم کی طرف بالکل توجہ نہین فرمائی اگرچہ احقر کا منصب علمی کا نہین ہی لیکن اس غرض سے کہ مولوی صاحب اسطرف توجہ فرمائین کچہ عرض کرتا ہی کہ وفات عیسے ابن مریم آیت انی متوفیک سے بروایت صحیح بخاری ابن عباس اعنی ممیتک کے بطور عبارت النص کے ثابت ہے پہر صفحہ ۱۰۷ مین فرماتے ہین کہ آیت انی متوفیک حسب روایت صحیح بخاری کی وفات عیسے ابن مریم مین محکم ہی انتہی۔ اس سے جناب احسن المناظرین کی لیاقت اور فن اصول فقہ مین یہہ کمال ظاہر ہوا کہ آپ نے اسجگہہ نص اور محکم کو جمع کر دیا ہی۔ حالانکہ علم اصول فقہ مین یہ دونون قسمین جدا جدا اور متباین ہین دیکہو مسلم الثبوت عبارت مسلم النظم ان ظہر معناہ فان لم یسق لہ فہو الظاہر وان سیق لہ فان احتمل التخصیص والتاویل فہو النص ویقال ایضا لکل سمعی فان لم یحتمل فان احتمل النسخ فہو المفسر فہو مما لا شبہۃ فیہ ولہذا یحرم التفسیر بالرأی دون التاویل ویقال ایضا لکل مبین بقطعی وللمبین بظنی ما ول وما لا یحتمل النسخ فہو المحکم انتہی

اصول فقہ مین احسن المناظرین صاحب کی کمال لیاقت کا دوسرا نمونہ

صفحہ ۱۰۶ مین نہایت زور کے ساتہ آپ کی تحریر ہی کہ آیت وان من اہل الکتب کی دلالت اگر حیات مسیح بن مریم پر تسلیم کیجاوے تو یہ دلالت بطور اشارۃ النص کے ہی اور صفحہ ۱۰۷ مین آپ لکہتے ہین اور بفرض تسلیم قبل موتہ حیات پر دلالت بہی کرے تو یہ دلالت واضح نہین ہے۔ کیونکہ اسمین ضمائر وغیرہ ذو الوجوہ ہین اور سوائے اسکے درباب اشیا مفسرین کا اسمین بہت سا کچہ اختلاف ہے اور اسکو متشابہ کہتے ہین انتہی۔ واہ جناب احسن المناظرین صاحب تو اصول فقہ مین خدام والا کی عجیب لیاقت اور نیا کمال ظاہر ہوا کہ اشارۃ النص و متشابہ

کو آپنے جمع کر دیا حالانکہ اتباع اشارۃ النص کا حرام نہین ہے اور متشابہ کا اتباع مطلقاً حرام ہے بقولہ سبحانہ و تعالیٰ فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ اور اس لیاقت پر یہ افتخار کہ جناب تحریر فرماتے ہین کہ اگر دیگر قواعد علم اصول کی طرف رجوع کیا جائے تو مباحثہ چار پانچ سطرون مین ختم ہو سکتا ہے "اے جناب ہو کیا سکتا ہے حضور کی طرف سے تو خاتمہ ہو گیا بلکہ ساتھ ہی ساتھ خدام والا کی لیاقت بھی ختم ہو گئی ۔

فہم عالی کے کمال کا تیسرا نمونہ

آپکے نزدیک جب آیت و ان من اھل الکتاب حیات مسیح علیہ السلام پر دلالت کرنے مین متشابہ ہے تو نہ صرف مولانا **محمد بشیر** صاحب بلکہ وہ سب اکابر جنہون نے اس آیت سے حیات عیسے علیہ السلام سمجھی ہے جیسے ابو ہریرہ و ابن عباس و ابو مالک و حسن بصری و قتادہ و عبد الرحمن بن زید بن اسلم اور ابن جریر و ابن کثیر وغیرہم یہ سب متشابہ کا اتباع کرنیوالے ہوئے ۔ اور معاذ اللہ سب آپ کے نزدیک مرتکب حرام ٹھہرے کیونکہ اتباع متشابہ کا بنص قطعی حرام ہے ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا ؎ زدی آتش بپے یک شیر ظالم نیستانے را ✦ غرض دل بود بیجا سوختے ہر استخوانے را ✦ اور جوش تعلی مین جناب احسن المناظرین صاحب یہ بھی بھول گئے کہ انکی مصنوعی مسیح نے بھی وفات عیسے علیہ السلام پر اس آیت سے استدلال کیا ہے ۔ تو وہ ضرور ہی مرتکب حرام کے ٹھہر گئے اسلئے کہ جو کچھ آپنے فرمایا وہ انکا مسلم ہے **مصرع**

مین الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا ۔

چوتھا نمونہ علم منطق مین احسن المناظرین صاحب کی لیاقت کا کمال

صفحہ ۱۰۳ مین آپ تحریر فرماتے ہین کہ اجتماع الضدین یا ارتفاع الضدین تو محالات سے ہے انتہے (واضح ہو کر مطبوعہ مین لفظ ارتفاع الضدین کا سہو کاتب سے رہگیا ہے مگر مولوی صاحب کے دستی خط مین موجود ہے اور وہ خط مولانا صاحب کے پاس ہے اور عبارت مطبوعہ بھی کہہ رہی ہے) اس سے علم منطق مین آپ کی لیاقت کا اندازہ اور کمال کا اظہار ہو گیا ۔ اسلئے کہ اجتماع الضدین تو سب کے نزدیک محال ہے مگر ارتفاع الضدین کسی کے نزدیک محال نہین ۔ دیکھو سواد و بیاض دونون ضدین ہین مگر ارتفاع انکا ممکن ہے اسطرح پر کہ سواد ہو نہ بیاض بلکہ مثلاً حمرت ہو ۔ البتہ ارتفاع النقیضین محال ہے ۔ لکن ارتفاع النقیضین اور ارتفاع الضدین مین فرق بین ہے دونوکو متحد ماننا آپ کے کمال تبحر کی دلیل ہے ۔

پانچوان نمونہ

صفحہ ۱۰۷ مین آپ فرماتے ہین کہ مولوی صاحب نے اس مباحثہ مین علم منطق سے بہی کام نہین لیا۔ ورنہ شکل اول بدیہۃ الانتاج سے ایک دو سطر مین فیصلہ ہوجاتا۔ مگر یاد رہے کہ مین مدعی نہین ہون رڑرتے کیون ہو بطور نمونہ کے تقریر اسکی یہ ہے عیسی ابن مریم کان نبیا من الناس وفات الناس حتی الانبیاء یعنی کلہم ماتوا فعیسی ابن مریم ایضا مات مقدمہ صغری تو مسلم ہی ہے اور مقدمہ کبری ایسا مشہور ہے کہ اطفال مکتب لفظ حی کی مثال مین پڑہا کرتے ہین اس سے اور کوئی فیصلہ ہو یا نہو مگر آپ کی لیاقت کا تو فیصلہ ہوگیا۔ اور آپکا کمال منطقی خوب معلوم ہوگیا۔ کیونکہ صغری کبری پڑہنے والا بہی جانتا ہے کہ شکل اول کے انتاج کی شرط کلیۃ کبرے ہے اور وفات الناس کلہم عموما کسی زمانہ مین اور خصوصا حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت سے اب تک کبہی صادق نہین آیا۔ کیونکہ حاصل اسکا یہہ ہے کل انسان قد مات فی الزمان الماضی ÷ اور یہ قضیہ کاذب ہے اور اجتماع النقیضین بالبداہت باطل ہان یہ کلیہ نفخ صور کے بعد جب سب انسان مرجائین گے البتہ صادق آجائیگا

چہٹا نمونہ علم بلاغت مین احسن المناظرین صاحب کی لیاقت کا کمال

صفحہ ۱۰۸ مین آپ تحریر فرماتے ہین کہ اس علم کی طرف بہی مولوی صاحب نے رخ تک نہین کیا ورنہ بہت آسانی سے فیصلہ ہوسکتا تہا۔ مطول اور اسکے حواشی مین لکہا ہے۔ بعد اسکے آپنے مطول کی عبارات نقل کی ہین جسمین یہہ ذکر ہے کہ مضارع سے کبہی دوام تجددی مراد ہوتا ہے اور دو مثالین انہین مذکور ہین اول لئن اطاعکم فی کثیر من الامر لعنتم ۔ دوسری مثال اللہ یستہزئ بہم ویمدہم پہر آپ فرماتے ہین کہ اگر مرزا صاحب نے حسب تقتضائے مقامات قرآن مجید مین مستقبل کے معنے دوام تجددی کے مراد لیئے تو کونسا محذور لازم آیا انتہی اس سے احسن المناظرین صاحب کی کمال لیاقت علم بلاغت مین ثابت ہوگئے کہ آپ کو یہہ بہی خیال نہین آیا کہ ان دونون مثالون مین جو دوام تجددی مراد لیا گیا ہے ان مین نون ثقیلہ کہان ہے اور مرزا صاحب قرآن مجید مین جہان دوام تجددی مراد لیتے ہین۔ وہان نون ثقیلہ موجود ہے فقیاس احدہما علی الآخر قیاس مع الفارق علاوہ اسکے دوام تجددی کا مضارع کے لیئے معنے حقیقی ہونا عبارات مذکورہ سے ہرگز ثابت نہین ہوتا ہے۔ غایت ما فی الباب یہ ہے کہ یہ معنی مجازی ہون جیسا کہ لفظ قد اسپر صاف دلالت کرتا ہے اور مجاز پر حمل جائز نہین ہے جب تک کہ قرینہ صارفہ حقیقت سے پایا جائے

ومن یدعی فعلیہ البیان۔

ساتوان نمونہ زبان اُردو مین احسن المناظرین صاحب کی لیاقت کا کمال

صفحہ ۱۱۲ مین آپ تحریر فرماتے ہین کہ اُردو مین لفظ ابھی کا جو خالص حال کے واسطے آتا ہے مولویصاحب نے اسکو ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مین یعنی ابھی جلا دینگے ہم اُسکو خالص استقبال کے واسطے مقرر فرمایا ہے انتہے جب اُردو مین خادم والا کی لیاقت اسدرجہ کمال پر پہنچی ہوئی ہے تو فارسی اور عربی مین جو کچھ ارشاد ہو سب درست ہے۔ جناب من آپ کو یہ خیال نہین رہا کہ گا اور گے اُردو مین استقبال کی علامت ہے۔ اگر کبرسنی کی وجہ سے خیال نہین رہا تو مصدر فیوض مین بحث فعل مستقبل ملاحظہ فرمالیجئے۔ رہا لفظ ابھی وہ حال اور استقبال قریب دونون کے لئے آتا ہے یہان چونکہ علامت استقبال کی موجود ہے اسلیئے استقبال کے واسطے معین ہوا۔

آٹھوان نمونہ علم نحو مین احسن المناظرین صاحب کی لیاقت کا کمال

صفحہ ۱۱۴ مین آپ ارشاد فرماتے ہین اگر فقہ حدیث کی طرف مولویصاحب توجہ فرماتے تو فیصلہ اس مباحثہ کا بہت آسان تھا بیان اُسکا یہ ہے کہ صاحب صحیح مسلم نے روایتاً و درایتاً اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے وامامکم منکم جو صحیحین کی حدیث مین واقع ہے اُس سے کوئی دوسرا امام سوائے ابن مریم کے مراد نہین ہے بلکہ یہ جملہ تو بطور صفت کے اُسی ابن مریم کا وصف واقع ہوا ہے

اس سے احسن المناظرین صاحب کی لیاقت کا کمال علم نحو مین ثابت ہوتا ہے۔ نحو میر پڑھنے والا بھی جانتا ہے کہ موصوف اور صفت کے درمیان مین واو عاطفہ نہین آتا ہے۔ اور یہان ابن مریم اور وامامکم منکم کے درمیان مین واو عاطفہ موجود ہے شاید جناب کو شرح جامی کی اُس عبارت سے دہوکہ ہوا جہان قیل کے لفظ سے لکھا ہے کہ واو کا آنا درمیان صفت و موصوف کے زمخشری نے تجویز کیا ہے اگر واقعی آپ کی اس غلطی کا یہی سبب ہے تو آپ جسوقت اثبات کو پیش کرینگے اسکا جواب بھی انشاء اللہ تعالی اُسوقت سن لینگے اور اگر وامامکم منکم کے جملہ کو صفت ابن مریم کے قرار دین تو اسپر علاوہ اعتراض مذکور ایک یہ بھی اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ابن مریم معرفہ ہے اور جملہ حکم مین نکرہ کے ہوتا ہے پس مطابقت درمیان صفت و موصوف کے نہ پائی گئی۔

نوان نمونہ علم قراءت مین حسن المناظرین صاحب کی لیاقت کا کمال

صفحہ ۱۱ مین آپ تحریر فرماتے ہین اس علم کی طرف مولوی صاحب نے بالکل توجہ نہین فرمائی ورنہ چند سطور مین فیصلہ ہو جاتا اگر تسلیم کیا جاوے کہ قراءت مندرجہ مصحف ابی بن کعب لکل قراءۃ شاذہ ہے تو قراءت مشہورہ کے لیے اُسکے مبین اور مفسر ہونے مین کیا کلام ہے یہ مسئلہ بھی قراء وغیرہ کے نزدیک مسلم ہے۔ اتقان وغیرہ مین لکھا ہے وقال ابو عبیدۃ فی فضائل القرآن الخ سبحان اللہ جناب حسن المناظرین صاحب کیا کہتے ہین ؎

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا ✦ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ✦ حضرت اتقان مین قراءتے فضائل القرآن مین لکھا ہوگا مگر اتقان کوئی قراءت کی کتاب نہین ہے۔ بلکہ علم تفسیر کی کتاب ہے۔ اور اس مسئلہ کو کہ قراءۃ شاذہ قراءت مشہورہ کے مبین ومفسر ہوتے ہے علم قراءت کا مسئلہ قرار دینا محل نظر ہے۔ ہان اگر مسئلہ علم تفسیر یا اصول فقہ کہا جائے تو مستبعد نہین مگر اس مسئلہ مین تو یہ بات عموماً غیر مسلم ہے کہ ہر قراءت شاذہ مبین ومفسر ہو سکے کیونکہ اصول فقہ مین حکم قراءت شاذہ کا حکم خبر آحاد کا ہے جن شروط سے خبر آحاد مبین ومفسر ہو سکتے ہے اُنہین شروط سے قراءت شاذہ بھی مبین ومفسر ہو سکتی ہے اور یہان اُن سب شروط کا تحقق غیر مسلم ہے اور ایک جماعت اہل تحقیق کی خلاف حنفیہ وغیرہ کے اسطرف گئی ہے کہ روایت شاذہ اگر بسند صحیح بھی ثابت ہو تو بھی مبین ومفسر نہین ہو سکتی ہے۔

دسوان نمونہ علم نحو وعلم تفسیر مین حسن المناظرین صاحب کی لیاقت کا کمال

صفحہ ۱۱۶ مین آپ تحریر فرماتے ہین کہ انہین کتابون مین لکھا ہے کہ نون التاکید لا یوکد الا مطلوبا والمطلوب لا یکون ماضیا ولا حالا ولا خبرا مستقبلاً اس سے ثابت ہوا کہ لیؤمنن قبل موتہ جملہ خبریہ نہین ہے بلکہ جملہ قسمیہ انشائیہ ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی وغیرہ مین واللہ کو پہلے لیؤمنن کے مقدر مانا ہے اور جملہ قسمیہ انشائیہ ہی قرار دیا ہے اور جبکہ جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا تو پیشین گوئی یعنے خبر مستقبل کیونکر ہو سکتا ہے کجا جملہ خبریہ اور کجا جملہ انشائیہ انتہے اس سے آپکا کمال اور لیاقت علم نحو اور علم تفسیر مین ظاہر ہو گئی

اما علم نحو

پس بیان اُسکا یہ ہے کہ اس فن کی کتابون مین جو یہ لکھا ہے کہ نون التاکید لا یوکد الا مطلوبا والمطلوب لا یکون ماضیا ولا حالا ولا خبرا مستقبلا اس سے یہ غرض نہین ہے کہ

نون تاکید غیر مطلوب کی تاکید کے لیئے نہین آتا صرف مطلوب کی تاکید کے لیئے آتا ہے - بلکہ مطلب یہ ہے کہ وضع
تو نون التاکید مطلوب کی تاکید کے لیئے ہے اور غیر مطلوب کے تاکید کے لیے بہی بسبب دیگر وجوہ کے آجاتا ہے تکملہ
مین ہے ای لا یوکد النون الا مطلوبا. لان وضعه لتاکید طلب حصول شئ اما فی الخارج
او فی الذهن والمطلوب لا یکون ماضیا ولا حالا ولا خبرا مستقبلا اور یہی تکملہ مین ہے واما فی دلالة القسم
علی الطلب ففیه تامل لان الانسان قد یقسم علی ما یعلمه مما هو لیس مطلوبه کقول من ابتلی
ببکیة والله لا عاقبن الا ان یقال الغالب ان یقسم المتکلم علی ما هو مطلوبه وحمل بقیة الباب علیه
انتہی شیخ زادہ حاشیہ بیضاوی مین لکہتا ہے والمستقبل الذی هو خبر محض لا تلحق نون التاکید بآخره
الا بعد ان یدخل علی اول الفعل ما یدل علی التاکید کلام القسم وان لم یکن فیه معنی الطلب
لان الغالب ان المتکلم یقسم علی مطلوبه انتہی تمام کتب نحو مین غیر مطلوب کی تاکید کی تین صورتین لکہی ہین عبارت کافیہ کی
یہ ہے وقلت فی النفی ولزمت فی مثبت القسم وکثرت فی مثل اما تفعلن

اما علم التفسیر

پس بیان اسکا یہ ہے کہ اہل تفسیر نے جس جملہ کو انشائیہ کہا ہے اسکو مولانا صاحب پیشین گوئی نہین فرماتے - اور جسکو
مولانا صاحب پیشین گوئی فرماتے ہین اوسکو اہل تفسیر نے انشائیہ نہین کہا. تفصیل اسکی یہ ہے کہ اہل تفسیر نے لیؤمنن
بہ قبل موتہ کو جو جملہ قسمیہ انشائیہ قرار دیا ہے مراد اوس سے واللہ لیؤمنن بہ قبل موتہ ہے - اور پیشین گوئی صرف لیؤمنن بہ
قبل موتہ ہے جو جواب قسم ہے - اور وہ جملہ خبریہ ہے اور قسم کا جواب جملہ خبریہ ہونا تمام کتب نحو سے ثابت ہے
اور قرآن مجید اور سنت مطہرہ مین بہت واقع ہوا ہے جیسے لتدخلن المسجد الحرام اور لیستخلفنہم فی الارض وغیرہ
وغیرہ اور علاوہ اسکے یہہ اعتراض اس تقدیر پر ہے وارد ہو سکتا ہے کہ ضمیر قبل موتہ کی طرف کتابی کے عائد کیجاوے
جیساکہ مرزا صاحب بہی لکہتے ہین کیونکہ اس تقدیر پر بہی اہل تفسیر نے اس جملہ کو جملہ خبریہ انشائیہ ہی لکہا ہے
اور سب سے بڑی قباحت اس اعتراض سے یہ پیش آئی کہ شیخ چلی کی طرح جناب مرزا صاحب کا تو بنا بنایا گہر ہی
بگڑ گیا اور واہ حضرت احسن المناظرین صاحب آپنے اچہی مرزا صاحب کی تائید کی - اسطرح آنکہین بند کرکے منہ
کہولا اور اعتراض کا گولہ اندہا دہند پہینکا کہ غریب مرزا کی تمام بنی بنائی عمارت اڑ گئی حضرت آپ کو کچہ خبر بہی ہے
یہ گولہ کہان جاکے لگا کیا ہوا ذرا آنکہین کہولیئے ملاحظہ فرمایئے. جسقدر پیشین گویان قرآن مجید واحادیث شریف
کے موکد بقسم ہین ان سب ہی پر آپکا یہ اعتراض وارد ہوتا ہے اور آپ کے مسیح کے مسیحائی کی جو بنیاد ہے یعنی جس

حدیث سے مرزا صاحب نے اپنے مسیح موعود ہونیکا استدلال کیا ہے وہ یہ حدیث ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم الحدیث پس اور تو جو کچھ ہوگا وہ ہوتا رہیگا آپ مرزا صاحب کا گہر تو سنبہالیے فنما ھو جوابکم فھو جوابنا

گیارہوان نمونہ

صفحہ ۱۹ مین احسن المناظرین صاحب تحریر فرماتے ہین کہ یہ جو بعض کتب نحو مین لکہا گیا ہے کہ زمانہ حال کا ایسا نہین ہے کہ اسمین کوئی فعل واقع ہو سکے اور اس بنا پر مولوی صاحب نے زمانہ استقبال کی دو قسمین کی ہین. اول استقبال قریب دوم استقبال بعید انتہی یہان سے بہی احسن المناظرین صاحب کی لیاقت کلکمال علم نحو مین ثابت ہوتا ہے کیونکہ زمانہ استقبال کی تقسیم جو استقبال قریب اور استقبال بعید کیطرف کی گئی ہے اس سے حضرت یہہ سمجہ گئے ہین کہ زمانہ حال کا ایسا نہین ہے کہ اسمین کوئی فعل واقع ہوسکے حالانکہ تقسیم مذکور اسپر مبنی نہین ہے. دیکہو عامہ نحات استقبال کی دو قسمین کرتے ہین. حالانکہ وہ اس امر کے قائل نہین ہین. کہ زمانہ حال کا ایسا نہین ہے کہ اسمین کوئی فعل واقع ہوسکے. شرح جامی مین ہے ودخول السین وسوف لدلالتہ الاول علی الاستقبال القریب والثانی علی الاستقبال البعید انتہی اور تمام بصریین کا یہی مذہب ہے۔

بارہوان نمونہ لیاقت فہم وکمال علم احسن المناظرین صاحب

صفحہ ۱۲ مین آپ لکہتے ہین کہ ازہری وغیرہ نے تصریح مین تصریح کی ہے کہ لام تاکید کا حال کے واسطے آتا ہے۔ اب تسلیم کیا کہ فقط نون تاکید صرف استقبال کے واسطے ہے لکن جبکہ کسی صیغہ مین لام تاکید بہی ہو جو حال کے واسطے آتا ہے اور نون تاکید بہی ہو جیسا کہ مانحن فیہ مین ہے تو وہان پر خالص استقبال بالضرور ہونیکی کیا وجہ ہے نون تاکید استقبال کیواسطے نحو مین لکہا ہے۔ امر نہی استفہام تمنی عرض وغیرہ ان مین صرف نون تاکید ہوتا ہے بغیر لام تاکید کے. پس ان صیغون مین صرف استقبال ضرور مراد ہوسکتا ہے لیکن جس صیغہ مین لام تاکید بہی ہو اور نون تاکید بہی اسمین خالص ہونے استقبال کے کیا دلیل ہے انتہے. ملخصًا یہان تو حضرت احسن المناظرین صاحب نے کمال ہی لیاقت خرچ کردی اور بالکل اپنی قلعی کہولدی۔ اے حضرت ذرا سمجہ کے بات کیا کیجئے۔ یہ تو فرمائیے کہ آپنے کچہ اپنے استاد کی خدمت بہی کی تہی یا نہین۔ چونکہ اسوقت جناب کو وطن کے جانب زیادہ خیال ہے اور شاید

ادہر سے کچہ شیخ صاحب کی توجہ کا بہی اثر ہوا اسلیئے یہ حال ہے۔ ورنہ جسکے ہاتہ مین کتلب ہو اور وہ ایسے بے تکیے
ہانکے یہ عقل سے بعید ہے مولوی صاحب انتو تتلون الکتاب فلا تعقلون سچ کہو دیکہا سمجہا ہی نہین۔ یا تجاہل عارفانہ
کرتے ہو کچہ ہی ہو اپنے گروہ مین احسن المناظرین تو بن گئے۔ اے مولوی صاحب ذرا خدا سے ڈرو مسلمانونکو دہوکہ
مت دو ؎ وعظ گوئی خود نیاری در عمل ✤ چشم پوشی ہمچو شیطانِ دغل ✤ دام اندازی برای مرد و زن ✤
خویش را گوئی منم شیخ زمن ✤

جناب مولوی صاحب جہان یہ لکہا ہے کہ وہ نون تاکید جو امر نہی استفہام تمنی عرض مین آتا ہے وہ
خالص استقبال کے لیئے ہوتا ہے۔ وہین تو یہ بہی لکہا ہے کہ جس صیغہ مین نون تاکید لام تاکید کے ساتہ جمع ہوتا
ہے وہ بہی خالص استقبال کے لیئے ہوتا ہے۔ شرح جامی آپ کے پاس موجود ہے ذرا تکلیف فرما کے ہاتہ مین لیجئے
اور ملاحظہ فرمایئے غور سے نظر بہر کر دیکہئے۔ شاید حضور کی عینک پرانی ہو گئی ہے عبارت شرح جامی
تَخْتَصُّ بالفعل المستقبل فی الامرِ والنهیِ والاستفهامِ والتمنی والعرضِ والقسمِ نحو واللہ لا فعلنّ انتہی
کیون جناب مولوی صاحب والعرض تک تو جناب نے ملاحظہ فرمایا اور لفظ والقسم نحو واللہ لافعلنّ انتہی پر دشمنونکی
نگاہ خطا کر گئی۔ یا یون کہون کہ دشمن مدعیون کی آنکہون پر اندہیری چہا گئی اب تو تارے دکہائی دینے لگے کیون
حضرت یہی تقوی اور دیانت اور اظہار حق وصواب ہے اے مولوی صاحب اتق اللہ کیون حضرات ناظرین آپنے
احسن المناظرین صاحب کی حسن دیانت کو ملاحظہ فرمایا۔ کیا اس جگہ مین صاف نہین لکہا ہوا ہے کہ جیسا نون
تاکید امر نہی استفہام عرض تمنی مین خاص مستقبل کے ساتہ ہے ویسا ہی قسم مین بہی خاص مستقبل کے لیی
ہے اور قسم کے بہی وہی مثال لکہی ہے جسمین نون تاکید لام تاکید کے ساتہ آیا ہے کیا احسن المناظرین صاحب کا
یہہ ارشاد لاتقربوا الصلوۃ سے کچہ آگے بڑہا ہوا نہین ہے اور یہان فعل مستقبل سے مراد یقیناً وہ فعل ہے جو مقابلہ مین
ماضی وحال کے آتا ہے نہ فعل مضارع۔ اور دلیل اسکی یہ ہے کہ حضرت احسن المناظرین صاحب خود اقرار کرتے ہین
کہ وہ نون تاکید جو امر نہی استفہام تمنی عرض مین ہوتا ہے وہ صرف مستقبل کے لیے ہوتا ہے۔ اور مراد مستقبل
سے آپنے بہی یہان مقابل ماضی وحال کا لیا ہے نہ مضارع اور انہین چیزون کے ساتہ قسم کا بہی ذکر ہے اور اسکے
مثال مین نون و لام دونون موجود ہین۔ پس یہان بہی مراد مستقبل سے مقابل ماضی وحال کا لینا چاہیئے نہ مضارع
علاوہ اسکے شرح جامی مین اس مقابلہ کی تصریح بہی موجود ہے۔ عبارت اسکی یہ ہے وانما اختصت ہذہ
النون بهذه المذکورات الدالة علی الطلب دون الماضی والحال آہ

اور ایسا ہی ازہری نے بہی لکہاہے اُسکی عبارت یہ ہے لِانَّہما تُخلِصَان مدخولہما للاستقبال اور خوب سمجھ لیجئے اور سمجھ چکے تو ہو مگر ضد رکہتے ہو کہ استقبال سے وہی استقبال مراد ہے جو مقابلہ مین ماضی اور حال کے بولا جاتا ہی اور آپ کا یہ قول کسقدر محل افسوس ہے اور تعجب خیز ہے کہ باوجود مطالعہ ان کتب کے آپ یہ فرماتے ہین کہ اگر مراد ازہری کی خاص بعض زمانہ استقبال ہوتی تو کہتا وَذٰلِکَ لَا یُنَافِی المُضِیَّ والحال مولوی صاحب آپ کا یہ فرمانا سخت حیرت اور نہایت عبرت کا مقام ہے اگر واقعی آپ سمجھے اسیطرح ہین تو حیرت ہی کہ آپنے یہ کیا سمجہا اور کہان پڑہا اور کس سے پڑہا اور عبرت اسلیے ہی کہ مصنوعی مسیح صاحب کا یہ کیسا اثر آپ پر پڑا کہ جو پڑہا لکہا تہا اُسکے سمجھنے مین بہی آپ کا فہم اسدرجہ قاصر ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون یہ وہ باتین ہین کہ جنکو دس دس گیارہ گیارہ برس کے بچے بہی بخوبی سمجھتے ہین۔ مجھے شرم آتی ہے کہ یہ کہون کہ یہ قول ہمارے قوم کے ایک مولوی صاحب کا ہے اسپر طرہ یہ کہ احسن المناظرین کا ہے مولوی صاحب آپ ضرور استغفار کا ورد زیادہ کیجئے اور اللہ تعالی سے پناہ مانگیے اور حُبُّكَ الشَّئَ یُعمِی وَیُصِمُّ کے درد سے سنبہلیئے اور اپنے طلبہ کو نہ ہنسوایئے۔ اے حضرت کیا آپ واقعی اسقدر بہی نہین سمجھتے کہ اسجگہہ ازہری کا مقصود صرف اثبات اس امر کا ہے کہ یہ دو نون نون ماضی کی تاکید کے لیے نہین آتے ہین اور یہ مطلب صرف اُن کہنے سے وذٰلك یُنافِی المُضِیَّ حاصل ہو جاتا ہے والحال کے لفظ کو اسجگہہ بڑہانے کی کچہ ضرورت نہین، ہان اگر اُسکو یہ خبر ہوتی کہ چودہوین صدی مین ایک ایسے مصنوعی مسیح اور اُنکی اُمت مین ایسے عالی فہم احسن المناظرین پیدا ہونگے تو گو بے ضرورت بلکہ زائد اور محض بے فائدہ بات تہی شاید اسطرف توجہ کرتا اگر اپنے کلام مین زوائد کے عیب سے اُسکو نقصان نہوتا اور صورت ہذا مین تو ادنے استعداد والا بہی سمجہتا ہی کہ زیادہ والحال کی محض لغو ہی واسطے ملاحظہ طلبا کے پوری عبارت ازہری کی نقل کیجاتی ہی جناب احسن المناظرین صاحب ذرا مہربانی فرماکر آپ عینک لگا لیجئے عبارت ازہری ولا یُؤکّدُ بہما الماضِیْ لفظا ومعنے مطلقا لانہما یُخلِصَان مَدْخُولہما للاستقبال وذٰلكَ یُنَافِی المُضِیَّ انتہی اگر اس سے بہی اطمینان نہین ہوا تو دوسری عبارت ازہری کی اور ملاحظہ ہو لیکن ذرا روشنی کے رخ پر تشریف لے آیئے اور غور فرمایئے عبارت ازہری او کان المضارع حالا کقراءۃ ابن کثیر لاقسم بیوم القیامۃ وقول الشاعر ؎ یمیناً لَاُبغِضُ کُلَّ امرئٍ یزخرفُ قَولًا ولا یَفعَلُ فاُقسِمُ فی الآیۃ وَاُبغِضُ فی البیت معناہما الحال لِدخول اللام علیہما وانما لم یؤکّدا بالنون لکونہا تخلص الفعل للاستقبال وذٰلِكَ یُنافی الحال انتہی چونکہ اسجگہہ مقصود صرف اثبات اس امر کا تہا کہ نون تاکید حال کی تاکید کیلیے نہین آتا ہے اسیلیے وذٰلك ینافی الحال کہا ماضی کا ذکر نہین کیا۔ اب دونون عبارتون کے لانے سے آفتاب نیمروز کی طرح روشن و ظاہر ہو گیا کہ مراد مستقبل سے وہ مستقبل ہی جو مقابل ماضی و حال کا ہے نہ مضارع۔ جیسا کہ جناب احسن المناظرین صاحب

کا خیال محال ہے اگر واقعی احسن المناظرین سمجھے ہی نہیں تھے تو افسوس اور اگر سمجھکر محض اپنے ہم مذہب اور ہمطریق لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یوں چند اڑا دیں
تو افسوس پر افسوس بلکہ صد افسوس ہے فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم اور جناب نے عبد الحکیم کے تکملہ کا ذکر تو اپنی تحریر
مین فرمایا ہے اور یہ عبارت بہی ملاحظہ کی ہوگی شاید بسبب تقاضائے سن نگاہ چوک گئی ہو تو مکرر اسطرف نظر اٹھائیے اے جناب حکیم نور الدین صاحب ذرا آپ بہی
ملاحظہ فرمائیگا عبارت تکملہ لان النون تخلص المضارع للاستقبال فکرھوا الجمع بین حرفین لمعنی واحد فی کلمۃ واحدۃ انتھی
کیوں حضرات ناظرین خاصکر جناب حکیم نور الدین صاحب کیا یہ عبارت صاف صاف اسپر دلالت نہیں کرتی کہ مراد استقبال سے مضارع نہیں ہے ورنہ
یہ عبارت ہی لغو ہوتی ہے ضرور دلالت کرتی ہے کیونکہ جناب حکیم صاحب مولوی صاحب کا مطلب اگر صحیح ہو
تو اس تقدیر پر اس عبارت کے یہ معنے ہونگے لان النون تخلص المضارع للمضارع وھذا العواء لغو
جناب احسن المناظرین صاحب آپ جاتے کہاں ہیں ادہر دیکھئے یہ مغنی کی عبارت بہی ملاحظہ فرمائیے جناب
حکیم صاحب براہ مہربانی آپ بہی ادہر توجہ فرمائیں۔ عبارت مغنی ولا یؤکد بھما الماضی مطلقا واما
المضارع فان کان حالا لم یؤکد بھما وان کان مستقبلا اکد بھما وجوبا فی نحو تاللہ
لاکیدن اصنامکم ملاحظہ فرمایا یہ عبارت کیسی صاف دلالت کرتی ہے اسپر کہ مراد مستقبل سے
مضارع نہیں ہے اسلئے کہ مقابل حال کا واقع ہوا ہے اگر اسپر بہی تسلی نہو تو شیخ زادہ کی عبارت بغور
اور ملاحظہ فرمائیے کہ شیخ زادہ نے تو آپ کی ساری شیخی جو خلاف سیادت آپ سے عمل مین آئی تہی کرکری کر دی ہان
آپنے اسی وجہ سے شاید شیخ جی کی طرف عنان عزیمت گرم فرمائی ہو مگر جناب مولوی صاحب جب آپکے مصنوعی
مسیح کی توجہ کچھ کام نہ آئی تو شیخ جی غریب کیا کرینگے میرے نزدیک تو آپ امروہے نجائیے توبہ کیجئے
اور بیت اللہ شریف کو چلیئے ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین اگر یہ ارادہ ہو جائے تو خرچ راہ کا ذمہ وار عاجز
ہے انشاء اللہ تعالی بشرط خلوص ارادت بہت بہتر ہے اور اسوقت تو یہ ملاحظہ فرمائیے کہ شیخ زادہ کیا کہتا ہے عبارت شیخ زادہ
واختص بالمستقبل لان الطلب انما یتعلق بامر یحصل بعد لیحصل وھو المستقبل بخلاف الحال والماضی
لحصولھما انتھی افسوس کہ یہ سب عبارتیں مناظرہ مین نقل ہو چکی ہین مگر گرہ کی بہی نہو اور رہی کی بہی
نہون تو کیا کیجئے آپ جناب حکیم نور الدین صاحب سے مشورہ لے لیتے اور انہیں یہ مضمون دکہا دیتے تو ایسی ناسمجھی میرے خیال
ناقص میں انکے فہم سے دور ہے آپ مرزا صاحب و مولوی عبد الکریم صاحب ٹونکی صاحب و شیخ صاحب وغیرہم کے بہروسے
پر مگن ہوئے حکیم صاحب کو یہ مضمون نہیں دکہایا اور اگر یہ سچ ہے تو اصل بات یہ ہے کہ مولوی عبد الکریم صاحب
کی نگاہ پر کوئی عبارت یا کوئی لفظ نہ چڑہا تو وہ معذور ہین انکا کیا قصور شیخ صاحب و مرزا صاحب بہی بے قصور ہین

اُنکی یہان دال گلنی مشکل ہی۔ ہان حضرت ٹونکی صاحب نے جان بوجھکر آپ سب کو اپنے ساتھ گرالیا۔ اور آپکے مضمون کو اپنا سا بنالیا خیر حضرت مضی ما مضی آیندہ احتیاط چاہیے۔ لو جناب دو خطائین تو اس مسئلہ مین آپ کی ثابت ہوچکین اب تیسری خطا سنیئے تاکہ امروہے کی وہ مثل پوری ہوجاے کہ ایک خطا دو خطا تیسری خطا اور اس تیسری خطا مین تو حسن المناظرین صاحب نے اپنی لیاقت کا پورا ہی کمال ظاہر فرمادیا بیان اسکا مختصر یہ ہی کہ شرح جامی کی عبارت منقولہ سے یہ بات عمومًا ثابت ہوچکی ہی کہ نون جو قسم مین آتا ہی تو وہ نون استقبال کے لیئے خاص ہوتا ہے جیسا کہ وہ نون جو امر و نہی و استفہام و تمنی و عرض مین آتا ہی استقبال کے لیے خاص ہوتا ہے اور مغنی کی عبارت سے خصوصًا یہ بات ثابت ہوگئی کہ قسم کے جواب مثبت مین استقبال شرط ہی اور اگر اس سے بھی تشفی خاطر نہو تو مغنی کی ایک عبارت اور سن لیجے عبارت مغنی وتارۃً یجیئان وذلک فیما بقی نحو تاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ دسوقی اسکے تحت مین لکھتا ہے عبارت دسوقی ای بان کان مضارعٌ مثبتٌ ولم یَفْصُلْ بینہ وبین اللام فاصل ولم یُرَدْ فیہ الحالُ بل الاستقبالُ ففی ہذہ الحالۃ یجب النونُ واللامُ عند الجمہور انتہی اب تصریح تصریح کی بھی ملاحظہ فرمایئے۔ عبارت تصریح واما المضارع فلہ حالات احدہا ان یکون توکیدہ بہما ای لابد منہ وذلک اذا کان مثبتًا مستقبلا جوابا لقسم غیر مفصول من لامہ ای لام القسم بفاصل نحو تاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ اسیطرح ابن عقیل بھی شرح الفیہ مین لکھتے ہین عبارت شرح الفیہ ای تلحق نون التاکید الفعل المضارع الواقع جواب قسم مثبتًا مستقبلا نحو واللّٰہ لتضربن زیدًا فان لم یکن مثبتًا لم یؤکد بالنون نحو واللّٰہ لا تفعل کذا وکذا ان کان حالا نحو واللّٰہ لیقومُ زیدٌ الآن انتہی کیون جناب احسن المناظرین صاحب آپنے ملاحظہ فرمایا کہ ان سب علمائے نحات نے قسم کے جواب مثبت مین شرط استقبال کی لگائی ہے۔ اب آپ خلاف اسکے ان ائمہ کبار نحو مین سے کسی ایک سے بھی اسکا خلاف ثابت کر دکھایئے جنکے نام نامی لیکر آپنے بیحد تعلی کی ہے اور بے انتہا شیخی بگھاری ہی کہ "اول تو مولوی صاحب نے اس مسئلہ کو ایسی کتابون سے نقل فرمایا ہے کہ اُن سے ہر ایک طالب علم نقل کرسکتا ہے مولوی صاحب کو اسمین کوئی مابہ الامتیاز خصوصیت جیسا کہ اُنکی شان عالی ہے حاصل نہین ہوئی۔ کاش اگر ائمہ کبار نحو مین مثل زجاج جوہری سیرافی ابوعلی فارسی خلیل ابن احمد اخافش ثلثہ اصمعی کسائی سیبویہ مبرد زمخشری وغیرہ سے کچہ اقوال اس بارہ مین نقل فرماتے تو یہ مباحثہ نحوی مولوی صاحب کا کسیقدر مابہ الامتیاز ہوجاتا اگرچہ بمقابل حضرت اقدس مرزا صاحب جیسے مؤید من اللہ ان ائمہ کے نقول اقوال بھی کچہ وقعت نہین رکھتے ملاحظہ فرماؤ کتب قراۃ اگر میسر نہو تو مطالعہ کرو کتب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب اگر وہ بھی بالفعل میسر نہین تو دیکھو فوز الکبیر" انتہی اب اگر آپ ان ائمہ کے اقوال سے خلاف ثابت نہ کرسکے اور ضرور نہ کرسکوگے اور آپ کیا آپ کا تمام گروہ

اور آپ کے مصنوعی مسیح جو ملہم و موسوس من الجنۃ والناس ہین سب ملکر بہی اسکا خلاف ثابت نہ کرسکو گے تو پہر اس
بیجا تعلی کی لینی اور شیخیت بگہارنے سے کیا حاصل ہوا ای احسن المناظرین صاحب اگر فقط نام گنوا دینے سے کچہ فخر ہو تو ایک بچہ آپسے دو چار نام زیادہ
گنوا دیگا پہر اس سے فائدہ کچہ اسکے خلاف ان ائمہ کے اقوال سے ثابت کرکے دکہاؤ کوئی ایک قول تو ان ائمہ کا نقل کرو ورنہ خدا سے ڈرو
اور اس تعلی سے توبہ کرو - ناظرین اب یہ ناچیز آپ کو جناب احسن المناظرین صاحب کی ایک عجیب لیاقت اور کمال فہم اور غایت تبحر کا
حال بتاتا ہے چونکہ آپ علاوہ فہم عالی کے مؤید بالہام بہی ہین اسوجہ سے حضرت شرح جامی کی اس عبارت سے دہوکا کہا بیٹہے
ہین جواب مین نقل کرتا ہون عبارت شرح جامی ولزمت ای نون التاکید فی مُثبَتِ القسم ای فی جوابہ المثبت
لان القسم محل التاکید اہ مگر جناب احسن المناظرین صاحب حضور کے خیال مین یہ نہین آیا کہ شرح جامی والے
کو اس شرط کے لگانے سے اسوجہ سے غنا ہو گیا کہ وہ پہلے ہی کہہ چکا ہے کہ نون تاکید جو امر نہی استفہام تمنی عرض
قسم مین آتا ہے وہ مستقبل کے ساتہ خاص ہے اب فرمایئے کہ بعد اس تصریح کے شرط لگانے کی کیا ضرورت تہی مگر جناب
مصنوعی مسیح صاحب کی توجہ سے کچہ ایسے محو ہین کہ جناب کو پیچہے کی کچہ خبر نہ آگے کی پہر خدام والا کے فہم مین آئے تو کیونکر
اور جناب نے جو عبارت تکملہ کی پیش کی ہے اس سے بہی یہ شرط ثابت ہوتی ہے - مگر افسوس یہ ہے کہ مرزا صاحب کی توجہ
سے فرصت ہو تو ادہر توجہ ہو اور کچہ سمجہ مین آئے ای حضرات اب آپ لوگون کو علمی بحث و مباحثہ کو ترک کرنا چاہیئے
ایک ہی کہہ جاؤ کہ یون ہی الہام ہوا ہے کوئی مانو یا نہ مانو اسکا جواب کوئی بہی نہ دے سکیگا عبارت تکملہ وان کان
مضارعًا استقبالیًا یلزمہا اللام مع النون التاکید ان دخلت اللام علی نفس المضارع الا نادرا ولا
یکتفی عن اللام بالنون الا فی ضرورۃ الشعر واذا لم یدخل اللام علی نفس
المضارع یکتفی باللام نحو لَئِن مِّتُّم اَو قُتِلتُم لَاِلَی اللّٰہِ تُحشَرُونَ وان کان مضارعا حالیا
یکون باللام من غیر النون اب تو خدام والا کو خود بہی اپنے فہم کی رسائی اور لیاقت علمی اور کمال تدبر کا علم ہو گیا ہوگا
لہذا عاجز نہایت عجز سے عرض کرتا ہے کہ کچہ جواب عنایت ہو مگر ایسا نہین کہ مصرع غوطہ ڈفالی کہاتا ہے جیسے تال مین
جناب مولوی صاحب یہ عاجز ہرگز ہرگز حضور کے علم و تبحر کو نہین پہنچ سکتا مگر اللہ تعالے چاہے تو کوئی بات سمجہا دے ؎
دیکہہ چہوٹونکو ہے خدا بڑائی دیتا ہ آسمان آنکہہ کے تل مین ہے دکہائی دیتا ۔ خیر جناب آپ کو تو علم و فہم تبحر و تدبر کے علاوہ
الہام پر بہی بہت بڑا گہمنڈ ہے مگر یہ عاجز تو سوا فضل و رحمت اپنے رب کریم کے اور کوئی پونجی اپنے پاس نہین رکہتا اور خاص
اس ذات تعالے و تقدس کی تائید پر عاجزانہ طور پر یہ عرض کرتا ہے اگر حضور کے خیال عالی مین آجائے ؎
ناصحا دلمین تو اتنا تو سمجہہ اپنے کہ ہم ۔ لاکہہ نادان ہوے کیا تجہہ سے بہی نادان ہونگے

آمدم بر سرِ مطلب

اب مولوی صاحب کے خط کا جواب شروع ہوتا ہے بحول اللہ تعالی و قوتہ ۔

قولہ عذر تاخیر جواب عنایت نامہ ۔

اقول اگرچہ عذر بدتر از گناہ مشہور ہے مگر آپ کے ارشاد کو رد کیونکر کرون قبول ہی ؎
اب تو یہ حال ہے کیا ہوویگا آگے آگے ۞ دل مین یہ خوف سمایا ہی خدا خیر کرے ۞ ۔

قولہ آپ نے تمام شہر مین الخ ۔

اقول حضرت نہ مَین نے جناب کی اہانت کی نہ آبرو ریزی نہ اتہام لگایا نہ افترا باندھا اگر آپ کے سامنے کسی آپ کے ہمخیال نے یہ افترا پردازی کی ہو تو عجب نہین اسکا علاج میرے پاس کچھ نہین جو لوگ مفتری علی اللہ والرسول ہین اگر عاجز پر افترا کرین کیا عجب ہے ؎
قیل اِنَّ الالٰہ ذُو وَلَدٍ ۞ قیل اِنَّ الرسولَ قد کَھَنا ۞ مَا نجا اللہُ والرسولُ معاً ۞
من لسانِ الوَرٰی فکیف اَنا ۞ ہان اگر جناب کو تحقیق منظور ہی جامع مسجد مین جمعہ پڑھیے بعد نماز دریافت فرمائیے اگر ہزارون مین سے دو چار معتبر آدمی بھی آپ کے ارشاد کو درست کہدینگے تو مَین ملزم ۔ آپ کو تشریف لانے مین کچھ عذر ہو تو اپنے کسی معتمد کو بھیجدیجے وہ تحقیق کرلے مَین نے ایک لفظ بھی آپ کی نسبت اہانت کا نہین کہا ہان اگر آپ کا ہر بات مین یہی طریق ہی کہ بلا تحقیق جو جس نے کہا مان لیا تو میری عرض جسکو مَین بعد تحقیق منوانا چاہتا ہون آپ کب مانین گے ۔

مولوی صاحب ! تحقیق کرو اللہ تعالی سے ڈرو ؎ کس سے بگڑے ہو کس پہ غصہ ہی ۞
کس پہ ہوتے ہو تم خفا صاحب ۞ کس نے دین تمکو گالیان حضرت ۞ کون کہتا ہی نارواصاحب ۞
بلا تحقیق یہ افترا آپ کرتے ہین یا مَین ۔ ہان یہ بات بنا کر عاجز کو بدنام کرنا حضور کو منظور ہو تو کیجیے واللہُ المستعانُ علےٰ ما تصفون قیامت قریب ہی اور قاضی خبیر و بصیر وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللہِ اِنَّ اللہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ مَین آپ کو کچھ نہین کہتا اور اسکا جواب کچھ نہین دیتا ؎
ہون آپ کے کتنے ہی ستم اُف نہ کرینگے ۞ چُپ بیٹھ کے ہم کھائین گے غم اُف نہ کرینگے ۞ سر تک بھی اگر کاٹ کے پھینکوگے ہمارا ۞ سچ کہتے ہین واللہ کہ ہم اُف نہ کرینگے ۞

قولہ تنبیہ مولوی صاحب نے جس قدر اشعار اُردو لکھے ہین وہ سب (میرے) اعلام الناس مین

مندرج ہو چکے ہین احقر کو اسکے ساتہ کچہ فخر نہین یہان پر مولوی صاحب کی ہمہ دانی جتانی منظور تہی بس۔
اقول خیر ہو گئی حضرت کے وہ اشعار جنکو مین نے اپنے خط مین لکہا ہی آپ کے طبع زاد نہ تہے ورنہ سخت نالائق سمجہا جاتا اور شاید مجہپر حق تالیف کا دعوی ہو جاتا اور ہمہ دانی تو عاجز کی اس پر کہل گئی کہ آپ کے اعلام الناس مین وہ اشعار مندرج تہے گو کسی کے تہے اور جناب کو بہی کوئی خاص حق اُنکے مندرج کرنے کا ایسا حاصل نہ تہا جو اس عاجز کو نہین۔ اور یہ تو ماشاء اللہ اگر آپ سمجہ بہی گئے ہونگے تو کیون فرمانے لگے کہ اُس مین رمز کیا تہی جو وہی اشعار عاجز نے نقل کیے اور بعد نقل اکثر جگہ نشان بہی بتا دیا کہ اعلام الناس صفحہ فلان اور پہر اسپر یہ فخریہ اظہار کہ احقر کو اسکے ساتہ فخر نہین اگر فخر نہوتا تو اسکا ذکر ہی کیا ضرور اور اسیطرح یہ کہ تنبیہ کے ساتہ مولوی صاحب یہ فخر و تعلی حضور کو مبارک ؎ مولوی صاحب فرشتہ ہو تو ہو ۔ آدمی ہونا بہت دشوار ہی ۔ کیون جناب مولوی صاحب اگر یہ قصور ہی تو جناب نے تاریخ قوم برامکہ کا نام اعلام الناس کیون غصب کر لیا اور آپ کے جناب مرزا صاحب نے مولوی رحمت اللہ صاحب کی کتاب ازالہ اوہام کا نام کیون چہین لیا اور آپ نے جو اشعار مناجات عربی لکہے ہین وہ تو فرمائیے کس کے ہین۔ اے جناب مولوی صاحب اسکا مجہے جواب تو دو کہ یہ کیا لکہا اور کیون اپنے اور میرے وقت کا اس تحریر مین ناحق خون کیا مولوی صاحب بات یہ ہے ع آدمیت اور شئی ہے علم ہے کچہ اور چیز ۔
قولہ نامہ نامی ہمدست چند صاحبان اہل علم مع بعض صاحبان اہل قلم صادر ہوا۔
اقول جناب مولوی صا. عاجز نے اہل علم کو جناب کی خدمت مین بہیجا اور نہ کسی اہل قلم کو اور نہ عاجز خود صاحب حشم جو اسکے پاس اہل علم و اہل قلم ہون جناب مولوی نواب سید **علی حسن** خان صاحب زید مجدہم کے ایک خادم کو خط دیکر آپ کے پاس بہیجا تہا جس کو آپ نے کسی حیثیت سے شاید اہل علم بنا دیا اور کسی حیثیت سے اہل قلم نہ وہ غریب اہل قلم نہ صاحب علم ایسی باتون مین وقت ضائع کرنا نہین معلوم جناب کو کیون پسند خاطر ہے وہ بات بنا کر چند الزام عاجز پر کہڑ دیے یہ بات کہکر چند طعن کر دیئے نہ اُس سے کچہ فائدہ نہ اس سے کچہ حاصل جناب کو چونکہ گہر مین زیادہ تشریف رکہنے کی عادت ہی یہی علت اس لکہنے پڑہنے کی معلوم ہوتی ہی مگر عاجز اس کا جواب جناب کو کیا دے کہ جناب بزرگ اور عاجز خُرد اور اصل بات یہ ہی کہ طبیعت ہی اسکے مناسب نہین ؎ ہم کہے دیتے ہین زحمت خوردہ ہی ۔ دل تو حاضر ہی پہ لے لغزرہ ہی ۔

رہا یہ ارشاد جناب کا کہ پھر اگر خلوت سے کام نہ چلے تو جلسہ جلوت بھی کیا جاتا۔ اسکے جواب مین عاجز پھر
اعلام الناس حصہ ۲۔ صفحہ ۹۹ سے ۱۰۰ تک کو پیش کرتا ہی اور بجواب شرط ضمانت پنجاہ روپی کی
المضاعف جناب مولانا صاحب کے پاس نقد رکھوا دیتا ہی ؎ میرے کہنے کا نہ باور ہو تو شتہ
لے لو ٭ ضامن انسان کی عوض جاہو فرشتہ لے لو ٭۔

قولہ مثل مشہور ہے اول بند بعدہ بند۔

اقول حضرت کو اگر واقعی یہ منظور ہے کہ عاجز تنہا حاضر ہو کر کچھ عرض کرے تو اب کیا گیا ہی
جب اور جس وقت ارشاد ہوا اور یہ دریافت بھی اسلیے ہی کہ عاجز نے کبھی ملنا چاہا تو حضور نے وقت
ٹالدیا اور تحریر بھی فرمایا ہی کہ مجھے فرصت کم ہی ورنہ بے تامل حاضر ہوتا ؎ بگڑتے ہو کیون
اب بھی کہتا ہون مین ٭ عیان صلح پھر کس کی جتون سے ہے ٭۔

قولہ تو جناب والا ان رسائل کا جواب شافی وکافی مشتہر فرماتے۔

اقول بہتر جناب اعلیٰ جواب تیار ہی اب طبع بھی ہوا جاتا ہی مگر عاجز نے یہ سنا ہوا تھا کہ
تصنیف را مصنف نیکو کند بیان اسی شوق مین یہان چلا آیا اور اب تو آگیا اگر آپ مہربانی فرمائین اور
نامہربانی کو دل سے اٹھائین عاجز نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اب مکرر عرض کرتا ہون کہ کسی روز
آپ تشریف لے آئین یا عاجز کو بلالین مگر جناب نے توجہ نہ فرمائی یہ تو عاجز پر کمال نامہربانی ہے
جیسے ہر طرح کی آزادی عطا فرمانا کمال مہربانی تھی افسوس یا وہ عنایت یا یہ عتاب ؎ اس قدر تھا
یا کرم یا ظلم رانی اس قدر ٭ مہربانی اس قدر نامہربانی اس قدر ٭ یا وہ عنایات اور دونون ہی کے ساتھ
مخصوص ہی اور عاجز اس سے محروم جناب مولوی صاحب ایسا نہ چاہیے جناب تو مسیح صاحب کے
پیرو ہین جناب کو تو سب کو ایک آنکھ دیکھنا چاہیے نہ یہ کہ کسی سے کچھ برتاؤ اور کسی سے کچھ ؎
غیر نے باتین جو کچھ کہین تو نے وہ سب مانیان ٭ اور ہمسے تیری اے لالہ یہ نافرمانیان ٭۔

قولہ جیسا کہ داب مناظرین دین کا ہے۔

اقول ہان جناب مولوی صاحب دینداری اس کا نام ہی کہ اپنی طرف سے بہتان گھڑ کے
خلق مین اپنے ایک مومن بھائی کو بدنام کرے بلا تحقیق بدظن ہو جائے گھر مین بیٹھا باتین بنائے دل کے
بخار نکالے ہرگز تحقیق نہ کرے سبحان اللہ یہی تو داب مناظرین دین امداسپر عمل کرنا بھی جناب کا حصہ ہی

واقعی بات گھڑنے مین تو مرزا صاحب کا اور آپ کا جوڑ خوب ملا ہے کیا لاجواب جوڑ خدا نے ملائی ہین ؎
جیسی ہے روح ویسے فرشتے بھی ملے ہین ؎

قولہ لہذا اس عاجز نے اپنے دل نیاز منزل کو بہت سا صبر کر کر سنبھالا اور تھانبا۔

اقول مولوی صاحب مین نہین جانتا وہ کون سے جناب کے دشمنون کے بیری تھے جنہون نے محض بے اصل خبرین سنا کر جناب کو اس قدر رنج مین ڈالا کہ حضور کے دماغ مین حواس تحقیق ہی باقی نرہے اے جناب مولوی صاحب مین نے جس وعظ مین ازالہ اوہام اور اعلام الناس کے چند مقام سنائے ہین خوب جتلا جتلا کر اول یہ کہدیا کہ مین اپنی طرف سے ایک لفظ نہ کہونگا اور ایسا ہی کیا اور مین شرعی قسم کھا کر کہہ سکتا ہون کہ مین نے نہ جناب کو نہ جناب کے مسیح حضرت مرزا صاحب کو کسی خلوت و جلوت مین کبھی لفظ کافر یا مشرک یا کوئی لفظ گندہ نہین کہا اور نہ کہتا ہون ہان اگر نقل عبارت بھی گناہ ہی تو اس مین اول مرزا صاحب کا حصہ ہے پھر جناب کا بعد عاجز کا بہرصورت عاجز تو پیچھے پیچھے ہی مولوی صاحب غضب تو یہ ہی کہ نہ مجھے بلاتے ہو نہ آپ تشریف لاتے ہو جس طرح بے دیکھے بے ملے بغیر تحقیق مرزا صاحب کے معتقد ہوگئے اسی طرح عاجز سے ناراض ہوگئے مین اس قدر سفر طے کر کے آیا خدا کے واسطے دو چار قدم کی تکلیف تو آپ بھی گوارا فرمائین اپنی کہین میری سنین ؎ میرے قاصد سے ذرا میری کہانی سنتو لو ؎ طبع کرنا پیچھے خط پہلے زبانی سنتو لو ؎ داد میری جانفشانی کی نہین دیتے نہ دو ؎ پر کرون جو کچھ بیان مین جانفشانی سنتو لو ؎ جانتا ہون مین کہ ہو خبر من کے تم بھی رازدار ؎ پر کہون مین بھی جو کچھ راز نہانی سنتو لو ؎ اور اگر بغیر ملے بے سنے بلا تحقیق خفا ہونا ہے ہو لیجیے ؎ گر تجھے قتل ہے منظور چل آ بسم اللہ ؎ تیغ موجود ہی حاضر ہی گلا بسم اللہ ؎ ہم تو حاضر ہین بکرتے ہین ترا حکم عدول ؎ خون دل تجھ کو پلاتا ہی بلا بسم اللہ ؎ ؎ سر منی تا بم ز شمشیر حبیب ؎ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب ؎۔

قولہ جو دلائل جناب والا نے اس عاجز کے مدعی ہونے کے ایک اور ایک گیارہ تحریر فرمائے ہین انکو دیکھکر معلوم ہوا کہ خدام جناب کو فن مناظرہ مین بڑا دخل ہے۔

اقول جناب مولوی صاحب حضور احسن المناظرین ہین عاجز کی کیا لیاقت کہ جناب کے سامنے مناظرہ کا نام لے مگر افسوس یہ ہی کہ اول تو فرط تعلی اور افراط فخر سے درگاہ والا مین عاجز کے کلام کو وقعت ہی کہان جو توجہ ہو ہان کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم ؎ کے طور پر محض بہ نیت اظہار حق عرض کیئے دیتا ہون

آپ سُنین یا نہ سُنین ؎ بات میری نہین سُنتے جو اکیلے مل کے ٭ ایسے ہی ڈھب کی سُناؤن کہ سنو اور سنو ٭
دوسرے یہ کہ افراطِ محبت اور فرطِ غضب ایسی بلا ہی جس سے آدمی بدحواس نلے بہرہ بلکہ گونگا اور بہرا ہو جاتا ہی حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ اور حضور مین اس وقت یہ دونون صفتین موجود ہین جیسے مرزا صاحب پر افراطِ محبت کی نظر ہے ویسے ہی عاجز پر فرطِ غضب ایسی حالت مین اگر خدام والا میری تحریر کو نہ سمجھے یا اپنے لکھے کو بھول گئے تو نہ مقام شکایت نہ محل استعجاب جناب کا مقام ہی یہ ٹھیرا لہٰذا جناب کی اور اپنی تحریر کو دوبارہ نقل کر کے نہایت ہی عاجزی سے عرض کرتا ہون کہ حواسون کو درست کر کے دوبارہ ملاحظہ فرمائیے اگر طبیعت درست ہوئی تو جناب کو خود ہی ارشاد فرمانا ہو گا کہ مین اپنے جوابون کو واپس لیتا ہون اور ضرور مکرر جواب کی تکلیف کرنی ہوگی مگر معاف فرمائیے کہ اس مکرر تکلیف دہی مین عاجز کی کوئی خطا نہین حضور کے حافظہ کی خطا اور حواس کا قصور ہے ع
یہ سراپا شوخیِ دزدِ حنا تھی مین نہ تھا۔

نمبر ا۔ احسن المناظرین صاحب کے خط کی اول عبارت۔	کیونکہ احقر نے تو کسی تحریر مین آپ کو مخاطب نہین کیا اور نہ احقر کسی امر کا مدعی۔
نمبر ۲۔ عاجز کے دوسرے خط کی وہ سرخی جسکے تحت مین احسن المناظرین صاحب کے گیارہ قول نقل کئے ہین اور جناب صوفی نے خطاب عام کے لفظ کو قصداً یا سہواً نظر انداز کر کے دعوے کا لفظ پکڑ لیا ہے۔	نزیل بھوپال مولوی محمد احسن صاحب احسن المناظرین کے وہ اقوال جنسے اُن کا دعوے اور خطاب عام ثابت ہے۔

جناب مولوی صاحب اب حضور سمجھے اور یاد آیا کہ یہ ایک اور ایک گیارہ دلائل حضور کے مدعی ہونے کے نہ تھے بلکہ انسے جناب کا خطاب عام یاد دلایا تھا اور ثبوت دعوے مین تو لفظ دعوے کا موجود ہے جس کا جناب کو بھی اقرار کرنا پڑا شاید حضور دوبارہ بھی بھول گئے اور ابھی تو اور بھولیے گا اور ضرور بھولیے گا۔ کیونکہ دشمنون کا حافظہ ہی صحیح نہین ہے جناب عالی بادام کا حریرہ پیجیے یا توبہ کیجے اور توبہ کا لفظ عاجز نے بے ادبی کی راہ سے عرض نہین کیا ہی سوءِ حافظہ کا یہ بھی ایک علاج ہے عاجز اپنے حق مین بھی کثرتِ استغفار کو بہتر جانتا ہے ؎ شکوتُ الی وکیعٍ سوءَ حفظی ٭ فاوصانی الی ترکِ المعاصی
لانّ العلم فضلٌ من الٰہٖ ٭ وفضلُ اللہ لا یُعطی لعاصی ٭

قولہ لہذا وہ سب دلائل اس عاجز کے قلب وجگر مین مثل زخم کاری کے اثر کر گئے اب اُن زخمون کو اخفا کرتا رہتا ہون اور کسی پر ظاہر نہین کرتا کیون ظاہر نہین کرتا اسلیے ؎ نظر لگے نہ کہین اُنکے دست و بازو کو ؛ یہ لوگ کیون مرے زخم جگر کو دیکھتے ہین ؛ -

اقول ناظرین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مولوی صاحب کس قدر مطلب سے الگ الگ عبث اور بے سود باتون مین طول دیتے چلے جاتے ہین اور چونکہ خدام والا کی یہ فطرت ہے اسی لیے کچھ سونچ سمجھکر عام جلسہ مین گفتگو سے انکار فرما دیا کہ مواجہ مین یہ بیکار طعن وطنزیہ اشارے یہ ٹھٹول جناب کیونکر کر سکتے تھے ؎ ہر بات اُنکی طعنہ وہر اک سخن ہے رمز ؛ ہر آن ہی کنایہ وہر دم ٹھٹھولیان ؛ اور جناب کے احسن المناظرین ہونے کی حقیقت تو پہلے ہی کھل چکی ہے اب مرد میدان بنا اور مواجہ مین گفتگو کے لیے آنا معلوم کیون اسواسطے ؎ نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار اُنسے ؛ یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہین ؛ -

قولہ سب سے اول کوئی رسالہ صغیر یا کبیر فن مناظرہ کا ہیچمدان کو پڑھا دیا جاوے -

اقول اگرچہ مسافر اور کثیر الاشتغال ہون مگر آپ کی درخواست منظور جناب مولوی صاحب کسی طرح ہو مجھے تو آپ سے ایک مرتبہ ملنا ہی اُستادی سے شاگردی سے دوستی سے مہربانی سے عنایت سے خلاق سے کج اخلاقی سے ایک مرتبہ ملیے اگر جناب کا یہ خیال ہی اسی طرح جب اور جس وقت جی چاہے بلا تامل اور بے تکلف تشریف لائے ؎ اس قدر آہ کیا عشق نے رنجور ہمین ؛ دیکھنا ایک نظر تکو ہی منظور ہمین ؛ یا اسواسطے کہ ؎ خط جادہ ہون یا مین نقش پا ہون ؛ غرض اُفتادگان کا رہنما ہون ؛ مگر مین خوب سمجھے ہوئے ہون یہ سب آپکی باتین ہین آپ کب تشریف لاتے ہین ؎ نہ پہچانو مجھے گر آپ تو کیا ؛ مگر مین آپ کو پہچانتا ہون ؛ -

قولہ مگر شرط یہ ہے کہ شب کو مکان احقر پر آپ تشریف لایا کیجیے اور سب کو نہ لایا کیجیے یعنی آپ تنہا آوین بہ تن ہا نہ آوین -

اقول مجھے ڈر ہے ؎ کہین میری زبان نہ کھل جائے ؛ اب وہ باتین بہت بنانے لگے ؛ حضرت مولوی صاحب ذرا سنبھل. اور سمجھکر فرمائیے اور کوئی اور ہوتا تو یون کہتا ؎ حوصلہ تنگ ہے یہان بیہودہ گوئی تا چند ؛ بس زبان کیجیے کوتاہ مجھے تاب نہین ؛ جناب من اگر یہ درخواست محض بوجہ امتحان علم یا تعلم ہی تو یہ شرط خلاف ہی اور اگر بُلانے مین جناب کو

خلاف اسکے کوئی اور علت ہی جسکے لیے شب اور تنہائی کی شرط ضروری ہی تو اس عاجز کو مستفید فرمایا جاے لاحول ولا قوۃ الا باللہ مولوی صاحب اس بحث مین یہ خباثت سے بے محل اور بے موقع ہی کچہ مناسب نہین ہی کیا کہیے + جی مین جو کچہ کہ اپنے آتی ہے + لیکن یہ عاجز کمال ادب اور نہایت عجز سے عرض کرتا ہی کہ آپ اس سے باز رہین اور اگر جناب نے اب کبہی بے محل اپنی جنبو کہولی تو یاد رہے کہ پاس ولحاظ خردی و بزرگی ایک طرف پہر کمی نہوگی ؎ ہم رونے پہ آجادین تو دریا ہی بہادین + شبنم کی طرح سے ہمین رونا نہین آتا + مگر عرض کرتا ہون کہ آپ کی اس سفید ریش پر یہ خباثت بے زیب ہے ؎ تو پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون آ + رندی و خراباتی در عہد شباب اولی + -

قولہ کیونکہ اگر اس جماعت فوج اور گروہ موج کے ساتہ ورود ہوگا تو اس ناچیز پر اس قدر ہراس غالب ہوجاویگا کہ انکی اوج موج کو دیکہکر مجہسے پڑہا بہی نہ جاویگا -

اقول کیون جناب مولوی صاحب ایک عاجز مسافر پر یہ باتین بناتے ہو اور خدا سے نہین ڈرتے ڈرو اس خدا سے جسکا یہ ارشاد ہے مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ؕ مین نہین سمجہتا کہ اس رفتار سے کیا فائدہ آپ کے سمجہ مین آیا ہی اور آپکے جی مین کیا سمایا ہی ؎ وہ چال چلو جس سے کہ دنیا رہے قائم + کچہ فرض یہی ہے کہ قیامت ہی بپا ہو + اور اگر واقعی جناب پر کوئی خوف غالب ہوگیا ہی تو یہ منجانب اللہ ہے وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ہیبت حق است این صاحب دلق نیست اور اگر کوئی فوج بہی میرے ساتہ آپکو دکہائی دیتی ہی اور آپ اس بیان مین سچے ہین تو وہ ملائکہ منزلین ہونگے جنکا واللہ عاجز کو علم نہین ہی اور یہ عاجز ایک حقیر فقیر مسافر ہے یہ مسکین صاحب اوج نہ اسکے پاس فوج ظفر موج ہان سیف لسانی اور فوج حق بیانی نعمت خداداد ہی وللہ الحمد ؎ دیکہکر سیف زبانی میری + معترض دل نہین کڑا کرتے ہین + -

قولہ تقریری مباحثہ ہیچمدان کو اب کسی سے منظور نہین -

اقول حضور مین کب اور کس دن یہ جرأت ہوئی تہی کہ کسی سے زبانی گفتگو کی ہو جو آپ ارشاد ہوا کہ منظور نہین یہ نامنظوری تو حضور کے حق مین ازلی ابدی اور امر فطری ہے -

قولہ کیونکہ بسبب شیوع تعصبات نفسانیہ کی تہذیب بہی قائم نہین رہ سکتی بلکہ منجر بتباغض و تحاسد ہوجاتا ہی

الی من جرّب المجرّب فقد حلّت بہ الندامۃ

اقول ذرا اس وقت سچ بولیے گا حضور کو کب اور کہان تقریری مباحثہ کا اتفاق ہوا جو تجربہ کار ہوگئے خاص کر اس اشتہار کے بعد جو اعلام الناس کے حصہ ۲- صفحہ ۹۹-۱۰۰ تک مین ہی کبھی کسی مجمع مین گفتگو کا اتفاق ہوا ہو تو اُس، تسے عاجز کو بھی مطلع فرما دیجے کہ کہان ایسا مجمع ہوا اور کس سے جناب کی گفتگو ہوئی اور کیا خرابی اُس مین پیش آئی اور اس عاجز کو تو بارہا یہ موقع پیش آیا ہی اور سال گزشتہ مین بھی چار ماہ تک ہفتہ وار پادری جی آے لفرائی صاحب سے گفتگو ہوتی رہی جو اپنے مذہب کا ایک جلیل القدر فاضل ہی اور ہر جلسہ مین تخمیناً تین چار ہزار آدمی ہوتے تھے اور اگرچہ یورپین افسر بھی دوستانہ طور پر گفتگو سُننے کو کئی ایک آجاتے تھے مگر پولیس وغیرہ کا کوئی انتظام نہ تھا اور کبھی کسی جلسے مین باہم مناظرہ کی بدمزگی تک نہوئی جھگڑا اور فساد تو کیا- اور اسی طرح بمبئی اور مدراس وغیرہ بڑے بڑے شہرون بڑے بڑے مجمعون مین عاجز کو گفتگو کرنیکا اتفاق ہوا ہی کبھی درشتی تک کی نوبت نہین آئی فساد تو کیا- ہان آپ اپنی حالت کے موافق جو کچھ چاہین خیال فرمالین مگر عاجز کا تجربہ تو اسکے خلاف ہی جناب مولوی صاحب یہ تو باتین ہین صاف یہ ہی کہ کبھی جناب کو ایسا اتفاق ہی نہین ہوا ہمیشہ گھر مین بیٹھے باتین بنایا کرتے ہو اس وقت یہ حیلے گھڑنے اور بہانے کرنے لگے ؎ کیسے گلے رقیب کے کیا طعن اقربا + تیرا ہی دل نہ چاہے تو باتین ہزار ہین + ناظرین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ احسن المناظرین صاحب کی تحریر کا بڑا حصہ صرف بیجا اور خلاف واقع اور غلط شکایت یا ظرافت مین اور بہت ہی کم نادرست و مہمل مطلب مین ضائع ہوا ہی اگر مجھکو یہ خیال نہوتا کہ اکثر احباب کو اسکے جواب کا انتظار ہوگا تو ہرگز اپنی اوقات عزیز کو اس بیکار اور لاطائل تقریر کے جواب مین ضائع نکرتا- بات یہ ہی کہ لنبے چوڑے اشتہار دیکر عوام کو دام مین لانے کے لیے مرزا صاحب کی یہ ایک چال ہی اور یہی طریقہ حضرت نے بھی اختیار کیا ہی ورنہ کیسا مباحثہ تقریری اور کیسا تحریری تقریری) کا تو حوصلہ ہی مشکل ہے اور تحریر کا حال بھی ظاہر ہے ؎ اُٹھہ جا کہان تلک کوئی باتین اُٹھائیگا + ناصح تو خود غلط تری گفتار ہے غلط +

قولہ آگے رہا تحریری مباحثہ سو وہ بھی ہیچمدان جناب سے کرنا نہین چاہتا مولوی محمد حسین صاحب لاہوری احقر کے پورے مخاطب ہین اور نیز مولانا محمد بشیر صاحب درخواست مکرر فرما رہے ہین

لیکن یہ ہیچمدان پورے طور پر راضی نہین ہوا کچھ نیم راضی سا ہو گیا ہے۔

اقول مولوی صاحب عاجز تو آپ کے اشتہار کے موافق تقریر مع تحریر کے لیئے حاضر ہوا تھا یہ علم نہوا کہ آپ کے اشتہار بھی مثل اشتہارات مرزا صاحب کے محض کاغذی گھوڑے ہین جو ہوا باندھنے کی غرض سے ہوا پر اُڑا دیے جاتے ہین ورنہ مباحثہ سے آپ صاحبون کو کیا کام مگر یہ یاد رہے کہ آپکا خطاب عام ثابت ہی اور یہ فرمانا آپکا کہ پورے مخاطب اسکے مولوی محمد حسین صاحب ہین کون جان سکتا ہی آپ کی نیت کی کس کو خبر ہے ہان اس قدر عرض خدمت عالی مین ہے اگر قبول ہو جائے کہ مولوی محمد حسین صاحب پر اس وجہ سے کہ وہ یہان نہین ہین اور انکا آنا بھی مشکل ہی پوری عنایت ہے تو عاجز چونکہ حضور کے پاس حاضر و موجود ہی ادھو دی تو اسپر بھی عنایت ہونی چاہیے ؎ گُل پھینکے ہے اورون کے طرف بلکہ ثمر بھی ✣ اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو اِدھر بھی ✣ اور چونکہ مولانا محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالی بھی یہان تشریف رکھتے ہین اسلیے باوجود مکرر درخواست کے وہ بھی ناکام ہی رہتے معلوم ہوتے ہین ؎ نہ پہچانو مجھے گر آپ تو کیا ✣ مگر مین آپ کو پہچانتا ہون ✣ اور مولوی محمد حسین صاحب پر بھی آپ کی عنایت تو نہے مگر ایسی ؎ اب انھین لکھتے ہو تم خط مین سراسر دشمن ✣ جنکو لکھتے تھے سدا یار سراپا اخلاص ✣

قولہ بحکم آنکہ مان نہ مان مین تیرا مہمان آپ اصرار ہی فرماتے ہین۔

اقول مولوی صاحب مہمان بلایا ہوا پیچھے لگا یا ہوا ہی اب آپ انکار کرین یا نہ مانین تو یہ امر دیگر ہی کیا آپ کا اشتہار نسبت علماء امصار و دیار نہین ہی اور کیا آپ کے اعلام مین خطاب عام نہین ہے **مصرع** انصاف کیجے پوچھتے ہین آپ ہی سے ہم ✣ ۔

قولہ کیا جنگ و جدل سب و شتم ہمز و لمز قتل ناحق کا نام مباحثہ ہے۔

اقول ؎ خیر ہے کس نے کہا شور قیامت تمکو ✣ نالہ ہائے سحری دھوم مچاتے کیون ہو ✣ مولوی صاحب آپ کو اللہ تعالی کا خوف نہین ہی آپ میرے طرف ایسے جرم کی نسبت کرتے ہوے خدا سے نہین ڈرتے جسکا واللہ مین مکتسب و مرتکب نہین ہون اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ کی وعید آپ کے دل سے بالکل نکل گئی ہے اگر کسی نے آپ سے کہا ہی وہ آپ کا اور میرا دشمن جھوٹا ہے

آپکو بھی بغیر تحقیق کے اس قدر خلاف واقع بیان کرنا بالکل نازیبا ہی ۵ کہے جو عدو سچ نہ جانا
کرو ✦ عبث اب نہ مجھسے بہانہ کرو ✦

قولہ جس امر سے احقر کو فراغت ہوچکی ہی پھر دوبارہ اُس امر کے واسطے کیون طلب کیا جاتا ہون ۔

اقول فراغت ہوچکی تھی تو آخر مین اشتہار کیون دئے اُس وقت سمجھے نہ تھے یا اس وقت بھول گئے دوسری وجہ آپ کے بلانے کی یہ بھی ہی کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان مولوی صاحب خود کردہ را علاجے نیست اگر جناب کی ایسی ہلکی طبیعت تھی تو ہرگز اشتہار دینا نہ چاہیے تھا ۵ ہم تو کہتے تھے نہ ہمراہ کسی کے لگ چل ✦ اب بہلا ہم ہوئے رسوا سر بازار کہ تو ✦ ۔

قولہ اگر آپ اعلام الناس کا جواب کسی سے تحریر کرائینگے ۔

اقول یہ عادت تو آپ کے جناب مرزا صاحب کی ہی کہ وہ آپ سے اور اپنے مریدون سے بھی تحریر کروایا کرتے ہین اور عاجز کو تو جو کچھ آتا ہی خود ہی تحریر کر دیتا ہے مگر آپ نے ناواقفیت کی وجہ سے ایسا فرما دیا تو کچھ مضائقہ نہین ہے ۵ جب نہووے آشنا کوئی حقیقت آشنا
فی الحقیقت نے حقیقت ہم نہون تو کون ہو ✦ ۔

قولہ جس بحث مین اس ہیچمدان کی خطا ہوگی بعد تصفیہ ایسے ثالثون کے جنکو علوم رسمیہ مین پورا دخل ہو دو اس طرف کے ہون اور دو اُس طرف کے مین ضرور بالضرور اُس خطا سے رجوع کرونگا اللہ تعالی کو اسپر گواہ کرتا ہون کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا

اقول الحمد للہ کہ آپ اس طرف آئے خدا کرے جو زبان سے کہا آپ کے دل مین بھی ہو اور اگر واقعی یہ بات آپ نے سچ کہی ہے اور آپ کے دل مین بھی ہی تو اپنے طرف کے دونون ثالثون کا نام بیان فرمائیے اگر وہ ثالث بالخیر ہونگے تو مین بھی اُنہین پر حصر کردونگا ۵ اس حال کو پہنچے ترے قصہ سے کہ اب ہم ✦ راضی ہین گر اعدا بھی کرین فیصلہ اپنا ✦ لیجیے اب بات بڑھانی کچھ ضرور نہین آپ ثالثون کے نام بتا دیجے مجھے منظور ہے ۵ کیجے اقرار کچھ ایسا کہ پھر انکار نہو ✦
یعنی آپسمین کسی ڈول کی تکرار نہو ✦

قولہ حضرت مولوی صاحب اعلام الناس کا جواب دو اور ضرور جواب دو یہی تو مباحثہ ہو جاویگا اور پھر دوبارہ عرض کرتا ہون کہ یہ ہی تو مباحثہ ہے دگر ہیچ ۔

اقول حضرت احسن المناظرین صاحب آپ تو یہین سے چوکڑی بھولے اعلام الناس کا جواب تو تیار ہے اگر وہ کافی نہوا تو مین بھی حاضر ہون مگر آپ کو تو اب ثالثون ہی پر قائم رہنا چاہیے ثالثون کے نام بتائیے اور ضرور بتائیے تاکہ صورت تصفیہ کی ہو جائے اور تحریرات تو اب جانبین سے تاحیات جاری رہینگے اس سے کیا ہوتا ہے کوئی سوال نے جواب اور کوئی جواب جواب الجواب نہین رہ سکتا تصفیہ کی وہی صورت ہی جو جناب نے اول بیان فرمائی ہے اور یہ صورت عاجز کو بدل منظور ہی ؎

ایک دم عمر طبیعی ہے یہان مثل حباب ✤ رکھ مکدر بس اے یار نہ اتنا ہمکو ✤ ۔

قولہ منبرون پر بیٹھ کر مجالس وعظ مین غیبت سب و شتم آبروریزی مومن مسلمان کی کرنے سے کچھ کامیابی نہو گی ۔

اقول یہ بات تو درحقیقت ٹھیک ہی لیکن اسکی نسبت عاجز کی طرف غلط ہی اگر ذرا بھی غور کیجے گا تو جناب کو معلوم ہو جائیگا کہ اس کا مصداق کون ہی عاجز یا جناب کیونکہ مین بحلف عرض کر چکا ہون مگر آپ بار بار یہ بیجا شکایت جو محض بہتان ہے کیے جاتے ہین اب اسکا فیصلہ ان شاء اللہ تعالیٰ فیصلے کے دن ہو جائیگا ترکت حسابی لیوم الحساب مگر بہتر ہی کہ آپ غصہ سے درگزر کر کے کچھ عاجز کی بھی سنین ؎ پند گو اب تو ہی فرما کس کو سودا ہے یہ کون ✤ اور کی سنتا نہین اپنی ہی کہتا جائے ہے ✤ ۔

قولہ اب چند گزارش در بارہ ادلہ یازدہ گانہ جناب کے مختصر مختصر عرض کرتا ہون ۔

اقول بہتر ہے عاجز بھی اسی کو پسند کرتا ہے ۔

قولہ نمبر ۱-۴- الفاظ اعلام اور دعوے مین منجملہ نسبت اربعہ کے کونسی نسبت ہی الخ

اقول نمبر ۱-۴- برین عقل و دانش بباید گریست - جناب مولوی صاحب اگر حضور گرہ کی نہین رکھتے تو جواب کے وقت تھوڑی دیر کے لیے کسی سے اُدھار ہی لے لیا کیجے کہ دوسرے کی بات تو سمجھ مین آجائے عاجز نے اعلام اور دعوے مین کب نسبت مساوات و لفظ اعلام سے آپ کا دعوی ثابت کیا ہی بلکہ نمبر ۱-۴- تک ثبوت خطاب عام مین نقل ہوئے ہین اور وہ اظہر من الشمس ہے نہ ثبوت دعوے مین لہذا گزارش ہی کہ نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ واپس لیکر اپنے اول اور عاجز کے دوسرے خط کو دوبارہ ملاحظہ فرمائیے - اور اب سوچ سمجھکر جواب عنایت فرمائیے ۔

قولہ نمبر ۵ - یہ خطاب کس سے ہے آپ سے یا مولوی محمد حسین صاحب سے پھر اسمین دعوی کہان ہے ۔

اقول جب خطاب عام کا آپ اقرار کر چکے تو اس باب مین اب زیادہ گفتگو کی ضرورت نہین علاوہ اسکے احسن المناظرین ہونے کا تو آپ کا اقرار ہی ہے پھر مولوی محمد حسین صاحب کی کیا خصوصیت ہی جو جو یائے حق آپ کے پاس آئے آپ کو اسکی طمانیت لازم ہے اور مدعی بنانے مین مجھے اور کسی قاعدے کے بتانے کی ضرورت نہین مرزا صاحب کا الہام آپ کے واسطے کافی ہی دیکھو اشتہار ۱۷ - اکتوبر ۹۱ء کو بس جس قاعدہ سے مرزا صاحب نے جناب شیخ الکل سلمہ اللہ تعالی کو مدعی بیان فرمایا ہی وہ جناب ملاحظہ کر لین یہی جواب کافی ہی -

قولہ نمبر ۶ - ۹ -

اقول اسکو بھی تامل کے ساتھ مکرر ملاحظہ فرمائیے اور عاجز کے خطوط بھی عینک لگا کر دیکھیے خاص کر اس خط کا جواب الجواب نمبر ۵ اچھی طرح ملاحظہ ہو - بعد ملاحظہ کے آپ خود دوبارہ جواب کی تکلیف فرمائینگے اسمین عاجز کو زیادہ گزارش کی ضرورت نہین ہے -

قولہ نمبر ۱۰ - مولوی محمد حسین کے خطاب مین عرض کیا تھا نہ جناب کے -

اقول ناظرین آپ میرے خط نمبر ۲ - مین مولوی صاحب کے فقرہ نمبر ۱۰ - کو اور میری اُس جگہ کی گزارش کو اور مولوی صاحب کے اس جواب کو مکرر ملاحظہ فرما کر ذرا انصاف فرمائیے کہ مولوی صاحب کے جواب کو عاجز کی گذارش سے کچھ بھی تعلق ہی عاجز کیا گذارش کرتا ہے مولوی صاحب کیا ارشاد فرماتے ہین ؎

سمجھے ہو کیا خوب تم نام خدا واہ وا واہ وا
تمکو مبارک ہو یہ ناز و ادا واہ وا واہ وا

قولہ لیکن بسبب اصرار بار بار کے جناب کو بھی پوری آزادی دیجاتی ہی کہ جواب اعلام الناس کا تحریر کرائین اور ضرور تحریر کرائیں

اقول حضرات ناظرین اب مولوی صاحب سے تو انصاف کی امید معلوم آپ ہی انصاف کرین اور عنقریب جواب اعلام الناس بھی شائع ہوا جاتا ہی دیکھین پھر مولوی صاحب کیا فرماتے ہین -

قولہ لیکن جو کوئی صاحب بھوپال مین تشریف لا کر اس فقیر کی آبروریزی کرین الخ -

اقول مولوی صاحب نے پھر ڈیڑھ صفحہ اس شکایت بیجا سے بھر دیا مگر مین اسکے جواب مین سوا اسکے اور کچھ نہین عرض کرتا کہ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ؕ مولوی صاحب جو لوگ آپکی باتون کو بلا تحقیق باور کر لینگے اُنکے سامنے تو آپ نے انکار مناظرہ کی یہ ایک صورت دکھا دی مگر جب یہ معاملہ علیم و خبیر کے سامنے پیش ہوگا وہان کے واسطے بھی کوئی جواب سوچ لیجیے وہان کیا جواب دوگے ؎

برائی مین ہماری وہ اگر اپنا بہلا سمجھے ؛ برا سمجھے برا سمجھے برا سمجھے برا سمجھے ؛

قولہ باوجود ممانعت اپنی سرکار دامت اقبالہا کیونکر قدم رکھ سکتا ہون الخ -

اقول مولوی صاحب جس سرکار عالیہ دامت حشمتہا کا نمک کھاتے ہو اُسپر یہ تعصب کی بیجا تہمت لگاتے ہوئے آپ کو خدا کا خوف نہین آتا اور دروغ گویم بر روئے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ سرکار عالیہ بھوپال دامت اقبالہا نے کب مجکو یا آپ کو ممانعت کی ہی اور کب ایسا ہوسکتا ہی کہ مین اس ریاست مین آزاد ہون اور آپ نہین جس طرح تمام رعایا برٹش گورنمنٹ مذہبی معاملات مین آزاد ہی اسی طرح تمام رعایا گورنمنٹ بھوپال لازال شمس العز والاقبال بھی آزاد ہی درباب آزادی مذہب رعایا ملکۂ انگلستان اور رعایا ملکہ بھوپال مین کوئی فرق نہین ہے یہ آپکا صاف اور صریح بہتان ہی اپنی منعمہ دامت ملکہا پر اگر سچے ہو تو تصدیق کراؤ یہ ایک بیجا اور سراسر غلط الزام ہے اُس رحم دل منصف مزاج گورنمنٹ بھوپال پر جسکا ایک عالم شکر گزار ہی اور یہ فقیر عاجز بھی اُس سرکار سراپا عدل و داد کا ہر دم شکر گزار اور دعا گو ہے ؎ پس از صلوۃ و ظائف بصد خشوع و خضوع ؛ دعا جناب الٰہی مین ہی یہ صبح و مسا ؛ یہ مہر طے کرے جب تک منازل فلکی ؛ یہ ماہ اُس سے کرے جب تلک کہ کسب ضیا ؛ نماز تا کہ جماعت سے ہووے مسجد مین ؛ زبانون پہ ہو رواں جب تلک کہ نام خدا ؛ یہ سایۂ قدِ پاک تو تا قیامت ہو ؛ بفرق جملہ رعایا خصوص بر سر ما ؛ -

قولہ جناب من مین آپ سے ہارا اور پھر ہارا -

اقول اے حضرت مولوی صاحب یہ مذہبی مذاکرہ ہی یا رندون کا پھڑ یا کلب گھر اس گفتگو مین ہار جیت کا کیا کام مگر جناب کی عادت کہان جائے جو بات دل مین بسی ہوئی ہی زبان پر بھی آگئے اور آئے ؎ جو دل قمار خانہ مین بت سے لگا چکے ؛ وہ کعبتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے ؛

قولہ میدان اور اکھاڑون کی یاد و تذکار جناب کے ہی خیال مین بسی ہوئی ہے -

اقول ہاتون منہدی پیرون منہدی اپنے لچھن اورون دینہدی جناب عالی جادو وہ جو سر پہ بولے جسکے خیال مین بسی ہوئی ہی اُسی کی زبان پر بھی آیا -

قولہ دہلی مین ایسے میدان اور اکھاڑے بہت کثرت سے ہو چکے ہین الخ -

اقول حضرت مولوی صاحب دہلی کو امروہے سے کیا نسبت وہان کی بنہادیون کی نقل و جہجر کی تمثیل

مشہورِ عالم ہی آپ کا وہی وطن شریف ہی یا قادیان زیادہ نیک نام ہے دہلی امروہے اور قادیان کے مقابل کیونکر نیک نام ہو کہ آج تک نہ کوئی دہلی کا جاہل نبی بنا نہ کوئی عالم اُسکا فرشتہ بنا (گو فرشتہ سیرت بہت ہوئے) نہ دہلی کے حق مین مثل قادیان کوئی آیت قرآن مجید مین نازل ہوئی (دیکھو ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ ۷۷) واقع مین نیک نام تو اول قادیان ہی اُسکے بعد امروہہ کیونکہ وہان شیخ سدو صاحب کا مقام ہی مگر جناب من سزاوارِ عتاب تو عاجز ہے دہلی نے کیا قصور کیا جو اُسپر یہ عتاب ہوا ہی سے بے وجہ عداوت کا سزاوار تو مین ہون ✣ اوروں پہ ہی کیون ظلم گنہگار تو مین ہون ✣

قولہ (۱۱) اس دعوے کے لیے دو بنیون کا پتہ و نشان دیدیا گیا ہے الخ۔

اقول چونکہ جناب نے آگے تجارت کا ذکر کیا ہے عاجز کو دو بنیون کا شبہہ ہوا خیر ہوئی کہ فوراً خیال مین آگیا بیٹوا ہے حضرت اگر اس بیان مین سچے ہو تو قربان علی صاحب لکھنوی کے ایک ہزار روپے تو مرزا صاحب سے دلوا دیجئے مجھے بھی دس ہزار کی امید ہو اگر پوری نہ دلوا سکو آدھے پونون ہی پر معاملہ کرا دیجیے اُنکا اشتہار مین نے آپ کو بھیجدیا ہی ورنہ اس بیجا تعلی سے کیون خلق کی نظر مین سبک ہوتے ہو غیر قومین تمپر ٹھٹھے مارتی ہین اور تمہین شرم نہین آتی۔

قولہ یہ دس ہزار پانسو روپیہ ہو گیا آپکی تجارت کی بھی بڑی ترقی ہو جاویگی اور اگر اطمینان نہو تو حضرت اقدس مرزا صاحب تمسک لکھنے کو بھی کہتے ہین تمسک لکھوا لیجے وہ ایک رئیس اور تعلقہ دار اور حارث آدمی ہین کسی اپنی جائداد کو مکفول کر دینگے الخ

اقول معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کو ایک رئیس اور مالدار آدمی سمجھکر آپ اُنپر ایمان لائے ہین اور اپنی طبیعت کے موافق عاجز کو بھی یہ لالچ دلاتے ہین اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ وَسْوَسَۃِ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ جناب من مین آپ کو مطلع کرتا ہون کہ یہ سب مرزا صاحب کے ڈھونگ اور ڈھکوسلے ہین اگر آپ سے مرزا صاحب نے کوئی وعدہ کیا ہی تو آپ اپنا اطمینان کر لیجے ورنہ پچتائیگا وہان سوائے چکنی چپڑی باتون کے کچھ نہین اللہ تعالی حکیم نور الدین کی عمر اور روزگار مین برکت دے کہ مبلغ پچاس روپے ماہوار کے علاوہ سیکڑون روپے سے مرزا صاحب کی مدد کرتے ہین کیسا تعلقہ کسکی جاگیر کہان کے رئیس کیسے حارث یہ سب حارث ہی کی سی باتین ہین ذرا ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۷۷ کو ملاحظہ فرمائیے مرزا صاحب کیا لکھتے ہین حبی فی اللہ مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی۔ مولوی صاحب ممدوح کا حال کسی قدر رسالہ فتح الاسلام مین

لکھ آیا ہون لیکن اُنکے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہی مین کوئی ایسی نظیر نہین دیکھتا جو اُسکے مقابل پر بیان کر سکون صفحہ ۷۷۔ لیکن پھر بھی اُنہون نے بارہ سو روپے نقد متفرق حاجتون کے وقت اس سلسلہ کی تائید مین دیا اور اَب بیس روپے ماہواری دینا اپنے اوپر واجب کر لیا اور اسکے سوا اور بھی اُنکی مالی خدمات ہین جو طرح طرح کے رنگون مین اُن کا سلسلہ جاری ہے۔

صفحہ ۷۹۴۔ عالی ہمت دوستون کی خدمت مین گزارش -چونکہ طبع کتاب ازالہ اوہام مین معمول سے زیادہ مصارف ہو گئے ہین اور مالک مطبع اور کاتب کا حساب بیباق کرنے کے لیے روپیہ کی ضرورت ہی لہذا بخدمت جمیع مخلص دوستون کے التماس ہی کہ حتی الوسع اس کتاب کی خریداری سے بہت جلد مدد دین جو صاحب چند نسخے خرید سکتے ہین وہ بجائے ایک کے اس قدر نسخے خرید لین جس قدر اُنکو خریدنے کی خداداد مقدرت حاصل ہی اور اس جگہ اخویم مکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب معالج ریاست جمون کی نئی امداد جو اُنہون نے کئی نوٹ اس وقت بھیجے قابل اظہار ہی خدا تعالیٰ اُنکو جزاء خیر بخشے ایسا ہی اخویم مکرم فضل دین صاحب بھیروی نے علاوہ اُس تین سو روپے کے جو پہلے بھیجا تھا اَب ایک سو روپے اور بھیجدیا۔

مجھے اس امر پر اعتراض نہین ہی کہ یہ لوگ مرزا صاحب کو دیتے ہین یا مرزا صاحب اُنسے کیون لیتے ہین اُسکا دینا اُنکے اعتقاد کے موافق سعادت ہی مگر مولوی صاحب کی تعلّی اور لالچ دہی کا جواب ہی دوسری بات قابلِ غور یہ ہے کہ ازالہ اوہام کی کل لاگت تخمیناً چار سو کی ہی اور چار سو فضل دین سے آچکے اور حکیم نور الدین کے نوٹ علاوہ ہے اور فی جلد تین روپے اسکی قیمت رکھی ہی جسکے حساب سے اکیس سو ہوے۔ اب فرمائیے کہ یہ لالچی کون ہے اور یہ کیسے رئیس اور تعلقہ دار مالدار ہین اگر اس ریاست پر یہ حال ہی تو اور تو مین کچھ نہین کہتا مگر آپ کے حال پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۝ پڑھتا ہون۔

قولہ پھر گزارش یہ ہے کہ احقر نے کونسے الہام کو بلا بینہ تسلیم کر لیا ہے۔

اقول گزارش یہ ہی کہ جناب نے مرزا صاحب کے الہام کو جن بینہ سے تسلیم کیا ہی مہربانی فرماکر اُنکو بیان کر دیجیے اور براہین احمدیہ کے الہامون کا حال اکثر تو ظاہر ہو گیا اور ظاہر ہوتا جاتا ہی اور عنقریب ان شاء اللہ تعالیٰ ظاہر ہو جائیگا۔ اور تاویل بعیدہ تو ہر شخص اپنے کلام کی کر لیتا ہی اس مین مرزا صاحب کی کیا خصوصیت ہے۔

قولہ حسن ظن کی تعریف سے ہیچمدان کو آگاہ کیا جاوے۔

اقول مرزا صاحب کو جو الہام ہو وہ صحیح اگرچہ قرآن و حدیث کے خلاف ہو مرزا صاحب کے مقابل خدا کا کلام ہو یا رسول کا اُسکی تحریف کرنی اُسکا نام تاویل رکھنا تمام مسلمانون کو خلف سے سلف تک غلطی پر بلکہ گمراہ جاننا مرزا صاحب کی حمایت مین مسلمانون کو جھوٹا سمجھنا یہی تعریف حسن ظن کی ہوگی ۔

قولہ چند اقوال مولانا اسمعیل شہید علیہ الرحمۃ والغفران کے تقویۃ الایمان سے نقل کرتا ہون اور دیکھتا ہون کہ جناب ان اقوال کی نسبت کیا فرماتے ہین نمبر ۱-۶- الی قولہ یہ چند اقوال لکھے گئے اور بھی بہت ایسے اقوال تقویۃ الایمان مین ہین ۔

اقول آپکے بہت سے برادر وہ سب اقوال بھی جو آپنے چھوڑ دئے ہین لکھکر طبع کر چکے ہین اور اُسکے جواب بھی چھپ چکے ہین دیکھو اور عاجز کو ان اقوال و دیگر آپکے برادران کے اقوال کے باب مین جو کچھ عرض کرنا تھا وہ رسالہ ہدایت المومنین مین عرض کر چکا ہی آپ اُسکا جواب دیجیے اور ضرور دیجیے عاجز بھی جواب الجواب لکھے گا ان شاء اللہ تعالی ۔
دوسری عرض اس باب مین یہ ہی کہ مولانا اسمعیل شہید علیہ الرحمۃ کو مین کسی درجہ کا بھی نبی نہین جانتا اور نہ اُنکے کلام کو انبیاء کی وحی کی طرح دخل شیطان سے منزہ مانتا ہون اور آپ کا اعتقاد مرزا صاحب کی نسبت یہی ہی کیونکہ مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہین " عاجز اس اُمت پر محدث بامر اللہ ہی اور محدث بھی ایک نبی ہی ہوتا ہی اور اُسکی وحی بھی انبیاء کی وحی کی طرح دخل شیطان سے منزہ ہوتی ہے " انتہی دیکھو توضیح مرام صفحہ ۱۸-۱۹
لہذا اس صورت مین مرزا صاحب کا کلام آپ پر حجت ہی اور مولانا صاحب کا کلام عاجز پر حجت نہین مین اُنکے کلام کو مثل وحی اور وہ بھی مثل وحی انبیاء کے دخل شیطان سے منزہ ہرگز ہرگز نہین مانتا بلکہ میرے اعتقاد مین مولانا غیر معصوم تھے اور اُنکے کلام مین بھی غلطی کا امکان ہے ۔

قولہ اور صراط مستقیم مین لکھا ہے الخ ۔

جواب مر آنفاً اور جو اقوال صوفیہ کے آپ نے نقل فرمائے ہین وہ اور اُنکے علاوہ اور بہت سے اقوال پادری فانڈر صاحب نے مفتاح الاسرار مین نقل کئے ہین آپ جواب مفتاح الاسرار کو ملاحظہ فرمائیے اور اگر حوصلہ ہو تو اُسکا جواب لکھیے عاجز جواب الجواب لکھے گا ان شاء اللہ تعالی ۔

قولہ جو اقوال ثانیہ جناب نے مرزا صاحب کے ازالہ سے نقل فرمائے ہین وہ یا تو جناب کی خوش فہمی ہی یا محض خلاف نفس الامر الخ ۔

اقول ناظرین مولوی صاحب کے اس قول کو ضرور یاد رکھین (یا محض خلاف نفس الامر) اب اگر مولویصاحب قصداً جھوٹ نہین بولے تو ان اقوال ثانیہ مین سے ایک تو خلاف نفس الامر بتلا دینگے اور اگر ان مین سے

ایک کو بھی مولوی صاحب خلاف نفس الامر نہ فرمائینگے تو تمہید مین محض خلاف نفس الامر کہدینے سے مولوی صاحب کو اپنا جھوٹ بولنا خود قبول کرنا پڑیگا۔

قولہ نمبرا۔ یہ خطاب نفسانی مولویون او خشک زاہدون سے ہی جو آسانی دروازون کا بند کرنا چاہتے ہین الخ۔

اقول یہ اول ارشاد ہو کہ یہ عرض میری محض خلاف نفس الامر تو نہین ہی جب واقعی ہی تو مجھے کچھ جواب دینے کی ضرورت نہین ہان آپ جیسے خوش فہم لوگون کے لیے کسی قدر تشریح کی ضرورت ہی کیون جناب مولوی صاحب وہ کونسے مولویصاحبان ہین جنکی نسبت مرزا صاحب ایسا فرماتے ہین وہ ہی جو مرزا صاحب کو کسی درجہ کا نبی نہین جانتے وہ ہی جو مرزا صاحب کی وحی کو انبیا علیہم السلام کی وحی کی طرح دخل شیطان سے منزہ نہین مانتے وہ ہی جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمی معراج کے غلط خیال مین پڑے ہوئے ہین وہ ہی جو حضرت عیسیٰؑ کے معجزون کو شعبدہ نہین کہتے وہ ہی جو حضرت مرزا صاحب کو استعارہ کے طور پر تثلیث مین شریک نہین سمجھتے اور نہ مرزا صاحب کو ابن اللہ کہتے ہین وہ ہی جو حضرت جبریلؑ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا بموجب حدیث متفق علیہ بروایت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مانتے ہین اور ملائکہ کو ارواح کواکب نہین جانتے وہ ہی جو لیلۃ القدر کو درحقیقت ایک رات مانتے ہین اور آیت متضمن ذکر سجدہ آدم کو حضرت آدم ہی کے حق مین جانتے ہین وہ ہی جو قادیان کی عزت مثل مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے قبول نہین کرتے وہ ہی جو مرزا صاحب کو مسیح موعود نہین کہتے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے ابھی تک منتظر ہین وہ ہی جو انگریزون کو دجال نہین کہتے بلکہ دجال کے حال کو بموجب احادیث صحیحہ کے مانتے ہین اور ریل کو بموجب ارشاد مرزا صاحب دجال کا گدھا نہین کہتے جسپر حضرت مرزا صاحب اقدس سفر کیا کرتے ہین شاید انہین عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب ان علمار کے حق مین فرماتے ہین کہ "مین سچ سچ کہتا ہون کہ ایک کافر مومن ہو جانا تمہارے ایمان لانے سے زیادہ تر آسان ہے" دیکھو ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۶۔ اور آیت وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ الآیہ کے ماننے والون کو تھوڑا سا ہیر پھیر کرکے مرزا صاحب نے صاف فرماہی دیا کہ "ایسے خیال رکھنے والے بلاشبہہ دائرۂ اسلام سے خارج ہین" دیکھو ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۹۷ و ۲۹۸ - ہی واسطے تو عاجز نے عرض کیا تھا کہ ہر طبقہ مین دس دس بیس بیس نہین تو دو دو چار چار تو ایسے مسلمان گنوا دیجے جو جناب مرزا صاحب کے ہم اعتقاد اور ہم خیال ہون تو ماسوا کو پھر دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جائے مگر افسوس یہ ہی کہ جناب تو دو چار نام بھی ایسے نہین

بتا سکے اور نہ بتا سکتے ہو کیونکہ ایسے اعتقاد کا ایک مسلمان بھی اس تیرہ سو برس مین نہین گزرا تو اس صورت مین
مرزا صاحب اور اُن کے دو چار مخلصون کے علاوہ سبھی کو کافر سمجھنا پڑیگا نعوذ باللہ منہا اور پھر باوجود
اسکے کیسی سادگی سے مولوی صاحب فرماتے ہین کہ مرزا صاحب نے تو کسی مسلمان کو کافر یا مشرک نہین کہا
اور ایک لفظ بھی دشنام کا استعمال نہین کیا مولوی اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانون کو مشرک لکھا ہے تقویۃ الایمان کو
دیکھو ۵ آفرین باد تری ہمت کو تراب شیداء عشق کافر کا کیا آپ مسلمان رہا۔

قولہ آپ کے وعظ مین تو کہین اس سے زیادہ تر سخت الفاظ ہوتے ہین الخ

اقول اگر سچے ہو تو تحقیق کرا دو ورنہ اس قدر جواب میرے طرف سے کافی ہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ٥

قولہ پھر اسپر طرہ یہ کہ خاص خاص اشخاص کا نام لیکر۔

اقول اگر سچے ہوتے تو خود آکر یا کسی معتبر کو بھیجکر جامع مسجد مین کسی معتبر کی گواہی سے اسکی تصدیق کر واد یتے
اور اب بھی اگر مرزا صاحب کا خاص خاص اشخاص کو نام لیکر برا کہنا تو مین ثابت کیے دیتا ہون اگر ایمان ہے تو
شرماؤ گے کیونکہ حیا شعبۂ ایمان ہے دیکھو اشتہار ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء جسمین حضرت شیخ الکل کی نسبت لاف و گذاف
بکا ہے اور دیکھو تقریر واجب اعلان ۲۳۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء جسمین علاوہ درشتی کوئی دقیقہ کذب بھی اٹھا نہین رکھا
اور کتاب جعلنا من عندنا کو بھی ملاحظہ فرما لیجیے۔ اور مولوی اسمعیل صاحب علیگڈھی کی نسبت رسالہ فتح الاسلام مین
دیکھو کیا کیا لکھا ہے اور مولوی عبد الرحمن لکھو کے والے اور مولوی عبد الحق وغیرہم کی نسبت جو جو کچھ لکھا ہے اس سب
حال سے آپ خبردار رہین کیون جناب مولوی صاحب بھی انصاف ہے یہی حسن ظن ہے بھی داب مناظرین
وین ہے اسی کا نام تقوی ہے كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ٥

قولہ بعض صاحبون نے اُسکے استغاثہ کا مجکو مشورہ دیا الخ۔

اقول اگر اللہ تعالی کے مواخذہ پر چھوڑتے تو اس قدر اس بیجا اور غلط شکایت مین اوراق سیاہ
نکرتے کیونکہ عند اللہ اگر وہ اقوال قابل مواخذہ ہین تو بغیر آپ کی طول بیانی کی بھی اللہ تعالی مواخذہ کریگا
اللہ تعالی ہر شخص کے بیان اور نیت سے واقف ہے ہماری شکایت سے کچھ نہین ہوتا وہ ارحم الراحمین
مجھپر اور آپ پر رحم فرمائے ورنہ ہر بات ہماری قابل مواخذہ ہے وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ
بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ مولوی صاحب اگر یہ ارشاد آپ کا
سچ ہے تو بیشک مواخذہ کے قابل ہے اور اگر آپ نے گریز مناظرہ کے حیلہ کے لیے عاجز پر تہمت لگائی ہے تو

میری حمایت کو اللہ تعالی کافی ہی آپ ضرور استغاثہ کرین خرچ مجھسے منگالین ان شاء اللہ تعالے حجت و تکرار پیش کرونگا اور عاجز تو کچھ عرض نہین کرسکتا جو کچھ آپ فرماتے ہین اگرچہ یہ بالکل غلط ہے مگر نہ اسکا استغاثہ کرنے کو دل چاہتا ہی نہ یہ منظور ہی کہ میری وجہ سے آپ اللہ تعالی کے مواخذہ مین گنہگار ہون یا کوئی کلمہ گو جو مجھکو کچھ کہتا ہی یا کوئی بدسلوکی کرتا ہی میری یہ خواہش نہین کہ یوم حساب مین اُس سے مواخذہ ہو اللہ تعالی سب پر رحم فرمائے اور مجھپر بھی اور اللہ کی حکمت لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ پر میرا ایمان ضرور ہے مگر دل نہین چاہتا کہ ایک شخص بھی اللہ تعالی کے عذاب مین گرفتار ہو اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور کسی کے بُرا کہنے کا بُرا ماننا واقعی لونڈاپن ہی ۔

گر از دشنام رنجی وشوی از مدح خوش طفلے ٭ ولے مرد آنزمان گردی کہ ہر دو گردت یکسان ٭ ۔

قولہ نمبر ۲ مولوی صاحب ذرا اللہ تعالی سے بھی خوف کرنا چاہیے یہ تقریر تو کسی معترض کے اعتراض کی ہی جو مرزا صاحب لنے واسطے جواب دینے کے ازالہ مین نقل کی ہی نہ اس واسطے کہ مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسی بن مریم فی الحقیقت اس اعتراض کے مورد ہین ۔

اقول مولوی صاحب یہ نصیحت تو آپکی بہت ہی پسندیدہ ہی اللہ تعالی مجکو توفیق عنایت کرے مگر یہ ارشاد آپکا بالکل غلط ہی یہ تقریر کسی معترض کے اعتراض کی نہین ہی اگر آپکو کچھ بھی حمیت اسلام باقی ہی تو مرزا صاحب سے دریافت کرکے اُس کتاب اور معترض کا نام تحریر فرمائیے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوْا

قولہ اے مولوی صاحب اتق اللہ الخ

اقول اے جناب احسن المناظرین صاحب اگر واقعی آپ کو قیامت پر ایمان ہی اور اللہ اور رسول سے شرم تو اول اُس معترض اور کتاب کا نام بحوالہ سنہ طبع وصفحہ بتا دیجیے جسمین بقول جناب کے کسی معترض نے حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام پر یہ اعتراض کیا ہی بعد تصحیح نقل کے جو کچھ لام کاف جناب نے عاجز کے حق مین تحریر فرمایا ہے اور دل کے پھپولے پھوڑے ہین اور بخار نکالا ہی سب بجا اور درست ہے ورنہ میرے طرف سے بھی یہی جواب ہے کہ اتق اللہ

قولہ حضرت مین آپ سے ہارا اور پھر ہارا ۔

اقول واہ جناب صدقے جائیے آپ کے معلم کے کہ اس سفید ریش پر کیا مناسب الفاظ مُنہ سے نکلتے ہین گویا پھول جھڑتے ہین مین صحیح عرض کرتا ہون جناب کے یہ جاؤنے جا طعن طنز

یہ ٹھٹھول وظرافت عاجز کو کچھ نہ اُبھارتی ہے نہ اشتعال کا سبب ہوتی ہی پھر اس سے کیا فائدہ اور یہ جو کہین کہین عاجز کے قلم سے کوئی بات نکل گئی ہی یہ جناب ہی کی تقریر کا اعجاز ہی ورنہ عاجز کو اس سے پہلے کبھی اس شکایت وظرافت لکھنے کا اتفاق نہین ہوا ؎ مردی کو جلاتی ہی تری تازگی تقریر٭ اعجاز کا اعجاز ہے تقریر کی تقریر٭

قولہ نمبر ۳- یہ اعتراض بھی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ سے آگے بڑھا ہوا ہے الخ-

اقول اے حضرات ناظرین بالتمکین اللہ تعالی مجکو اور آپ کو اپنی رحمتِ عام سے اپنی رضا جوئی کی توفیق دے اور میرے بھائی فرضی مسیحیون کو بھی قلب سلیم اور دماغ روشن عنایت فرمائے کہ وہ حق و باطل مین تمیز کرین- بات یہ ہی کہ میرے مخاطب چونکہ ایک مولوی صاحب ہین اور وہ بھی فرضی مسیحیون مین احسن المناظرین اور اپنے مسیح کی تمام تصنیف دیکھے بھالے اس وجہ سے میرے فہم نے قصور کیا کہ تفصیل کی ضرورت نہ سمجھا مولوی صاحب اب مین حضور کے ذہن کے موافق تفصیل کئے دیتا ہون اچھی طرح سن لین اے ناظرین اس گروہ کا یہ قاعدہ ہی کہ جب کسی پر اعتراض کرنا یا کسی کو برا کہنا یا اُسپر سب وشتم کرنا چاہتے ہین تو اپنے دل کے بخار نکالنے کے لیے یہ ذریعہ گھڑ لیتے ہین کہ اول کوئی اعتراض اُسکی طرف سے اپنے اوپر گھڑتے ہین پھر دل کھول کر اُسپر سب وشتم کرتے ہین اور غرض اس سے یہ ہوتی ہی کہ سامعین کے دل مین اُس شخص یا اُسکے کلام کی وقعت مرزا صاحب سے یا مرزا صاحب کے کلام سے زیادہ نہ دکھائی دے یا بالکل جاتی رہے چنانچہ مرزا صاحب نے ۱۷- اکتوبر ۱۸۹۱ء کو ایک اشتہار حضرت شیخ الکل جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی کی نسبت لکھا مولانا صاحب نے ایک لفظ بھی سخت مرزا صاحب کو اپنے کسی خط مین نہین لکھا تھا جنکی نقل آپ نے ملاحظہ کی ہوگی خواہ مخواہ مولانا صاحب کیطرف سے اپنی نسبت چند بیجا باتین تراش کر جناب موصوف پر سب وشتم سے اپنا اشتہار بھر دیا پھر اسپر بھی صبر نہ کیا ۲۳- اکتوبر ۱۸۹۱ء کو ایک اور تقریر اُنکی نسبت چھاپ دی جس سے مرزا صاحب نے اُنکی وقعت کو اپنے زعم باطل اور خیال فاسد مین خلق کے دل سے بالکل اُٹھا دینا چاہا تاکہ مرزا صاحب کے مقابل مین مولانا صاحب کی کسی تقریر یا تحریر یا کسی فتوے کا اثر نہ ہے ایسا ہی جناب احسن المناظرین صاحب نے عاجز کے مقابل اس بہتان بندی اور افترا پردازی سے خیال کر لیا ہی کہ نصف سے زائد مضمون حضرت کا رنگ برنگ سے اسی مین لگا ہوا ہے

افسوس یہ بھول گئے فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا اور وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ اور فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ چونکہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا ہے اور اپنے کلام و الہام کو مثل وحی انبیاء کے دخل شیطان سے منزہ ہونیکا دعوی کرتے ہین اس وجہ سے مرزا صاحب نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ آپ مسیح موعود ہین تو مثل مسیح کوئی معجزہ دکھلائیے اس بناء پر چند اعتراض اپنے طرف سے تراش کر اپنے بیان مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی ایسی صورت دکھائی ہی کہ وہ بالکل بے کار و بے وقعت معلوم ہون چنانچہ نتیجہ اپنی لنبی چوڑی تقریر کا یہی نکالا ہے کہ یہ عاجز اگر مسیح کے اس فعل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمائیون مین ابن مریم سے کم نرہتا اور یہ کام مسیح کے ایسے قدر کے لائق نہین جیسا کہ عوام خیال کرتے ہین اسکی تفصیل عاجز آگے بیان کرتا ہی ان شاء اللہ تعالی اسی طرح جب مرزا صاحب نے اپنی اخلاقی حالت کو اچھا نہ پایا تو اپنے اوپر چند اعتراض فرضی گھڑ کے حضرت عیسی علیہ السلام پر ایسے اعتراض کئے جنسے عیسی علیہ السلام کی اُس اخلاقی حالت پر جو قرآن مجید اُنکی بیان فرماتا ہی دھبہ لگ جائے اور بے وقعت معلوم ہو اسی طرح جب اپنی وحی پر غور کی اور اچھا نہ دیکھا تو چند اعتراض فرضی اپنے اوپر کرکے قرآن مجید کے طرز بیان کی اپنے بیان مین ایسی صورت دکھائی کہ مرزا صاحب کی وحی سے اُسمین کوئی بہت زیادہ خوبصورتی اور عظمت نہ معلوم ہو گویا یہ دکھایا ہی کہ جو اعتراض مرزا صاحب کے الہام پر ہوتے ہین وہی قرآن مجید پر بھی ہوتے ہین نعوذ باللہ اور حضرت عیسی علیہ السلام کے کلام پر بھی اور جو اعتراض مرزا صاحب پر ہوتے ہین وہی حضرت عیسی علیہ السلام پر بھی اور معجزات تو حضرت عیسی علیہ السلام کے مکروہ اور قابل نفرت مرزا صاحب کی شان اس سے بالا وہ کیون ایسے مکروہ کام کے طرف توجہ فرمائین اب بعد اس تمہید کے عاجز مرزا صاحب کے کلام کی تفصیل اور اپنے اعتراض اور مولوی صاحب کا جواب اور اپنا جواب الجواب پیش کرکے ناظرین سے انصاف چاہتا ہی کہ یہ خوش فہمی یا نادانی عاجز کی ہی یا جناب احسن المناظرین صاحب کی حسن لیاقت ہے۔

مرزا صاحب فرماتے ہین کہ پہلی نکتہ چینی اس عاجز کی نسبت یہ کی گئی ہے کہ اپنے مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کیے دیکھو ازالہ حصہ اول صفحہ ۱۲ و ۱۳۔ حقیقت مین یہ نکتہ چینی جناب مرزا صاحب کی نسبت کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو مگر مرزا صاحب نے اس بناء پر قرآن مجید اور حضرت عیسی علیہ السلام اور اُنکے کلام پر اعتراضون کی بوچھاڑ کردی اور جھاڑ باندھ دیا چنانچہ ارشاد فرماتے ہین۔

کہ اگر ہر ایک سخت اور آزاردہ تقریر کو محض بوجہ اُسکی مرارت اور تلخی اور ایذا رسانی کے دشنام کے مفہوم مین داخل کرسکتے ہین تو پھر اقرار کرنا پڑیگا کہ سارا قرآن شریف گالیون سے پُر ہے دیکھو حصہ اول ازالہ صفحہ ۹ و ۱۰۔

پھر انجیل شریف کی نسبت مرزا صاحب فرماتے ہین کہ کسی نبی کے کلام مین ایسے سخت اور آزاردہ الفاظ نہین ہین جیسے انجیل مین ہین دیکھو صفحہ ۱۲۔ حصہ اول ازالہ۔

حاصل یہ کہ ازالہ حصہ اول کے صفحہ ۲۔ ۳۶ تک برابر یہی مذکور ہے جسمین سے کل تو مین نہین بیان کرسکتا مگر نمونے کے طور پر کچھ تھوڑا سا عرض کرنا بھی ضروری جانتا ہون ۔

مرزا صاحب کے بعض اقوال بطور نمونہ

نمبر ۱۔ قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہی ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اُس سے بیخبر نہین رہ سکتا مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہی لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر اُنپر لعنت بھیجتا ہی ایسا ہی کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہی لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہی ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لیکر یا اشارہ کے طور پر اُسکو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے خلاف ہی لیکن قرآن شریف مین بعض کا نام ابولہب اور بعض کا کلب اور خنزیر رکھنا اور ابوجہل تو خود مشہور ہی ایسا ہی ولید مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیان معلوم ہوتی ہین استعمال کئے ہین دیکھو حاشیہ صفحہ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - حصہ اول ازالہ۔

پھر ارشاد فرماتے ہین " اور اس جگہ ایک نہایت عمدہ لطیفہ یہ ہے کہ ولید مغیرہ نے نرمی اختیار کر کے چاہا کہ ہمسے نرمی کا برتاؤ کیا جائے اُسکے جواب مین اُسکے تمام پردے کھولے گئے " دیکھو حصہ اول حاشیہ ازالہ صفحہ ۲۹

ناظرین آپ کو یاد ہوگا کہ احسن المناظرین صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ تو کسی معترض کی تقریر مرزا صاحب نے جواب دینے کے لئے نقل کی ہی اب مین عرض کرتا ہون کہ مولوی صاحب اُس کا نام بتلائین کہ کس کافر نے کونسی کتاب مین یہ تقریر کی ہی ہرگز مولوی صاحب بتا سکین گے تو اب ای ناظرین آپ غور کرین کہ جناب احسن المناظرین نے یہ کیسا دھوکا دینا چاہا اور کتنا قبیح مغالطہ دیا ہی کہ جسکی ایک ذرہ اصل نہین ہے حضرات مرزا صاحب نے اس لنبی چوڑی تقریر کا یہ نتیجہ نکالا ہی کہ " یہ اس بات کی طرف اشارہ ہی کہ مومنین سے مداہنت کی امید مت رکھو " دیکھو حصہ اول حاشیہ ازالہ صفحہ ۲۳

اس نتیجہ سے بھی صاف یہ بات نکلتی ہے کہ یہ کسی معترض کی تقریر مرزا صاحب نے نقل نہین کی اصل بات
وہی ہے جو عاجز نے عرض کی ہے چونکہ مرزا صاحب کا بھی یہ دعویٰ ہے کہ میرا کلام بھی مثل قرآن مجید بے
مثل و بے مانند ہے اسلیے مرزا صاحب پر نکتہ چینی کی گئی اُنہون نے بتلا دیا کہ یہ اعتراض نعوذ باللہ
قرآن شریف پر بھی ہو سکتا ہے چنانچہ مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہین "وہ حکمت جو میرے منہ سے
نکلتی ہے اگر کوئی بھی اُسکی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ مین خدا کی طرف سے نہین آیا" دیکھو ازالہ حصہ اول صفحہ ۲-۳-
یہ ارشاد مرزا صاحب کا مقابل اس آیہ کریمہ کے ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى
عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ یہ دعویٰ مرزا صاحب کا بالکل اس مصرع کے مطابق ہے ع مینڈکی کو بھی زکام ہوا
اب چونکہ جناب مرزا صاحب مسیح موعود یا انکا مثیل بنا چاہتے ہین تو اسی طرح اپنی طرف سے اپنے اوپر ایک اعتراض
گھڑ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اخلاق اور کلام اور معجزات پر ایسے اعتراض کیے ہین کہ جس سے یہ نتیجہ پیدا ہو کہ حضرت
عیسیٰ مین کوئی ایسی اعجوبہ بات نہ تھی جو مرزا صاحب مین نہین ہے - چنانچہ مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہین -
"مشابہت کے لیے مسیح کی پہلی زندگی کے معجزات جو طلب کیے جاتے ہین اس بارہ مین مین ابھی بیان
کر چکا ہون کہ احیاء جسمانی کچھ چیز نہین - احیاء روحانی کے لیے یہ عاجز آیا ہے اور اُسکا ظہور ہوگا
ماسوا اسکے اگر مسیح کے اصلی کامون کو اُن حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افترا کے
طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہین تو کوئی اعجوبہ نظر نہین آتا" دیکھو ازالہ حصہ اول صفحہ ۶-
پھر فرماتے ہین "کہ مین سچ سچ کہتا ہون کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص
میرے ہاتھ سے جام پیے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہین مریگا" - دیکھو ازالہ حصہ اول صفحہ ۲
اب ہی اول نکتہ چینی کی بنا پر جو باتین مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بنائی ہین وہ ملاحظہ ہون -

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اخلاق کی نسبت مرزا صاحب کا بیان

"اُس جگہ حضرت مسیح کی تہذیب اور اخلاقی حالت پر ایک سخت اعتراض وارد ہوتا ہے کیونکہ متی ۲۳-باب
مین وہ فرماتے ہین کہ فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہوئے ہین یعنی بڑے بزرگ ہین اور نہین
یہ بھی معلوم تھا کہ وہ لوگ یہودیون کے مقتدا کہلاتے تھے اور قیصر کے دربار مین بڑی عزت کے
ساتھ خاص کرسیون مین بٹھائے جاتے تھے پھر باوجود ان سب باتون کے انھین فقیہون اور فریسیون کو
مخاطب کر کے حضرت مسیح نے نہایت غیر مہذب الفاظ استعمال کیے بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ ان یہودیون کے معزز

بزرگون نے نہایت نرم اور مؤدبانہ الفاظ سے سراسر انکساری کے طور پر حضرت مسیح کی خدمت مین یون عرض کی الی قولہ اور پھر اسی پر بس نہین کی بلکہ وہ اُن معزز لوگون کو ہمیشہ دشنام دہی کے طور پر یاد کرتے رہے - پھر لکھتے ہین - کہ مسیح کا یہ کہنا سچ ہی کہ مین نیک نہین ہون - پھر لکھتے ہین کہ حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیون سے بڑھی ہوئی ہی اور انجیل سے ثابت ہے کہ اُس سخت کلامی کی وجہ سے کئی مرتبہ یہودیون نے حضرت مسیح کے مارنے کے لیے پتھر اُٹھائے اور سردار کاہن کی نے ادبی سے حضرت مسیح نے اپنے مُنہ پر طمانچے بھی کھائے دیکھو ازالہ حصہ اول حاشیہ صفحہ ۹-۱۶-
عاجز نے مرزا صاحب کے ان تمام بیانات کی نسبت اپنے خط نمبر ۲ مین صرف یہ لکھا ہی کہ افسوس اب غیر قومین کیا کہینگی میری غرض ان الفاظ سے صرف اسی قدر ہی کہ جس رنگ سے مرزا صاحب نے بیان فرمایا ہی اُس سے غیر قومین فائدہ اُٹھا سکتی ہین مثلاً ایک منکرِ قرآن کہہ سکتا ہی کہ قرآن مجید کی سخت بیانی کی نسبت مرزا صاحب کا جو مسلمان ہین یہ بیان ہی - یہودی کہہ سکتا ہی کہ ایک مسلمان کا مسیح کے معجزات اور اُنکی اخلاقی حالت کی نسبت یہ بیان ہی - آب ناظرین غور فرما سکتے ہین کہ اس قدر اس محل پر عاجز کا عرض کرنا بیجا ہی یا بجا - اور مولوی صاحب کا اس موقع پر عاجز کی نسبت یہ غصہ اور طول کلامی درست ہے یا سراسر تحکم -

قولہ ایہا الناظرین ذرا ازالہ کو دیکھنا چاہیے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کیا لکھتے ہین - واضح ہو کہ کوئی معترض حضرت اقدس مرزا صاحب پر یہ اعتراض کرتا ہی کہ تمہارے کلام مین سب و شتم ہے حضرت اقدس مرزا صاحب اُسکا جواب یہ دیتے ہین الخ -

اقول اے جناب احسن المناظرین ذرا ہوش مین آکر بات کرو دوبارہ میرے خط نمبر ۲ - کو ملاحظہ فرماؤ عاجز نے یہ کب لکھا ہی کہ مرزا صاحب کسی کے جواب مین نہین لکھتے میرا اعتراض تو مرزا صاحب کی طرز ادا پر ہے کیا عجب کوئی ہمکو کہے کہ تم گالیان بہت بکتے ہو تو معاذ اللہ ہمکو یہ جواب دینا زیبا ہی کہ سارا قرآن شریف گالیون سے بھرا ہوا ہی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ مجھے یاد آیا کہ دہلی مین ایک صاحب مطبع پر جو ابھی تک زندہ ہی جسکا نام ظاہر کرنا مین نہین چاہتا لذت النسا کے چھاپنے پر مقدمہ فوجداری قائم ہوا فرد جرم قرار داد لگائی گئی بحث کے وقت اُس بیحیا ملزم نے مجسٹریٹ کے روبرو آیۂ حرث بیان کرکے کہا کہ قرآن مین بھی فحش اور آسنونکا ذکر ہے

مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ مین لکھا کہ سو روپے جرمانہ اصل جرم کی سزا مین اور بیس روپے جرمانہ بابت اس جرم کے کہ ملزم نے ہمارے مواجہ مین قرآن شریف کی نسبت گستاخی کی۔ ناظرین اس نصرانی مجسٹریٹ کے انصاف کو ملاحظہ فرمائیے اور مولوی صاحب کی دلیری کو کہ کس جوش کے ساتھ آپ تحریر فرماتے ہین کہ حضرت اقدس مرزا صاحب پر کوئی کوئی معترض اعتراض کرتا ہے کہ تمہارے کلام مین سب وشتم ہے حضرت اقدس مرزا صاحب یہ جواب دیتے ہین کہ سارا قرآن شریف گالیون سے پر ہے استغفر اللہ خوش اعتقادی اور خوش فہمی احسن المناظرین کی کس حد تک پہنچی ہے اے مولوی صاحب آپکو کیا ہو گیا آپ تو محی السنہ مشہور تھے

یہ کمین ہین ہی مومن وہ کافر صنم ٭ بس اب پاسبانی دین ہو چکی ٭۔

قولہ نمبر ۴۔ یہ بھی بجواب معترض کہا گیا ہے۔

اقول جوابہ مر آنفا۔

قولہ نمبر ۵۔ مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ جو شخص بحوالہ آیت اِنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کے یہ اعتقاد رکھے الخ۔

اقول مولوی صاحب بحوالہ آیت کسی مسلمان خاص کر کسی موحد نے کسی کتاب مین یہ اعتقاد اپنا یا کسی کا بیان کیا ہو تو اسکا حوالہ صحیح دیجیے یہ تو آپ کی اور آپ کے مرزا صاحب کی گھڑی ہوئی باتین ہین کسی تاریخ ہی سے یہ ثابت کردو کہ کبھی کسی زمانہ مین موحدین کا بحوالہ اس آیت کے یہ اعتقاد تھا ورنہ ان گپون کے لگانے سے کیا حاصل اصل مقصود آپ کے مرزا صاحب کا حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزات پر حملہ کرنا ہے اب کوئی بہانہ تو ضرور چاہیے لہذا خوئے بد را بہانہ بسیار۔ یہ بات گھڑلی جسکی کوئی اصل دنیا کے تمام اہل اسلام مین خاص کر موحدین کی ذات مین تو ان شاء اللہ تعالی آپ قیامت تک ثابت کر سکین گے جب یہ بات غلط ہے تو آپ کا اس آیت کریمہ پر اور معجزات حضرت عیسیٰ پر اعتراض غلط بر غلط اور اس بنا پر مسلمانون کو بحوالہ آیت مشرک اور خارج از دائرۂ اسلام کہنا بھی غلط اور مولوی محمد اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جنکو مشرک فرمایا ہے ایسے تو لاکھون ہندوستان مین تھے اور اب بھی ہین شیخ سدو کے ماننے والے تو آپ ہی کے وطن شریف مین ہزارون موجود ہین اور اسپر بھی مین عرض کر چکا کہ مولوی اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ کو مین کسی درجہ کا بھی نبی نہین جانتا انکے کلام کو وحی بھی نہین سمجھتا چہ جائیکہ اس وحی کو دخل شیطان سے منزہ سمجھون پھر ان کا قول مجھپر کیونکر حجت ہو سکتا ہے آپ ناحق بار بار انکے حوالہ کی تکلیف فرماتے ہین ناظرین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا صاحب نے خود ہی اعتراض گھڑ کے اہل اسلام پر اور آیت قرآن پر اور حضرت عیسی علیہ السلام کے

معجزات پر حملہ کردیا تاکہ یہ آیت اور اسکے ماننے والے اور یہ معجزات جنکا اس آیت مین ذکر ہے سب بے وقعت
معلوم ہونے لگین اور مرزا صاحب کے مقابل کوئی شخص یہ آیت پیش نکر سکے چنانچہ اسکا جواب
کسی قدر تفصیل سے عاجز مولوی صاحب کے جواب الجواب نمبر ۶ مین بیان کرتا ہی یہان اس قدر
کافی ہے کہ مرزا صاحب کا مطلب دیگر ہے "اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ" الخ۔

قولہ (۶) کیا مجازی طور پر اور عرفاً کسی مربی کو باپ نہین کہدیا کرتے یہ کیا ضرور ہے کہ باپ کے
لفظ سے حقیقی باپ مراد ہوالی قولہ مرزا صاحب نے مجازاً یوسف نجار کو عیسیٰ علیہ السلام کا باپ لکھدیا ہی۔

اقول آپ اس قدر تکلیف کیون فرماتے ہین۔ میرے نمبر ۶ کو ملاحظہ فرمالیجے جسمین آپ کے مسیح کا
اظہار مین نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہین کہ دس بارہ برس پہلے میرا بھی یہی اعتقاد اور خیال تھا جو سب
مسلمانون کا ہی بس اب جناب مولوی صاحب آپ کو مرزا صاحب کے دوسرے اقوال نقل کرنے
اور زیادہ کوشش کرنیکی ضرورت نہین یہ جواب کافی ہے جو مرزا صاحب نے اپنے اظہار مین اپنے
قلم سے لکھا ہی کہ دس بارہ برس پہلے یہی اعتقاد تھا اب بدل گیا اسمین کسی کا کیا زور کیونکہ ازالہ مرزا
صاحب کا اب تیار ہوا ہے اور ایک یہ بھی جواب ہی کہ نیچریون آریون یہودیون وغیرہ کے سمجھانے کو یہ
بات لکھدی ہی کہ مسیح یوسف نجار کا بیٹا ہی اور کوئی مسلمان دریافت کرے تو کہدیا کہ مجازی طور پر لکھا ہی
دوسرے مقامون مین دیکھ لو۔ چنانچہ خواجہ یوسف صاحب وکیل علیگڈھ سے ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کی شب کو
جو زبانی گفتگو مرزا صاحب کی ہوئی اُسکے سننے والے ابھی زندہ ہین لیجے حضرت مولوی صاحب وہ جواب تو
مین نے بتادیے اب حضور کو عاجز کے مقابل تو جواب لکھنے کی تکلیف اُٹھانی عبث ہی ہان بہت سے بھولے
ناواقف ہیے کے اندھے ایسے بھی ہونگے جو آپ کے ان ابلہ فریب باتون پر فریفتہ ہوجائینگے اللہ تعالیٰ
اپنے فضل و توفیق سے بچائے ؎ بُرا ہی عشق کا انجام یارب ؛ بچانا فتنۂ آخر زمان سے ✦

قولہ آگے رہی بحث معجزات کی کہ فن نجاری مین بھی کوئی معجزہ واقع ہوسکتا ہی یا نہین سو گزارش
یہ ہے کہ فن نجاری کوئی معیوب فن نہین ہے ۔

اقول عاجز نے تو معیوب نہین لکھا بلکہ معناً یہ لکھا ہی کہ جو اسے معیوب سمجھے اور کسی کی عزت بر یہ لفظ لکھکر داغ لگانا چاہے
کہ فلان بڑھئی کا لڑکا ہی اُسکی کیا عزت تو یہ کہنے والا خارج از عقل و دین ہی خاص کر اس صورت مین کہ وہ بڑھئی کا لڑکا ہو بھی نہین تو
اس شخص نے جھوٹ بھی بولا یہ تو جناب کی عبارت کے رد مین اور وہ بھی ایسی موٹی بات مین خوش فہمی ہی آپ فرماتے ہین کہ فن نجاری معیوب نہین

ناظرین اب مین آپکو مرزا صاحب کی عبارت سُناتا ہون اور مولوی حسن صاحب کو اُس اللہ تعالی بزرگ و برتر کی قسم دیکر جسکے قبضۂ قدرت
مین ہدایت وضلالت عزت و ذلت ہے یہ کہتا ہون کہ میرے وہ الفاظ نقل کرکے بتائین جن سے مین نے
فن نجاری کے معیوب ہونے کے طرف اشارہ کیا ہو یا اُنسے ضمناً یہ اشارہ پیدا ہوتا ہو اگر مولوی صاحب
نقل نہ کرسکے اور ضرور نقل نہین کرسکین گے تو آپ کو میری تمہید بالا کے یقین کرنے مین کوئی شبہہ کا موقع
نرہیگا اور اِس گروہ کی عادت سے واقف ہوجاؤ گے اور میرے خط نمبر ۲ مین مرزا صاحب کے
فقرہ نمبر ۶ کو اور وہان جو کچھ مَین نے اپنی راے لکھی ہو آپ خود ملاحظہ کرلو پھر مولوی صاحب کے
جواب اور عاجز کے جواب الجواب کو دیکھو اور انصاف کرو ع مسلمانون ذرا کہنا خدا لگتی ؛
ہان اب مین چند اعتراض کرتا ہون مولوی صاحب ان اعتراضون کو اُٹھائین قرآن مجید مین اللہ تعالی نے
حضرت عیسی علیہ السلام کا قول یہ نقل فرمایا ہی اِنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَةِ الطَّیْرِ
فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط ترجمہ کہ مین بنا دیتا ہون تمکو مٹی سے صورت
جانور کی پھر اُسمین پھونک مارتا ہون تو وہ ہوجاے اُڑتا جانور اللہ کے حکم سے :آل عمران ۲ پ ۳ ع ۱۲۔
حضرت عیسی ع کے اس قول کی نسبت مرزا صاحب کا عرفان یہ ہے ۔
قولہ ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید نہین کیونکہ حال کے زمانہ مین بھی دیکھا جاتا ہی کہ اکثر صناع
ایسی ایسی چڑیان بنالیتے ہین کہ وہ بولتی بھی ہین اور ہلتی بھی ہین اور دُم بھی ہلاتی ہین اور مین نے سُنا ہی کہ
بعض چڑیان کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہین بمبی اور کلکتہ مین ایسے کھلونے بہت بنتے ہین
اور یورپ اور امریکہ کے ملکون مین کثرت سے ہین اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہین الی قولہ ماسوا اسکے
یہ بھی قرین قیاس ہی کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور
حقیقت ظہور مین آسکین ۔ ازالہ صفحہ ۳۰۴ و ۳۰۵ حصہ اول (اب لہو لعب کل معجزون کی نسبت فرمادیا)
ناظرین آپ نے سمجھا کہ اس تقریر سے مرزا صاحب کا مقصد صرف یہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے
معجزات جسکا وہ دعوی فرماتے ہین ایسی وقعت کے قابل نہین کہ مرزا صاحب اس طرف توجہ فرمائین
کیونکہ اس لہو ولعب سے اور مرزا صاحب سے کیا تعلق مرزا صاحب کی شان تو اس سے بالا و اعلی ہی
اسی محل پر واسطے بے وقعت دکھانے ان معجزات کے ایک یہ تقریر بھی مرزا صاحب فرماتے ہین ۔
قولہ تاریخ سے ثابت ہی کہ اُن دنون مین ایسے امور کی طرف لوگون کے خیالات جھکے ہوئے تھے

کہ جو شعبدہ بازی کی قسم مین سے اور در اصل نے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے صفحہ ۳۰۲ ۔
اور اسی موقع پر مرزا صاحب نے یہ بھی تقریر اپنی غرض کے ثبوت مین گھڑدی ۔
قولہ حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہین اور ظاہر ہے کہ بڑہی کا
کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے کہ جسمین کلون کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتون کے بنانے مین عقل تیز ہوجاتی ہے صفحہ ۳۰۳ ۔
حاصل ان تمام تقریرون کا مرزا صاحب نے یہ نکالا ہے ۔
قولہ بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیان زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھین مگر یاد رکھنا
چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہین ہے جیسا کہ عوام الناس خیال کرتے ہین اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل
نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالے کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا ہون کہ ان اعجوبہ نمائیون مین حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا صفحہ ۳۰۹ ۔
ناظرین اب تو آپ کو راز دلی اور مقصد اصلی مرزا صاحب کا معلوم ہوگیا تو حضرت مولوی صاحب جب تو کوئی اعتراض
مین نے نہین کیا تھا اب جناب کے دل بہلانے کے لیے کچھ اعتراض کرتا ہون اور اسکے جواب الجواب مین انشاءاللہ تعالے پوری تفصیل دونگا

اعتراض اول مسیح علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا جھوٹ ہے اور خلاف کتاب و سنت ہے خواہ کسی
نیت سے کہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی کنیت ابوعیسی مت رکھو ۔ جب حضرت اس قدر کو
بھی منع کرین تو مرزا صاحب کا مجازاً یہ کہنا اور آپ کی حمایت کرنا سب مردود ہے ۔

اعتراض دوم حضرت عیسیٰ کو بڑھئی کہنا خلاف کتاب و سنت ہے اگر سچے ہو تو کتاب و سنت سے
ثابت کردو ورنہ خدا سے شرماؤ ۔

اعتراض سوم بڑھئی کا کام کاٹ اور لوہے سے متعلق ہے اور حضرت عیسیٰ فرماتے ہین کہ مین مٹی کی
چڑیا اُڑتی ہوئی بناتا ہون ۔ اگر کمھار کے کام سے زیادہ مشابہت کے سبب سے یہ الزام حضرت عیسیٰ
پر مرزا صاحب لگاتے تو زیادہ بیوقوفی نہ ظاہر ہوتی کجا نجاری اور کجا مٹی کا کام قادیان یا امرتسر
مین ایسے بڑھئی ہونگے جو کمھار کا کام بھی جانتے ہون اصل بات یہ ہے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد ۔

اعتراض چہارم کسی تاریخ سے یہ بات ثابت نہین ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بعثت کے وقت شعبدہ بازی
اور صنعتون کا زور تھا اگر سچے ہو تو اس تاریخ کا حوالہ مع سنطبع و صفحہ و سطر بتلادو ورنہ افترا سے توبہ کرو ۔

اعتراض پنجم مرزا صاحب کا یہ قول و اعتقاد کہ کل کے ذریعہ سے یا صنعت و حرفت کے طور پر یا
شعبدہ اور نیرنجات کے ذریعہ بطور لہو و لعب حضرت عیسیٰ یہ معجزات دکھاتے تھے بالکل غلط

اور مخالف کتاب اللہ ہے تمہارے مرزا صاحب کے اس ساری تقریر کا اللہ تعالی رد فرماتا ہے کہ
مرزا غلط کہتا ہے مسیح کے معجزات مین جس قدر صورتین مرزا نے بیان کی ہین وہ سب غلط ہین عیسی
نہ صنعت وحرفت جانتا تھا نہ شعبدہ باز تھا اور نہ نیرنجات کے طور پر نہ مسمریزمی طریق پر بطور لہو ولعب
یہ کام کرتا تھا بلکہ بات اصل یہ ہے کہ جو کچھ وہ کرتا تھا ہمارے فضل اور ہماری قوت سے کرتا تھا اور وہ
کیا کرتا تھا اور کیا کر سکتا تھا جو کچھ کرتے تھے ہم کرتے تھے عیسی ہمارا ایک خاص بندہ تھا جسکو ہمنے سرفراز کیا اور اپنے خزانہ
سے یہ نعمت عنایت کی جو کوئی اسکے کچھ خلاف کہتا ہے وہ ہمارا مخالف ہے اور جھوٹا ہے قال اللہ تعالی جل شانہ اذ قال
اللہ یعیسی ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس
فی المهد وکهلا واذ علمتک الکتب والحکمة والتورىة والانجیل واذ تخلق من الطین کهیئة الطیر باذنی
فتنفخ فیها فتکون طیرا باذنی وتبرئ الاکمه والابرص باذنی واذ تخرج الموتی باذنی واذ کففت
بنی اسراءیل عنک اذ جئتهم بالبینت فقال الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر مبین ٥

ترجمہ جب کہیگا اللہ اے عیسی مریم کے بیٹے یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی مان پر جب مدد کی مینے تجکو
روح پاک سے۔ تو کلام کرتا لوگون سے گود مین اور بڑی عمر مین اور جب سکھائی مین نے تجکو کتاب اور
پکی باتین اور توریت اور انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے جانور کی صورت میرے حکم سے پھر دم مارتا تو اسمین تو
ہوجاتا جانور میرے حکم سے اور چنگا کرتا مان کے پیٹ کے اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اور جب تو نکال
کھڑے کرتا مردے میرے حکم سے اور جب روکا مینے بنی اسرائیل کو تجھسے (یعنی قتل کرنے ندیا) جب تو انکے
پاس نشانیان لایا تو جو انمین کافر تھے کہنے لگے کہ اور کچھ نہین یہ تو جادو ہے صریح۔ پ ۷۔ ع ۴۔ س مائدہ۔

اعتراض ششم اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کافر لوگ کہتے ہین کہ ماسوا اسکے کوئی بات نہین کہ حضرت عیسی
کے معجزات سحر ہین ذرا اچھی طرح پھر سن لو۔ فقال الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر مبین
اور مرزا صاحب کی حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزات کی نسبت ایک یہ بھی رائے ہے چنانچہ فرماتے ہین کہ
"ماسوا اسکے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب
نہ بطور حقیقت ظہور مین آسکین" صفحہ ۳۰۵۔ ازالہ۔

اب کان کھول کر سنیے کہ مسمریزم سحر کو کہتے ہین دیکھو طلسمات فرنگ وتاثیر الانظار وتاثیر القلوب کتب علم
مسمریزم سب متفق ہین کہ مسمریزم سحر ہے اور اسکے آلہ کا نام کرسٹل جادو ہے اور اسکے بہت اقسام ہین او بہت

طریقے ہین اب کے جواب الجواب مین ان شاء اللہ تعالیٰ تفصیل کرون گا جناب احسن المناظرین صاحب
مرزا صاحب کی حمایت مین ہتیار باندھیے اور اللہ و رسولؐ سے لڑائی کی تیاری کیجیے اب فقط
باتون سے مرزا صاحب کی حمایت نہو سکے گی ۔

قولہ (۷) مولوی صاحب گستاخی معاف آپکو حقیقت خوارق عادات کی معلوم ہی نہین کہ کیا چیز ہین ۔

اقول مولوی صاحب معلوم کہان سے ہون نہ ولی مین کوئی نبی بنا نہ کسی پر وحی آئی ہان اہل سنت کے
علماء نے جو عقائد کی کتابین لکھی ہین شاید چھوٹی بڑی ۲۳ - عاجز کی نظر سے گزری ہین اُن مین جو کچھ لکھا تھا
دیکھ لیا اور چھوٹی بڑی کوئی چالیس تفسیرین بھی عاجز کے پاس ہین اُن مین بھی جہان کہین جس موقع پر جس تفسیر
مین یہ بحث آگئی دیکھ لی تفسیر کبیر مین تحت آیۃ یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ جو کچھ امام فخر الدین رازی نے
خوارق عادات کا حال لکھا ہی یا اسی موقع پر فتح العزیز مین مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے
یا جو مدارک مین للسحر حقیقۃ عند اهل السنۃ کثرهم الله تعالی الی آخرہ لکھا ہی دیکھ لیا
انکے سوا سر مکتوم اور حیل دکوک وغیرہ بھی دیکھین ہین مگر مرزا صاحب کی طرح نہ مجکو الہام ہوا نہ ایسا کشف ہوا
پھر حقیقت معلوم ہو تو کیونکر ؎ تو نہ جانے عشق بازی او ہم نادان ہین ٭ یے سمجہ کہتا ہی ناصح تو نے کیا جانا ہمین ٭

قولہ تمام کمل اولیاء اور صلحاء کے نزدیک خوارق عادات سواء کشوف اسرار شرعیۃ الہامات
عینیہ و مکالمات الہیہ کے بڑی نفرت کی چیز ہین الخ ۔

اقول تصوف مین نفحات رشحات انہار اربعہ فتوح الغیب کشف المحجوب مراۃ الاسرار در منظوم
علم الکتاب سر حشیمۂ رحمت سلسلۃ الذہب فصوص نصوص اور اکثر بزرگون کے ملفوظات و مکتوبات وغیرہ
عاجز کی نظر سے گزری ہین مگر واقعی بات یہ ہی کہ مرزا صاحب کا الہام نرالی چیز ہے افسوس کہ جناب نے
بھی بہت ہی ساز و ریا را مگر کوئی عبارت ایسی پیش نہ کی جس سے مرزا صاحب کے مضمون کی کچھ تائید ہوتی
اور جو عبارت مجالس الابرار کی آپ نے لکھی ہی وہ نہ آپ کے لیے مفید اور نہ عاجز کے لیے مضر اور منصب
امامت کی عبارت تو سراسر عاجز کے لیے مفید ہے نہین معلوم اُسکی عبارت سے دو صفحے آپنے کیون بھر دیے
حضرت آپ جواب الجواب نمبر ۶ کو آپ دوبارہ ملاحظہ فرمائین مرزا صاحب پر جو اعتراض ہین انکو اُٹھائین
یہ ساری تقریر تو آپ کے لیے مفید اور عاجز کے لیے مضر اُس وقت ہوتی اگر عاجز یہ کہتا کہ نبی کے لیے معجزہ
اور ولی کے لیے کرامت لازمی اور ضروری چیز ہے مین نے تو یہ عرض کیا ہی اور کرتا ہون کہ حضرت عیسیٰؑ کے

معجزات کو شعبدہ کہنا یا یہ کہنا کہ وہ آلات وادوات کے ذریعہ سے ایسے معجزے دکھلاتے تھے جو خرق عادت
نہ تھے اور یہ کہنا کہ اگر حضرت عیسی کے یہ معجزات مکروہ اور قابل نفرت نہوتے تو یہ عاجز ان اعجوبہ نمائیون
مین ابن مریم سے کم نرہتا قابل اعتراض ہی آپ کمل اولیاء یا صلحاء کے اقوال مین سے ایک قول بھی
ایسا نقل کر دیتے جیسا مرزا صاحب کا ارشاد ہی تو البتہ قابل التفات ہوتا منصب امامت کی عبارت جو
آپ نے نقل فرمائی ہی اُسکا مطلب صاف یہ ہی کہ افعال باستعانت ادوات و آلات ہون وہ خرق عادت
مین داخل نہین ہوسکتے اور یہ ظاہر ہے کہ جو افعال انبیاء علیہم السلام یا اولیاء رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
سے صادر ہوتے ہین اُسی قسم کے بلکہ اس سے بھی اقوی واکمل ارباب سحر واصحاب طلسم سے بھی
ممکن الوقوع ہین مگر ظہور انکا مقبولین سے از قبیل خرق عادت ہی اسلیے کہ ظہور انکا بغیر ادوات و آلات
محض بقدرتِ الٰہی بنا بر تصدیقِ مقبولانِ بارگاہی ہوتا ہی اور ارباب سحر واصحاب طلسم کے وہ افعال
بذریعہ ادوات و آلات ہوتے ہین ۔ اور مرزا صاحب کا یہی بیان ہی کہ وہ نجاری کرتے تھے اسلیے
بقوتِ نجاری یا کسی کل کے ذریعہ سے چڑیان بنادی ہونگی یا بطریق شعبدہ مسمریزم کی قوت سے
ایسا کیا ہوگا تو اس عبارت سے آپ نے پورا پورا مرزا صاحب کو ملزم ٹھیرا دیا اور میرے اعتراضون کی
تائید کردی مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون اور اُس عبارت کو بخیال ملاحظہ ناظرین مین بھی نقل کیے دیتا ہون و ہو ہذا ۔
اما خرق عادت پس بیانش آنکہ حق جل و علی بقدرتِ کاملہ خود بنا بر تصدیق انبیاء علیہم السلام چیزے اظہار
می فرماید کہ صدور آن چیز بہ نسبت ایشان ممتنع می نماید اگرچہ بہ نسبت دیگرکس ممتنع نباشد تفصیلش آنکہ
وجود بعضے اشیاء بحسب عادتِ اللہ موقوف می باشد بر فراہم آمدن اسباب و ادوات آن چیز
پس کسی کہ ادوات و آلاتش حاصل میدارد صدور چیز مذکور از و خرق عادت نیست و کسی کہ ادواتِ مذکورہ
حاصل نمی دارد البتہ صدور آن از و از قبیل خرق عادت ست مثلاً نوشتن بہ نسبت نویسندہ خرق عادت
نیست و بہ نسبت اُمّی خرق عادت ست و کشتن بصلاح خرق عادت نیست و بمجرد ہمت و دعا خرق عادت
است پس ازین بیان واضح گشت کہ این معنی لازم نیست کہ ہر خرق عادت خارج از مطلق طاقت بشری باشد
بلکہ ہمین قدر لازم ست کہ بہ نسبت صاحبِ خارقہ صدور آن خلاف عادت باشد بجہت فقدان ادوات و
آلات پس بسیار چیز است کہ ظہور آن از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردہ می شود حالانکہ امثال ہمان
افعال بلکہ اقوی واکمل ازان از اربابِ سحر واصحابِ طلسم ممکن الوقوع باشد پس وقتی کہ بر حاضران واقعہ انعقد

ثابت باشد کہ صاحبِ خارق مہارت در فن سحر و طلسم نمی دارد پس لابد صدور خارقہ مذکورہ علامتِ صدقِ او تواند بود و لہذا نزول مائدہ از معجزات حضرت مسیح شمردہ می شود بخلاف آنچہ اہل سحر بسیاری از اشیاء نفیسہ از جنس میوہ و شیرینی باستعانت شیاطین حاضر می آرند و در دوستان و ہمنشینانِ خود فتخار می نمایند چون معنی خرق عادت واضح گشت لابد درین مقام تامل باید نمود کہ خرق عادت چرا ظاہر می گردد و چگونہ ظاہر می گردد آما اول پس باید دانست کہ ظہور خوارق بالذات از اسباب ہدایت نیست گو کہ در حق بعضے سعداء اتفاقاً سبب ہدایت گردد بلکہ ظہور آن بالذات برائے اتمام حجت و اسکات مخالفین و الزام مجادلین و تادیب گستاخان شوخ چشم و تخویف معاندان پُر خشم است قال اللہ تعالیٰ وتبارک وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا

چہ پر ظاہر ست کہ ہدایت عبارت است از نوری کہ از رحمتِ الٰہیہ در قلب سعید ازلی باران صفت میریزد کہ او را بر محبت محبوب حقیقی و اطاعت معبود تحقیقی می انگیزد حتی کہ در محبت او جان و مال می بازد و در اطاعتِ او مثلِ باد پا می تازد و این معنی از مشاہدہ ظہور خوارق کمتر حاصل می شود چہ شخصے کہ در مناظرہ و مجادلہ ملزم و لاجواب می شود در دل او محبت و اخلاص کمتر حادث می شود آری حیران و سرگردان دست و پا گم کردہ ساکت می شود پس ازین بیان واضح شد کہ ظہور خوارق گاہ گاہ کافی ست و صدور آن ہر بار از لوازم ہدایت نیست و نیز واضح گشت کہ اگر از شخصے خوارق ظہور نمود و کسی را از حاضران معنی ہدایت حاصل نگردید این باعث نقصان منصب او نمی تواند شد و اما آنکہ چگونہ حادث می شود پس بیانش آنکہ حق جل و علی بقدرتِ کاملہ خود در عالم تکوین تصرفی عجیب و غریب بنا بر تصدیق مقبولی از مقبولانِ خود می نماید نہ آنکہ قدرتِ صدور خرق عادت در وے ایجاد می فرماید و او را باظہار آن مامور می نماید حاشا و کلا قدرتِ تصرف در عالمِ تکوین از خواصِ قدرتِ ربانی است نہ از آثارِ قوتِ انسانی۔

قولہ اور عمل الترب یا ترابی کارروائی کا ترجمہ جو جناب نے بین السطور مین شعبدہ لکھا ہی یہ ایک محض افترا بحت اور اتہام ہے آپ پر لازم ہے کہ یا تو حضرت اقدس مرزا صاحب کے کلام مین کسی جگہ یہ ثابت کرین ورنہ ایسے افتراؤن سے کیا ہوتا ہے۔

اقول جناب مولوی صاحب یون لکھنا چاہیے تھا کہ اگر ثابت نہ کیا تو تم پر افترا و اتہام کا الزام عائد ہوگا نہ یہ کہ بے تحقیق پہلے ہی سے ملزم ٹھیرا دیا ہان حضرت مین بھولا تحقیق کرنا تو جناب کے قاعدہ کے خلاف ہی لیجیے حضرت مرزا صاحب کے کلام سے ثبوت لیجیے آپ تو ایسے بھولے بن جاتے ہو کہ گویا مرزا صاحب کا کلام دیکھا ہی نہین۔

خیر ملاحظہ فرمائیے مرزا صاحب کا قول "اب جاننا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا تاریخ سے ثابت
ہے کہ اُن دنون مین ایسے اُمور کی طرف لوگون کے خیالات جُھکے ہوئے تھے کہ جو
شعبدہ بازی کی قسم مین سے اور در اصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے
تھے وہ لوگ جو فرعون کے وقت مین مصر مین ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر
دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کرکے اُن کو زندہ جانورون کی طرح چلا دیتے تھے
وہ حضرت مسیح کے وقت مین عام طور پر یہودیون کے ملکون مین پھیل گئے تھے
اور یہودیون نے اُن کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لیے تھے الی قولہ سو کچھ تعجب کی
جگہ نہین کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو
ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے سے کسی طور پر ایسا پرواز کرتا ہو
جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہین تو پیرون سے چلتا ہو کیونکہ مسیح ابن مریم
اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہین
اور ظاہر ہے کہ بڑھی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس مین کلون کے ایجاد
کرنے اور طرح طرح کی صنعتون کے بنانے مین عقل تیز ہو جاتی ہے" دیکھو
حصہ اول ازالہ حاشیہ صفحہ ۳۰۲ و ۳۰۳۔

مولوی صاحب ذرا ان الفاظ کو عینک لگا کر دیکھیے گا (کہ جو شعبدہ بازی کی قسم مین سے اور در
اصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے)

اور پھر اسکی تصریح کو بھی غور فرمائیے گا (حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع
دیدی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے الخ)

اب ذرا ازالہ کو خوب اوپر نیچے سے اچھی طرح دیکھ کر آپ ہی فرما دیجے کہ اس سے زیادہ
ثبوت کی ضرورت ہے۔

قولہ اگر آپنے ترب بالکسر پڑھا ہے تو اسکے معنی بھی ہرگز شعبدہ کے نہین ہین لغت مین تو اسکے معنی ہمزاد و ہم عمر کے
ہین الی قولہ اگر عمل الترب بالضم آپ نے پڑھا ہے تو اندرین صورت سب نزاع فیصل ہو گیا۔

اقول مولوی صاحب واقعی آپ ایسے ہی بھولے ہو جیسے باتین کر رہے ہو یا اس ناچیز کو
نے حقیقت سمجھ کر یہ بہلاوا دیتے ہو یا ظرافت کرتے ہو حضرت ازالہ اوہام آپ کے پاس ہے
مرزا صاحب نے اُس پر موٹے موٹے اعراب لگا دئے ہین اور اُسکے معنی بھی وہین بتائے ہین
اندرین صورت ان باتون کی کیا ضرورت ہی - صفحہ ۳۰۵ حاشیہ حصہ اول ازالہ پھر ملاحظہ فرمالیجے -
قولہ عوام الناس بلکہ بعض خواص اہل اسلام کے دلون مین یہ اعتقاد راسخ ہی کہ حضرت
مسیح کے معجزات حضرت خاتم النبیین افضل المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے
معجزات سے بڑھے ہوئے ہین -
اقول ہٰذا بُہتانٌ عَظِیمٌ اگر آپ سچے ہو تو بتاؤ کس نے لکھا ہے اور کہان لکھا ہے
اور اُس کتاب کا نام کیا ہے بتاؤ ورنہ خدا سے ڈرو -
قولہ اور نصاریٰ تو انھین معجزات کے سبب حضرت مسیح کو صفاتِ الوہیت مین
شریک کرتے ہین اور اسی معنی کی رو سے ابن اللہ کہتے ہین -
اقول یہ بھی غلط اور اگر نصاریٰ کا ایسا غلط خیال ہو بھی تو کیا اسکا یہ جواب ہے کہ حضرت
عیسےٰؑ کے ان معجزات کی نفی کر دی جاوے -
قولہ اور تیسرا فرقہ نیچریہ اور آریہ سماج وغیرہ معجزات انبیا علیہم السلام سے محض منکر ہے -
اقول تو انکے انکار کی وجہ سے معجزات کو ایسا بیان کرے کہ اُنکا اعجاز جاتا رہے
تو سمجھانے کی خوبی کیا ہوئی -
قولہ اگر حقیقت معجزات کو ایسا کشف فرما دیا جو سب کے گلے اُتر جائے اور کوئی منکر
بھی انکار نہ کر سکے تو کیا محلِ طعن ہے -
اقول حضرت مرزا صاحب نے حقیقت معجزات کو اُنکے گلے کیا اُتارا بلکہ اُنکا
انکار مرزا صاحب کے گلے اُتر گیا -
قولہ اور آپ تقویۃ الایمان وغیرہ کا رد فرما لیجے -
اقول کیون حضرت یہ کیا سوجھی تقویۃ الایمان نے کیا قصور کیا ہے پہلے آپ اُسکے اقوال کو
خلاف کتاب وسنت ثابت کر دیجے پھر رد کرنے کی درخواست کیجےگا -

قولہ نمبر ۹۔

اقول اس نمبر کے جواب مین چونکہ عاجز کو کچھ بحث متعلق باحادیث شریف کرنی ہے لہذا یہان سے مولوی صاحب اس بحث کو گو رو کھا پھیکا سمجھین یا اپنے مذاق کے خلاف اور متوجہ ہون یا نہون مگر مین بخیالِ ادب آپ کے مذاق کے موافق عبارت لکھنے سے معذور ہون معاف کیا جائے۔

قولہ احادیثِ متفق علیہ سے اعلام حصص سابقہ مین ہم ثابت کرچکے ہین کہ مسیح ابن مریم جو آنے والا ہے وہ اس اُمت مین سے ایک امام ہوگا۔

اقول پہلے اس سے کہ آپ کا جواب لکھا جائے توضیح مطلوب کے لیے عاجز آپ کی نظر مباحثہ دہلی کے صفحہ ۱۶۹۔ کی عبارت نقل کرتا ہے وہو ہذا "پس ثابت ہوا کہ مخبر صادق نے یہ خبر ہی نہیں دی کہ مسیح ابن مریم جو اس اُمت مین آنیوالا ہے وہی عیسی بن مریم بنی اسرائیلی آویگا جو نبی و رسول بنی اسرائیل کا تھا بلکہ یہ خبر دی ہے وہ مسیح آنے والا تم میں سے ایک ایسا اور ایسا امام ہوگا اور اُسکی امت کتاب اللہ کے معارف و اسرار اور سنت رسول اللہ صلعم کے بیان دقائق و حقائق مین ہوگی جیسا کہ صحیح مسلم مین اسکی بحث واقع ہوچکی"۔

بعد اسکے یہ عاجز عرض کرتا ہے کہ آپ کی اس تقریر مین نظر ہے بچند وجوہ۔

اول حضرت عیسیٰ جو بنی اسرائیل پر نبی ہوئے تھے دوبارہ بھی وہی آئینگے آپ کا انکار اگرچہ بموجب الہام مرزا صاحب کے ہو خلاف ہے قرآن مجید کے اور آپ کا خیال اور مرزا صاحب کا یہ الہام کہ اُنکے باپ یوسف تھے کتاب اللہ کے مقابل دونون مردود ہین۔

دوم جب آپ نے خود اقرار کرلیا کہ "مسیح ابن مریم آنے والا ہے" تو اب آپ ہی انصاف کیجے کہ غلام احمد ابن مریم نہین ہوسکتا۔

سوم یہ کہ یہ دعوی آپ کا حصص سابقہ اعلام سے ہرگز پایۂ ثبوت کو نہین پہنچا چنانچہ معاینہ جواب حصص سابقہ سے آپ خود معلوم کرلینگے جو عنقریب شائع ہونیوالا ہے ان شاء اللہ تعالی فانتظرہ۔

چہارم یہ کہ بعد فرض تسلیم اس امر کے کہ آنیوالا مسیح اس امت مین سے ایک امام آپ ثابت بھی کرین تو بھی یہ کہان سے ثابت کرسکتے ہو کہ وہ مثیل عیسی بن مریم ہوگا نہ خود عیسی بن مریم۔ ہوسکتا ہے کہ عیسی بن مریم ہو بلکہ یہی متعین ہے کہ خود ابن مریم ہونگے کما سیظہر عنقریب

اب رہا آپ لوگوں کا یہ کہنا کہ اُنکا امام اور امتی ہونا اُنکی شان نبوت کا مٹانا ہی جیسا کہ القول الفصیح وازالہ اوہام مین ہے تو یہ اعتراض آپ کا قرآن وحدیث سے بیخبری پر محمول ہی اگر آپ قرآن مجید و احادیث شریف کی طرف توجہ کرین تو ہرگز ایسی بے معنی اور بے تُکی نہ ہانکا کرین ہرگز ہرگز شانِ نبوت مین امام اور امتی ہونے سے فرق نہین آسکتا نہ کہ منافی ہونا شان نبوت کے یہ تو آپ لوگون کا سراسر جہل یا تجاہل ہے - امامت کا شانِ نبوت کے منافی نہونا تو اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ابراہیم خلیل اللہ کو علیہ الصلوۃ والسلام إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا - ترجمہ مین بناؤنگا تجکو سب لوگون کا امام - اور امتی ہونا شان نبوت کے اسلیے منافی نہین ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ آل عمران مین وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ترجمہ اور جب لیا اللہ نے اقرار نبیون کا کہ جو کچھ مینے تمکو دیا کتاب اور علم پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتادے تمہارے پاس والے کو تو اُسپر ایمان لاؤ گے اور اُسکی مدد کروگے فرمایا کہ تم نے اقرار کیا اور اِس شرط پر لیا میرا ذمہ بولے ہمنے اقرار کیا تو فرمایا تو اب شاہد رہو اور مین بھی تمہارے ساتھ شاہد ہون پھر جو کوئی پھر جاوے اسکے بعد تو وہی لوگ ہین بے حکم -
آپ نے بھی نظر مباحثہ دہلی مین صفحہ ۱۴۰ - مین لکھا ہی آنحضرت صلعم کا تو وہ مرتبہ ہے کہ تمام انبیاء کو بتاکید تمام حکم ہوا ہی اور اُن سے اقرار و میثاق لیا گیا ہے کہ وہ سب حضرت صلعم پر ایمان لاوین اور اُسکے ثبوت مین یہی آیت آپ نے لکھی ہی وعن جابر رضہ عن النبي صلى الله عليه وسلم ولو كان موسى حيا ما وسعه الا اتباعي رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موسیٰ میرے وقت مین زندہ ہوتے تو اُنکو بھی میری اتباع کے سوا چارہ نہوتا - وعن جابر رضہ عن النبي صلعم ولو كان وادرك نبوتي لاتبعني رواه الدارمي ترجمہ اگر موسیٰ میری نبوت کا زمانہ پاتے تو میری اتباع کرتے -
اور جب نص قرآنی سے حضرت موسی علیہ السلام کا بحکم الٰہی اتباع حضرت خضر رضی اللہ عنہ کہ وہ نبی تھے کرنا ثابت ہے تو حضرت عیسے اگر خاتم النبیین کا اتباع کرین اور اُنکے امتی ہوجاوین تو کیا محل استعجاب ہی بالجملہ بعد تسلیم اُس تقریر کے

جو آپ نے حصص اعلام الناس مین حدیث **وامامکم منکم** کے متعلق لکھی ہے فہوت اس امر کا مسلم ہی کہ مسیح موعود اس امت مین سے ایک امام ہوگا مگر نہ یہ ہمارے لیے مضر ہے اور نہ مرزا کے لیے مفید اور جو امر مرزا کے لیے مفید اور ہمارے لیے مضر ہے یعنی مسیح موعود کا نبی بنی اسرائیل نہونا اور صرف اس امت مین سے ایک امام ہونا وہ تقریر مذکور سے ثابت نہین ہوتا ہے۔

پنجم وہ حدیث جس سے آپ اپنے زعم مین یہ ثابت کرتے ہین کہ مسیح بن مریم جو آنیوالا ہی وہ اس امت مین سے ایک امام ہوگا وہ صرف ایک حدیث ہی یعنی **حدیث الزہری عن نافع مولی ابی قتادۃ عن ابی ہریرۃ** جسمین لفظ **وامامکم منکم یا فامکم منکم** وارد ہی پس ایراد لفظ احادیث متفق علیہ کہ لفظ جمع ہی کوئی وجہ صحت نہین رکھتا ہی اگر کہا جاوے کہ چونکہ یہ حدیث تین طرق سے مروی ہی ایک وہ جسمین یونس زہری سے دوسرا وہ طریق جسمین ابن اخی الزہری زہری سے روایت کرتا ہی تیسرا وہ طریق جسمین ابن ابی ذئب زہری سے روایت کرتا ہی چنانچہ یہ سب طرق صحیح مسلم مین مذکور ہین پس باعتبار تعدد طرق کے اس حدیث پر اطلاق لفظ جمع درست ہوا تو جواب اسکا بسہ وجوہ ہے۔

اول یہ کہ حدیث بدلتی ہی صحابی کے یا اصل مضمون کے بدلنے سے اور یہان صحابی اور اصل مضمون ایک ہے۔

دوم اس تاویل پر متفق علیہ کہنا صحیح نہین ہوتا ہے کیونکہ متفق علیہ صرف طریق یونس ہی نہ طریق ابن اخی الزہری اور نہ طریق ابن ابی ذئب یہ دونون طریق تو صرف صحیح مسلم مین ہین نہ صحیح بخاری مین۔

سوم دوسرے طریق مین لفظ مِنْکُمْ نہین ہے اسلیے وہ آپ کے لیے کچھہ مفید نہین ہے۔

اگر کہا جاوے کہ ایک حدیث اور ہی جسمین لفظ اِمَامًا آیا ہی یعنی **حدیث الزہری عن ابن المسیب انہ سمع ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم** ابن عیینہ کی روایت مین اس حدیث مین لفظ **اماما مقسطا وحکما عدلا** آیا ہی کما فی صحیح مسلم تو جواب یہ ہے کہ اول تو روایت ابن عیینہ متفق علیہ نہین ہی دوم لفظ مِنْکُمْ یہان نہین ہے جس سے آپ کا مدعا حاصل ہو۔

قولہ اول تو یہ احتمال کسی ترکیب نحوی سے درست نہین ہو سکتا۔

اقول آپ نے وجہ عدم صحت ترکیب نحوی کی ارشاد نہین فرمائی اُسکو ارشاد کیجیے تاکہ اُسمین نظر کیجاوے اسوقت جو اس عاجز کے ذہن مین وجہ آتی ہی وہ یہ ہی کہ آپ یہ سمجھے ہین کہ **وامامکم منکم** مین اگر مراد امام سے غیر مسیح بن مریم لیا جاوے گا تو حال و ذو الحال مین رابطہ نہ پایا جائیگا بخلاف اسکے کہ مراد امام سے مسیح بن مریم ہو تو

اس صورت مین وضع مظہر کا موضع مضمر کے ہو گا پس لفظ اما مکم بجاے ھو کے تو رابطہ موجود ہو گا اگر یہی وجہ ہے تو اسکا جواب سُن لیجے کہ یہ وجہ مبنی ہے قواعد نحو سے ذہول پر مختصرات نحو مین یہ مسئلہ لکھا ہی کہ جب جملہ اسمیہ حال واقع ہو تو رابطہ اُسمین یا واو اور ضمیر دونون ہوتے ہین یا فقط واو اور فقط ضمیر کا رابطہ ہونا ضعیف ہی یہان اگرچہ ضمیر نہین ہی لیکن واو موجود ہے اسکے شواہد بہت ہین حدیث جابر متفق علیہ مین ہی کان یصلی الظہر بالھاجرۃ والعصر والشمس حیۃ اور اثر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین ہے والصبح والنجوم بادیۃ مشتبکۃ رواہ مالک وعن ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وادم بین الروح والجسد رواہ الترمذی اور اگر فرض کیا جاوے کہ ضمیر کا ہونا ضرور ہی تو بھی ترکیب درست ہو سکتی ہی اسلیے کہ ہو سکتا ہی کہ جملہ وامامکم منکم ابن مریم سے حال نہو بلکہ فیکم کی ضمیر مجرور سے حال ہو۔

قولہ دوم صحیح مسلم مین اس احتمال کو باطل کر دیا ہے۔

اقول اسمین کلام ہے بچند وجوہ **اول** یہ کہ مسلم کے روایات جنکو مبطل اس احتمال کا آپ نے تصور فرمایا ہے وہ تین ہین ایک روایت ابن عیینہ کی جسمین لفظ اماما مقسطا کا وارد ہوا ہے دوسری روایت ابن اخی الزہری کی جسکا لفظ یہ ہے کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم تیسری روایت ابن ابی ذئب کی جسکا لفظ یہ ہے کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم فامکم منکم پہلی روایت مین یہ جرح ہے کہ سفیان بن عیینہ نے دیگر ثقات کے خلاف اِمَامًا کا لفظ زہری سے روایت کیا ہے لیث و یونس و صالح بن کیسان کی روایت مین یہ لفظ نہین ہے جیسا کہ صحیح مسلم سے ظاہر ہے اور محمد بن ابی جعفر کی روایت مین بھی یہ لفظ نہین ہی تفسیر ابن کثیر مین ہی ورواہ ابن مردویۃ من طریق محمد بن ابی حفصۃ عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلعم یوشک ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا الحدیث اور لیث نے غیر زہری یعنی سعید بن ابی سعید سے جو اس حدیث کی روایت کی ہی اُسمین بھی لفظ اِمَامًا نہین ہی مسلم مین ہے وحدثنیہ قتیبۃ بن سعید ثنا لیث عن سعید بن ابی سعید عن عطاء بن میناء عن ابی ھریرۃ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عدلا الحدیث رجال اس روایت کے رجال شیخین ہین سفیان بن عیینہ اگرچہ ثقات اعلام مین سے ہے مگر مخطی ہی بیس سے زیادہ حدیثون مین خطا کی ہے میزان مین ہے، قال احمد فرجعت فاذا ما اخطأ فیہ سفیان بن عیینۃ اکثر من عشرین حدیثا

اور خطا مخالفت ثقات اثبات سے ثابت ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ لفظ اما منّا مین اُسنے خطا کی ہے اور
موضع استدلال یہی لفظ ہے دوسری روایت مین دو جرحین ہین اول یہ کہ مسلم نے اس حدیث کو محمد بن
حاتم بن میمون سے روایت کیا ہے اسمین بہت کلام ہے یہانتک کہ بعض نے کذاب لکھا ہے ذہبی میزان
مین لکھتے ہین قال الفلاس لیس بشیٔ وقال یحیی وابن المدینی ھو کذاب انتھے ملخصا
تقریب مین ہے ربما وھم دارقطنی وغیرہ نے اسکی توثیق کی ہے قول فیصل اسمین وہ ہے جو حافظ نے
تقریب مین لکھا ہے یعنی صدوق صاحب اوہام ہے اس حدیث کی روایت مین جو تین اوہام ہین یا تو اُسی
راوی سے ہوے ہین یا ابن اخی الزہری سے وہ تین اوہام یہ ہین اول بجاے واو کے فا لایا ہے۔
دوسرے بجاے اِمَامُکُمْ کے اَمَّکُمْ کہا ہے تیسرے لفظ مِنْکُمْ کو حذف کر دیا ہے۔ دوسری جرح اس
سند مین یہ ہے کہ راوی اسمین ابن اخی الزہری ہے نام اسکا محمد بن عبد اللہ بن مسلم ہے ذہبی میزان مین لکھتے ہین
قال ابن معین وابو حاتم لیس بالقوی وفی روایة الدارمی عن ابن معین ضعیف وجعله
محمد بن یحیی الذھلی فی اصحاب الزھری مع اسامة بن زید اللیثی وابن اسحٰق وفلیح انتھے
حافظ مقدمہ فتح الباری مین لکھتے ہین ذکرہ محمد بن یحیی الذھلی فی الطبقة الثانیة من اصحاب
الزھری مع محمد بن اسحٰق وفلیح وقال انه وجد له ثلاثة احادیث لا اصل لھا احدھا
حدیثه عن عمر عن سالم عن ابی ھریرة مرفوعا کل امتی معافی الا المجاھرین ثانیھا بھذا
الاسناد کان اذا خطب قال کل ما ھو آتٍ قریب موقوف ثالثھا عن امرأته ام الحجاج
بنت الزھری عن ابیھا ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یاکل بکفه کلھا مرسل
وقال الساجی تفرد عن عمر باحادیث لم یتابع علیھا کانه یعنی ھذہ اور حافظ نے مقدمہ مین تین
احادیث بخاری کے ذکر کیے ہین جنمین یہ راوی واقع ہوا ہے اور ہر ایک مین متابعت ثابت کی ہے اور اُسکے
بعد کہا ہے وله عنده غیر ھذہ مما توبع علیه موصولا ومعلقا انتھے اسکی ایک جماعت نے
توثیق بھی کی ہے اعدل الاقوال اسکے باب مین وہ ہے جو حافظ نے تقریب مین لکھا ہے صدوق له اوھام
عبارت مذکورہ سے واضح ہوا کہ تفرد اسکا مقبول نہین ہے اور روایت مذکورہ کے ساتھ یہ منفرد ہوا ہے
تین اوہام اس روایت مین ہین کما مرّ آنفا یہ تینون اوہام یا تو اسی راوی کے ہین یا محمد بن حاتم بن میمون کے
غالبًا بخاری اپنی صحیح مین اسی واسطے اس روایت کو نہین لایا ہے۔ اور تیسری روایت مین یہ جرح ہے کہ

اسکا راوی محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب زہری مین ضعیف ہے قال الحافظ فی المقدمۃ قال ابن المدینی
کانوا یوھنونہ فی الزھری وکذا وثقہ احمد ولم یرضہ فی الزھری وحدیثہ عن الزھری فی
المتابعات انتہی ملخصا اور یہان زہری سے روایت کرتا ہی مخالف ثقات کے
تو ثابت ہوا کہ اس سے اس روایت مین دو وہم ہو گئے ہین اول بجائے واو کے فا لایا ہی دوم
اِمَامُکُم کی جگہ اَمَّکُم کہا ہی علاوہ اسکے ابن ابی ذئب کی روایت مین اضطراب ہی ایک روایت مین
ابن ابی ذئب نے بھی واماکم منکم موافق جمہور کے کہا ہی تفسیر ابن کثیر مین بعد نقل روایت یونس کے
لکھا ہی وھکذا رواہ الامام احمد عن عبد الرزاق عن معمر وعن عثمان بن عمر عن ابن ابی ذئب
کلاھما عن الزھری بہ اگر کوئی کہے کہ صحیح مسلم کی روایت مین وہم وخطا کا ہونا محل استبعاد ہی تو
جواب یہ ہے کہ وہم وخطا تو بخاری مین بھی واقع ہوا ہے یہ کچھ محل استبعاد نہین بخاری ومسلم کے رواۃ اعلے
درجہ کے ثقات ہین مگر وہم وخطا سے معصوم نہین ہین اور ضابطہ وہم وخطا کی شناخت کا یہی ہی کہ وہ
روایت مخالف ہو جمہور ثقات اثبات کے۔

مخفی نرہے کہ روایت واماکم منکم کو ان دونون روایتون پر ترجیح ہے بچند وجوہ۔
اول تو یہ لفظ متفق علیہ ہے بخاری ومسلم دونون نے روایت کیا ہے اور علما نے اتفاق کیا ہی
اسپر کہ اصح الاحادیث ما اتفقا علیہ ہے۔
دوم یہ کہ یہان زہری سے یونس روایت کرتا ہی اور یونس زہری مین اثبت الناس ہے حافظ مقدمہ مین
لکھتے ہین قال ابن ابی حاتم عن عباس الدوری قال قال ابن معین اثبت الناس فی الزھری
مالک ومعمر ویونس وعقیل وشعیب وقال عثمان الدارمی عن احمد بن صالح نحن لا نقدم
علی یونس فی الزھری احدا قال وسمعت احمد بن حنبل یقول سمعت احادیث یونس عن
الزھری فوجدت الحدیث الواحد ربما سمعہ مرارا وکان الزھری اذا قدم ایلۃ ینزل
علیہ وقال علی بن المدینی عن ابن مہدی کان ابن المبارک یقول کتابہ عن الزھری صحیح قال ابن مہدی وکذا اقول انتہی
سوم یہ کہ عقیل واوزاعی ومعمر وابن ابی ذئب نے ایک روایت مین یونس کی متابعت کی ہی صحیح بخاری
مین ہی تابعہ عقیل والاوزاعی اور متابعت معمر وابن ابی ذئب کی روایت امام احمد سے سابق ثابت ہو چکی فتذکر۔
وجہ دوم وجوہ اصل سے یہ ہی کہ تیسری روایت کے موافق ایسے معنی اس حدیث کے ہو سکتے ہین کہ جسکی

بنا پر مسیح بن مریم کے غیر کا امام ہونا ثابت ہوتا ہی کیونکہ اس وقت ہم کہہ سکتے ہین کہ مِن بمعنی بعض کے ہے
اور وہ اَمّ کا فاعل واقع ہوا ہے یا مِن تبیین کا ہی اور فاعل اُسکا بسبب قائم ہونے لفظ مِنکُم کے مقام
اُسکے محذوف ہی جیساکہ جمہور نحاۃ نے **قد کان من مطر** مین تاویل کی ہی ای **قام بعضکم او احد منکم**
اگر کہا جاوے کہ حذف فاعل جمہور کے نزدیک جائز نہین ہی تو جواب یہ ہی کہ یہ عدم جواز مقید ہی ساتھ نہ قائم
ہونے کسی شی کے مقام فاعل کے اور جب فاعل کے مقام پر کوئی چیز قائم ہو تو بالاتفاق حذف فاعل جائز
ہے فوائد ضیائیہ مین بحث تنازع مین ہی **دون الحذف لانہ لا یجوز حذف الفاعل الّا اذا سدّ شئ
مسدہ انتھی** اور یہ بھی ممکن ہی کہ لفظ اَم اس روایت مین صیغہ فعل ماضی کا نہو بلکہ اُمّ بالضم اسم ہو اور وہ
بمعنی امام لغت مین آیا ہی قاموس مین ہے **والامۃ بکسر الحالۃ والشرعۃ والدین وبضم والنعمۃ والھیئۃ
والشان وغضارۃ العیش والسنۃ وتضم والطریقۃ والامامۃ والایتمام بالامام وبالضم الرجل
الجامع للخیر والامام وجماعۃ ارسل الیھم رسول والجیل من کل حی والجنس کل لام فیھا انتھی** اور بھی قاموس مین ہی
وأم کل شئ اصلہ وعمادہ وللقوم رئیسھم اور بھی اسی مین ہی **وام القری مکۃ لانھا توسطت
الارض فیما زعموا ولانھا قبلۃ الناس یؤموا انتھی** اور موید اسکی یہ بات ہی کہ
برتقدیر فعل ماضی لفظ مِنکُم بعد اَمکُم کے محض بے ربط ہوتا ہی اس وقت فصیح عبارت یہ تھی **کیف انتم اذا نزل
فیکم ابن مریم منکم فامکم** اور یہ دونون تاویلین دوسری روایت مین بھی ہو سکتی ہین اسلیے کہ بقرینہ تیسری
روایت کے دوسری مین بھی لفظ مِنکُم مقدر مانا جاویگا۔ اب اس بیان کے موافق مطلب ان روایتون کا بھی
وہی ہوگا جو **امامکم منکم** سے ظاہر ہے پس ان روایتون سے ابطال اُس معنی کا جسکے ابطال کے آپ درپے
تھے حاصل نہوا رہی روایت ابن عیینہ کی سو بعد تسلیم اُسکی صحت کے وہ منافی امامت غیر عیسی بن مریم
کے نہین ہے کیونکہ روایت ابن عیینہ مین جو لفظ **اماما مقسطا** کا آیا ہی ہو سکتا ہے کہ وہ بمعنی حَکَمًا وَعَدلًا
کے ہو اور لفظ حَکَمًا وَعدلًا اُسکی تفسیر واقع ہوا ہو جیساکہ جمہور کی روایت مین ہی پس امامت شرعی نماز وغیرہ
مین تو غیر عیسیٰ کے لیے ہو اور حکومت وعدالت حضرت عیسیٰؑ کے لیے ہو اور اسمین کچھ محذور نہین ہی دیکھو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت ابو بکر صدیق وحضرت عمر وحضرت عثمان وحضرت علی رضی اللہ عنہم کے
زمانون مین حکام عادلین تحت امام کے دوسرے ہوا کرتے تھے مثلاً ایسا ہی حضرت امام مہدیؓ کے زمانہ مین
اصل امام حضرت مہدیؓ ہون اور حضرت عیسیٰؑ حکام عادلین مین سے ہون اور موید اسکے ہین وہ احادیث صحیحہ

جو دلالت کرتی ہین اسپر کہ خلافت و امامت مختص ہے ساتھ قریش کے اور حدیث جابر بن عبداللہ جسکا ذکر عنقریب
آتا ہے جسمین یہ لفظ ہے فیقول لا انّ بعضکم علی بعضٍ امراءُ تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ
وجہ سوم صحیح مسلم مین باب نزول عیسی ابن مریم علیہما السلام مین ایک حدیث اعلی درجہ کی ایسی صحیح موجود ہے
کہ آپ کے معنی کو بالکل باطل کرتی ہے اور جو معنی جمہور کہتے ہین اُسکی تعیین کرتی ہے وہ یہ ہے حدثنا
الولید بن شجاع وھرون بن عبداللہ وحجاج بن الشاعر قالوا ثنا حجاج وھو ابن محمد عن
ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبداللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسی
ابن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ انتھی
راوی اول اسکا ولید بن شجاع ہے اسکی نسبت تقریب مین ہے ثقۃ من العاشرۃ اسکی متابعت ہرون
ابن عبداللہ نے کی ہے اُسکی نسبت تقریب مین ہے ثقۃ من العاشرۃ کاشف مین ہے ثقۃ خلاصہ اور
اُسکے حاشیہ مین ہے وثقہ الدار قطنی والنسائی یہ ایسا ثقہ ہے کہ کسینے اسمین جرح نہین کی اسی لیے ذہبی نے
میزان مین اسکا ذکر نہین کیا اور دوسرا متابع اسکا حجاج بن ابی یعقوب یوسف بن حجاج الثقفی البغدادی المعروف بابن
الشاعر ہے اسکی نسبت تقریب مین ہے ثقۃ حافظ۔ میزان مین ہے حجاج بن یوسف ابو محمد الثقفی
البغدادی ابن الشاعر ثقۃ مشہور حافظ روی عنہ مسلم والقاضی المحاملی وخلق انتھی
خلاصہ مین ہے قال ابن ابی حاتم ثقۃ ولید بن شجاع مین اگرچہ تھوڑا سا کلام ہے مگر وہ مضر نہین ہے
کیونکہ ہرون بن عبداللہ اور حجاج بن الشاعر نے جو ثقات مین سے ہین یہان اُسکی متابعت کی ہے دوسرا راوی
حجاج بن محمد الاعور المصیصی ہے حافظ مقدمہ مین لکھتے ہین احد الاثبات اجمعوا علی توثیقہ وذکرہ
ابو ایوب العقیلی فی الضعفاء بسبب انہ تغیر فی اٰخر عمرہ واختلط لکن
ما ضرہ الاختلاط فان ابراھیم العربی حکی ان یحیی بن معین منع ابنہ ان یدخل
علیہ احد بعد اختلاطہ روی لہ الجماعۃ انتھی یہ راوی رجال شیخین سے ہے تیسرا راوی عبدالملک بن عبدالعزیز بن
جریج الاموی ہے تقریب مین ہے ثقۃ فقیہ فاضل وکان یدلس ویرسل انتھی یہ راوی
رجال شیخین سے ہے اسمین علت تدلیس کی ہے مگر یہان اسنے اخبرنی کہا ہے اسلیے علت تدلیس زائل ہوگئی
چوتھا راوی محمد بن مسلم ابو الزبیر مکی ہے تقریب مین ہے صدوق الا انہ یدلس انتھی مقدمہ مین ہے

ف جابر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا لڑتا رہیگا حق پر غالب قیامت تک فرمایا پھر اتر ینگے عیسی ابن مریم تو کہیگا امیر مسلمانون کا آئیے ہمکو نماز پڑھائیے پس فرماوینگے حضرت عیسی نہین بعض تمہارا تمہارے بعض پر امیر ہے یہ بزرگی دی ہے اللہ نے اس امت کو ۱۲

احد التابعین مشهور وثقه العجلی انتهی اسمین بھی بعض نے تدلیس کا ذکر کیا ہی لیکن تدلیس یہان
کچھ مضر نہین ہی کیونکہ اسنے انه سمع جابر بن عبد الله کہا ہے یہ راوی بھی رجال شیخین مین سے ہی
اور مؤید اسکی وہ دو حدیثین ہین جنکا ذکر فتح الباری مین ہی عبارت اسکی یہ ہی وعند احمد من حدیث جابر
فی قصة الدجال ونزول عیسی واذا هم بعیسی فیقال تقدم یا روح الله فیقول لیتقدم
امامکم فلیصل بکم ولابن ماجه فی حدیث ابی امامة الطویل فی الدجال قال وکلهم ای
المسلمین ببیت المقدس وامامهم رجل صالح قد تقدم لیصلی بهم اذ نزل عیسی فرجع الامام ینکص
لیتقدم عیسی فیقف عیسی بین کتفیه ثم یقول تقدم فانها لک اقیمت وقال ابو الحسن الخسعی الابدی فی مناقب الشافعی تواترت
الاخبار بان المهدی من هذه الامة وان عیسی یصلی خلفه انتهی مین کہتا ہون کہ مسند احمد مین ایک حدیث عثمان بن ابی العاص
سے مروی ہی وہ بھی اسکی مؤید ہی تفسیر ابن کثیر مین ہی قال الامام احمد حدثنا یزید بن هرون حدثنا حماد بن سلمة
عن علی بن زید عن ابی نضرة قال اتینا عثمان بن ابی العاص فی یوم الجمعة لنعرض علیه مصحفا لنا علی
مصحفه فلما حضرت الجمعة امرنا فاغتسلنا ثم اتانا بطیب فتطیبنا ثم جئنا المسجد فجلسنا الی رجل فحدثنا عن الدجال
ثم جاء عثمان بن ابی العاص فقمنا الیه فجلسنا فقال سمعت رسول الله صلعم یقول یکون للمسلمین ثلاثة امصار الحدیث
اس حدیث مین یہ لفظ ہے فبینما هم کذلک اذ نادی مناد من السحر یا ایها الناس اتاکم الغوث ثلاثا فیقول
بعضهم لبعض ان هذا الصوت رجل شبعان وینزل عیسی بن مریم علیه السلام عند صلوة الفجر
فیقول له امیرهم یا روح الله تقدم صل فیقول هذه الامة امراء بعضهم علی بعض فیتقدم امیرهم فیصلی حتی اذا قضی صلاته اخذ
عیسی حربته فیذهب نحو الدجال اس حدیث کے راوی بعض شیخین کی شرط پر ہین اور بعض مسلم کی شرط پر سوائے علی بن زید بن
جدعان کے کہ وہ رجال مسلم سے ہی لیکن مسلم نے مقرونا بالغیر اس سے روایت کی ہی اس راوی کی اگرچہ بعض
نے تضعیف کی ہی مگر اکثر جلیل القدر نے جیسے منصور بن زاذان وحماد بن سلمه ویحیی وابو حاتم وترمذی و
دارقطنی ویعقوب بن شیبه وذهبی نے توثیق کردی ہی میزان مین ہی وقال منصور بن زاذان لما مات الحسن
البصری قلنا لعلی بن زید اجلس مجلسه قال موسی بن اسماعیل قلت لحماد بن سلمة زعم وهیب ان علی بن زید
لا یحفظ قال ومن این کان وهیب یقدر علی مجالسة علی انما کان یجالسه وجوه الناس وروی عباس عن یحیی
هو احب الی من ابن عقیل ومن عاصم بن عبید الله قال ابو حاتم یکتب حدیثه هو احب الی من یزید بن
ابی زیاد قال الترمذی صدوق وقال الدارقطنی لا یزال عندی فیه لین انتهی ملخصا

پڑھا جاویگا تو عیسی علیہ السلام ہتھیار لیکر دجال کی طرف جائینگے

تہذیب مین ہے قال یعقوب بن شیبة ثقة ذہبی ذکر من عرف بابیہ مین لکھتے ہین ابن جدعان من صغار التابعین ھو علی بن زید بن جدعان بصری صویلح حافظ عبد العظیم منذری ترغیب و ترہیب مین لکھتے ہین وصحح الترمذی له حدیثا فی السلام وحسن له غیرما حدیث کاشف مین ہے احد الحفاظ بالبصرة بالجملہ حدیث علی بن زید بن جدعان کی حسن ہے علی شرط الترمذی خصوصاً تائید کے لیے کافی ہونے مین تو کلام نہین۔

قولہ اور متعدد اسانید سے فیصلہ قطعی کردیا کہ اما مکم منکم اُسی مسیح بن مریم کی صفت واقع ہوئی ہے یا اُس سے حال واقع ہوا ہے۔

اقول اس مین کلام ہے بچند وجوہ **اول** یہ کہ اما مکم منکم کو جو آپ صفت مسیح بن مریم کی لکھتے ہین تو اس سے اگر یہ مطلب ہے کہ جملہ بن کر یہ صفت مسیح بن مریم کی واقع ہوا ہے تو صریح غلط ہے کیونکہ ابن مریم معرفہ ہے اور جملہ حکم مین نکرہ کے ہوتا ہے پس مطابقت موصوف وصفت کی درمیان نہ پائی گئی اور اگر یہ مطلب ہے کہ وا اما مکم منکم بغیر جملہ بنائے صفت واقع ہے تو اس مین یہ قباحت ہے کہ موصوف و صفت کے درمیان مین واو نہین آتا ہے اور یہان واو موجود ہے اور اگر آپ کو شرح جامی کی اُس عبارت سے دھوکا ہوا ہے کہ جو اُسنے قیل کے لفظ سے نقل کی ہے کہ زمخشری نے وقوع واو کا درمیان موصوف صفت کے تجویز کیا ہے تو اسکا جواب جب آپ اُسے پیش کرینگے ان شاء اللہ تعالیٰ اُس وقت ایسا دیا جائیگا جس سے آپ کو اپنے فہم کی قلعی کُھل جائیگی **دوم** اما مکم منکم کا مسیح بن مریم سے حال ہونا اسپر موقوف نہین ہے کہ مسیح بن مریم جو آنے والا ہے وہ اس اُمت مین سے ایک امام ہو بلکہ اما مکم منکم مسیح بن مریم سے اُس وقت بھی حال ہوسکتا ہے کہ اما مکم منکم مین جو امام ہے وہ سوائے مسیح ابن مریم کے کوئی اور ہو اور یہ شبہہ کہ رابطہ یہان نہین ہے اسکا جواب اوپر گزر افتذکر **سوم** آپ کے معنی پر جب اما مکم منکم کو مسیح بن مریم سے حال کہا جائیگا تو صرف لفظ کا ظاہر سے لازم آئیگا کیونکہ وضع مظہر موضع مضمر کا قائل ہونا پڑیگا اس تقدیر پر اصل عبارت یون ہونی چاہیے وھو منکم اور وضع مظہر موضع مضمر کے خلاف ظاہر ہے اور صرف لفظ کا ظاہر سے بغیر صارف قطعی جائز نہین ہے **چہارم** روایت مین مسلم کی ایسی معنی بھی ہوسکتے ہین جس سے غیر مسیح بن مریم کا امام ہونا پایا جاتا ہے **پنجم** مسلم کی روایتون مین وہم کا ہونا ہمنے ثابت کردیا وقد فصل انفا **ششم** حدیث جابر جو مسلم مین ہے اور اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے اُسنے فیصلہ کردیا کہ امام غیر مسیح بن مریم ہوگا۔

قولہ صحیح مسلم مین اسانید متعددہ سے ثابت کردیا کہ اما مکم منکم کے معنی یہ ہین کہ فامکم منکم

بکتاب ربکم تبارک و تعالیٰ و سنۃ نبیکم صلعم

اقول اسمین کلام ہے بچند وجوہ **اول** مسلم نے ایک سند کے بھی یہ معنی نہین بیان کیے جو آپنے لکھے ہین آپ نے لفظ منکم زیادہ کردیا ہے لفظ مسلم کا یہ ہے قال ابن ابی ذئب تدری ما امکم منکم قلت تخبرنی قال فامکم بکتاب ربکم تبارک و تعالیٰ و سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم انتہی اس جگہ زیادت لفظ منکم خطاء بیّن ہے کیونکہ بکتاب ربکم تبارک و تعالیٰ و سنۃ نبیکم تفسیر منکم کی ہے پس جمع بین المفسِّر و المفسَّر لازم آتا ہے مطلب ابن ابی ذئب کا یہ ہے امکم منکم کے معنی یہ کہ ابن مریم تمہاری امامت کریگا تم مین سے ہوکر یعنی تمہارے دین مین ہوکر نہ بحیثیت نبوت اولوالعزمی کے تمہارے دین مین ہوکر امامت کرینگے معنی یہی ہین کہ کتاب و سنت کے ساتھ امامت کریگا **دوم** مسلم نے معنی مذکور ایک سند سے بیان کیے ہین نہ اسانید متعددہ سے پس اطلاق لفظ جمع کا یہان پر کسی طرح صحیح نہین ہوسکتا ہے **سوم** یہ معنی صرف ابن ابی ذئب کا جو ایک تبع تابعین سے ہے فہم ہے نہ حدیث مرفوع اور جب فہم صحابہ کا حجت نہین ہی تو تبع تابعی کا فہم کس طرح حجت ہوسکتا ہے خاص کر جب حدیث صحیح جابرؓ کی اسکی معارض موجود ہے **چہارم** بر تقدیر تسلیم اُس معنی کے جو ابن ابی ذئب نے بیان کیے ہین بھی آپ کا مطلب حاصل نہین ہوتا ہے کیونکہ آپ کا مدعا تو یہ ہے کہ ابن مریم جو نبی بنی اسرائیل تھے نہین آوینگے بلکہ اُمتِ محمدیہ مین سے اُنکا ایک مثیل آویگا اور ابن ابی ذئب کے معنی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہی ابن مریم جو بنی اسرائیل کے نبی تھے آوینگے مگر بحیثیت نبی نمبر امامت نہ کرینگے بلکہ اُمت محمدیہ مین ہوکر تمہارے امام ہونگے **وشتان بینہما** علاوہ اسکے اگر ان دونون روایات کی صحت تسلیم کرلیجاوے تو بھی آپ کا مدعا اس سے حاصل نہین ہوتا ہی کیونکہ اسمین لفظ منکم کا نہین ہے جس پر مدار آپ کے دعوے کے اثبات کا ہے اور اوپر یہ بھی معلوم ہوا کہ جسمین لفظ منکم کا ہے اُس سے بھی آپ کا مُدعا ثابت نہین ہوتا ہے **امامکم منکم** کا لفظ جس روایت مین ہی اُس سے تو ظاہر غیر عیسیٰؑ کا امام ہونا مراد ہی اور صرف عن الظاہر بغیر صارف کے جائز نہین ہے اور یہان کوئی صارف موجود نہین ہی اور امکم منکم جسمین ہی اسکے معنی مین ایک احتمال ہمنے ایسا بیان کردیا ہی جس سے حضرت عیسیٰؑ کا امام ہونا ثابت نہین ہوتا ہی اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اور اگر وہ معنی بھی تسلیم کرلیے جاوین جس سے حضرت عیسیٰؑ کا امام ہونا ثابت ہوتا ہی جیسا کہ ابن ابی ذئب نے کہا ہی تو بھی آپکا مدعا (یعنی آنیوالا مسیح خود ابن مریم نہین ہے بلکہ مثیل اسکا ہے) ثابت نہین ہوتا ہی کما مر تقریرہ

قولہ جب کہ صحیحین سے ثابت ہو چکا کہ آنیوالا مسیح اس ہی امت مین سے ایک امام ہوگا۔

اقول صحیحین سے یہ بات ہرگز ثابت نہین ہوئی کما مر آنفا اب رہا یہ امر کہ آنیوالا مسیح وہی عیسی بن مریمؑ نبی بنی اسرائیل ہے نہ کوئی اُسکا مثیل اگرچہ ہمکو اسپر دلیل قائم کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے کیونکہ بعض احادیث صحیحہ مین ابن مریم کا لفظ واقع ہوا ہے اور بعض احادیث صحیحہ مین عیسی بن مریم اور بعض احادیث صحیحہ مین مسیح بن مریم اور یہ تینون الفاظ قرآن وحدیث مین جب بولے جاتے ہین تو اُن سے سب جگہ وہی مسیح نبی بنی اسرائیل مراد ہوتا ہے ایک جگہ بھی مثیل مراد نہین ہے پس ظاہر نصوص قرآنیہ وحدیثیہ یہی ہے اور صارف اس ظاہر سے کوئی پایا نہین جاتا ہے مگر تبرعًا زیادتِ اطمینان کے لیے ہم لکھتے ہین کہ احادیث صحیحہ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ آنیوالا مسیح مرزا غلام احمد قادیانی ہرگز نہین ہوسکتا

دلیل اول احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مسیح آنیوالا بعد دجال کے آئیگا اور دجال بعد فتح قسطنطنیہ کے اور فتح قسطنطنیہ بعد ملحمہ کبریٰ کے مثبت امر اول کی یہ حدیث مسلم کی ہے

حدثنا عبید اللہ بن معاذ العنبری ثنا ابی ثنا شعبة عن النعمان بن سالم قال سمعت یعقوب بن عاصم ابن عروة بن مسعود الثقفی یقول سمعت عبد اللہ بن عمرو وجاء رجل فقال ما هذا الحدیث الذی تحدث به تقول ان الساعة تقوم الی کذا وکذا فقال سبحان اللہ او لا الہ الا اللہ او کلمة نحوهما لقد هممت ان لا احدث احدا شیئا ابدا انما قلت انکم سترون بعد قلیل امرا عظیما یحرق البیت ویکون ویکون ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لا ادری اربعین یوما او اربعین شهرا او اربعین عاما فیبعث اللہ تعالی عیسی بن مریم کانه عروة بن مسعود فیطلبه فیهلکه الحدیث

اس حدیث کے سب رواۃ رجال شیخین ہین سواے نعمان بن سالم طائفی ویعقوب بن عاصم بن عروہ ابن مسعود ثقفی کے اور یہ دونون ایسے ثقہ ہین کہ ان مین کوئی جرح نہین اسی لیے میزان مین انکا ذکر نہین ہے۔ اس باب مین کہ حضرت عیسیٰ دجال کو قتل کرینگے بہت احادیث وارد ہین جامع ترمذی مین ہے **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب انه سمع عبید اللہ بن عبد اللہ بن ثعلبة الانصاری یحدث عن عبد الرحمن بن یزید الانصاری من بنی عمرو بن عوف قال سمعت عمی مجمع بن جاریة الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لد وفی الباب عن عمران بن حصین ونافع بن عتبة وابی برزة

۵ ابن مریم دجال کو باب لُد مین قتل کرینگے

حذیفة بن اسید وابوہریرۃ وکیسان وعثمان بن ابی العاص وجابر وابی امامۃ وابن مسعود
وعبداللہ بن عمرو وسمرۃ بن جندب والنواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذیفة بن الیمان ہذا
حدیث صحیح ثبت امر دوم وسوم کی یہ حدیث ہے عن عبداللہ بن مسعود قال ان الساعۃ لا تقوم حتی لا
یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ ثم قال عدو یجمعون لاہل الشام ویجمع لہم اہل الاسلام یعنی الروم
فیتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یحجز بینہم اللیل فیفیء ہؤلاء
وہؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطة ثم یتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة
فیقتتلون حتی یحجز بینہم اللیل فیفیء ہؤلاء وہؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطة ثم
یتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یمسوا فیفیء ہؤلاء وہؤلاء
کل غیر غالب وتفنی الشرطة فاذا کان یوم الرابع نہد الیہم بقیة اہل الاسلام فیجعل اللہ
الدبرة علیہم فیقتتلون مقتلة لم یر مثلہا حتی ان الطائر لیمر بجنباتہم فلا یخلفہم حتی یخر میتا فیتعاد
بنو الاب کانوا مائة فلا یجدونہ بقی منہم الا الرجل الواحد فبای غنیمة یفرح او ای میراث یقسم
فبینما ہم کذلک اذ سمعوا بباس ہو اکبر من ذلک فجاءہم الصریخ ان الدجال قد خلفہم فی
ذراریہم فیرفضون ما فی ایدیہم ویقبلون فیبعثون عشر فوارس طلیعة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی لاعرف اسماءہم واسماء اباءہم والوان خیولہم ہم خیر فوارس او من خیر فوارس علی ظہر الارض یومئذ رواہ مسلم
اس حدیث کے سب راوی علی شرط الشیخین ہیں سوائے ابوقتادہ عدوی کے کہ وہ رواۃ مسلم وابوداؤد
ونسائی سے ہے یہ ایسا ثقہ ہے کہ کسی نے اسمیں جرح نہیں کی اسیلیے میزان میں اسکا ذکر نہیں ہے اس باب میں
اور احادیث بھی مسلم میں موجود ہیں بعض میں نام قسطنطنیہ کا ہے اور اس ترتیب پر کہ پہلے خروج ملحمہ ہے پھر
فتح قسطنطنیہ پھر خروج دجال یہ حدیث ابوداؤد کی دال ہے عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ
صلعم عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح قسطنطنیة
وفتح قسطنطنیة خروج الدجال اس حدیث کے سب رجال اعلی درجہ کے ثقات ہیں کہ انہیں کوئی جرح نہیں ہے اسیلیے
میزان میں انکا ذکر نہیں ہے سوا عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عنسی کے کہ وہ مختلف فیہ ہے ایک جماعت کثیرہ نے
اسکی توثیق کی ہے میزان میں ہے وثقہ دحیم قال ابن معین لیس بہ باس وقال ابوداود کان فیہ
سلامة وکان مجاب الدعوة وقال ابوحاتم ثقة وقال صالح جزرة قدری صدوق

حاصل ترجمہ اس حدیث کا یہ ہے کہ روم والے اور مسلمانوں کی بڑی خونریز لڑائی ہوگی آخر مسلمان غالب ہونگے اور وہ شہر بھی لیں گے اسی حالت میں خبر پہنچیگی کہ دجال نکلا ہے مسلمان غنیمت وغیرہ چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ ہونگے ۱۲

عمران یعنی بیت المقدس آباد ہوگا تو مدینہ ویران ہوگا پھر خروج ملحمہ یعنی قتال ہوگا پھر فتح قسطنطنیہ ہوگی پھر خروج دجال ہوگا ۱۲

حسن الترمذی حدیثہ وقد وثق الفلاس ابن ثوبان انتہے ملخصا ترغیب ترہیب مین ہی
وثقہ ابن المدینی وصحح لہ الترمذی وغیرہ انتہے مین کہتا ہون ترمذی نے جن احادیث
کی تصحیح کی ہی اُن مین سے ایک یہ ہی حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن انا محمد بن یوسف عن
ابن ثوبان عن ابیہ عن مکحول عن جبیر بن نفیر ان عبادۃ بن الصامت حدثہم ان
رسول اللہ صلعم قال ما علی الارض مسلم یدعو اللہ تعالی بدعوۃ الا اتاہ اللہ
ایاھا اوصرف عنہ من السوء مثلہا مالم یدع بماثم او قطیعۃ رحم فقال رجل من
القوم اذا نکثر قال اللہ اکثر وھذا حدیث حسن غریب صحیح من ھذا الوجہ
پس عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان کی حدیث ترمذی کے شرط پر ضرور صحیح ہے اور سواے مکحول شامی
کے کہ یہ بھی مختلف فیہ ہے اسکی توثیق کے لیے یہی کافی ہے کہ یہ رجال مسلم سے ہے اور اسکی غیر واحد نے
توثیق کی ہے میزان مین ہی وثقہ غیر واحد وقال ابن سعد ضعفہ جماعۃ قلت ھو صاحب
تدلیس وقد رمی بالقدر فاللہ اعلم یروی بالارسال عن ابی وعبادۃ بن الصامت وعائشۃ
وابی ھریرۃ وروی عن واثلۃ وابی امامۃ وعدۃ وعنہ ثور بن یزید والاوزاعی وسعید بن
عبد العزیز وخلق قال یحیی بن معین کان قدریا ثم رجع وقال الاوزاعی لم یبلغنا ان احدا من التابعین
تکلم فی القدر الا الحسن ومکحول فکشفنا عن ذلک فاذا ھو باطل انتہے ملخصا اس عبارت سے معلوم
ہوا کہ مکحول مین تین جرحین ہین اول یہ کہ وہ مدلس ہے دوم یہ کہ قدر کے ساتہ متہم کیا گیا ہے سوم
یہ کہ کثیر الارسال عن الصحابہ ہی جرح اخیر تو اس حدیث مین ساقط ہی اسلیے کہ یہان صحابی سے روایت
نہین کرتا ہی بلکہ جبیر بن نفیر سے اور جرح دوم یحیی بن معین و اوزاعی کے کلام سے باطل ہوگئی رہی
جرح تدلیس پس یہ جرح سواے میزان کے کسی کتاب مین دیکھنے مین نہین آئی نہ تقریب مین نہ کاشف
مین نہ خلاصہ مین۔ حدیث عبادہ بن الصامت فلا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوۃ لمن
لم یقرأ بہا مین مکحول واقع ہی اور وہ محمود بن الربیع سے ساتہ لفظ عن کے روایت کرتا ہے اور
بخاری نے جزء القراءۃ مین اُسکی تصحیح کی ہی تلخیص الحبیر مین ہے احمد والبخاری فی جزء
القراءۃ وصححہ وابوداؤد والترمذی والدارقطنی وابن حبان والحاکم والبیہقی من
طریق ابن اسحاق حدثنی مکحول عن محمود بن الربیع عن عبادۃ وتابعہ زید بن واقد وغیرہ عن مکحول انتہے

بیہقی نے بھی تصحیح کی ہی قال البیھقی ورواہ ابراھیم بن سعد عن محمد بن اسحٰق فذکر فیہ
سماع ابن اسحٰق من مکحول فصار الحدیث موصولا صحیحا انتھے اہل حدیث اس حدیث مین غلت تدلیس
ابن اسحاق کی بیان کرتے ہین اور اُسکا جواب اس طرح دیتے ہین کہ دوسری روایت مین تحدیث کی
تصریح ہی ایک بھی تدلیس مکحول کی بیان نہین کرتا ہے نیل الاوطار مین ہے ومحمد بن اسحٰق قد صرح
بالتحدیث فذھب مظنة تدلیسہ انتھے تخریج احادیث وسیط مین ہی وھو حدیث
صحیح رواہ ابوداود والترمذی والدارقطنی وابن حبان والحاکم والبیھقی من روایة
عبادة بن الصامت قال الترمذی حسن وقال الدارقطنی اسنادہ حسن ورجالہ ثقات وقال
الخطابی اسنادہ جید لامطعن فیہ وقال الحاکم اسنادہ مستقیم وقال البیھقی صحیح قلت ولا
یضر کون عنعنة ابن اسحٰق فی بعض اسانیدہ فقد صرح فی بعضھا بالتحدیث فزال
المحذور انتھے ترمذی نے حدیث مکحول کی تصحیح کی ہی باب ما جاء فی سجدتی السھو
مین لکھتے ہین حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن غثمة نا ابراھیم بن سعد قال حدثنی محمد بن
اسحٰق عن مکحول عن کریب عن ابن عباس عن عبد الرحمٰن بن عوف قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اذا سھا احدکم فی صلوتہ الحدیث قال ابو عیسے ھذا حدیث حسن صحیح انتھے
جبکہ بخاری وترمذی وبیہقی مکحول کا عنعنہ قبول کرتے ہین اور حدیث عبادہ مذکور میں کوئی شخص تدلیس
مکحول کو علت قرار نہین دیتا ہی تو یہ امر اول دلیل ہی اسپر کہ مکحول اُن مدلسین مین سے نہین ہے کہ جنکا عنعنہ
معتبر نہو اور یہ حدیث بھی ترتیب مذکور پر دال ہی عن عبد اللہ بن بسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[1]
قال بین الملحمة وفتح المدینة ست سنین ویخرج الدجال فی السابعة رواہ
ابو داؤد وقال ھذا اصح مخفی نرہے کہ شہر قسطنطنیہ ابھی تک بفضل اللہ تعالیٰ
اہل اسلام کے قبضہ مین ہی ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ کفار کے قبضہ مین آجائیگا اُسکے بعد ملحمہ کبریٰ واقع
ہوگا اُسکے بعد فتح قسطنطنیہ ہوگی اُسکے بعد خروج دجال ہوگا اُسکے بعد مسیح موعود تشریف لائینگے۔
مرزا جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہی اور ابھی تک وقائع مذکورہ وقوع مین نہین آئے تو یہ امر
اوّل دلیل ہے مرزا کے کاذب ہونے پر۔

دلیل اول و دوم و سوم و چہارم و پنجم و ششم حدیث نواس بن سمعان ہی

[1] یعنی رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ فتح قسطنطنیہ چھ برس قتال کے بعد ہوگی پھر ساتوین برس دجال ظاہر ہوگا ۔ ۱۲

صحیح مسلم میں مروی ہے **وعن** النواس بن سمعان قال ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
الدجال وقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج
نفسہ واللہ خلیفتی علے کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافئۃ کانی اشبہہ بعبد العزّٰی
ابن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکہف فانہا جوارکم من فتنتہ انہ
خارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا قلنا یا رسول اللہ
وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم
قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ ایکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ
قلنا یا رسول اللہ وما اسراعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح فیاتی علے القوم
فیدعوہم فیؤمنون بہ فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیہم سارحتہم اطول
ما کانت ذری واسبغہ ضروعا وامدہ خواصر ثم یاتی القوم فیدعوہم فیردون
علیہ قولہ فینصرف عنہم فیصبحون ممحلین لیس بایدیہم شئ من اموالہم ویمر
بالخربۃ فیقول لہا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزہا کیعاسیب النحل ثم
یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض
ثم یدعوہ فیقبل ویتہلل وجہہ یضحک فبینما ہو کذلک اذ بعث اللہ
المسیح ابن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مہرودتین
واضعا کفیہ علے اجنحۃ ملکین اذا طأطأ راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ
مثل جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتہی
حیث ینتہی طرفہ فیطلبہ حتے یدرکہ بباب لدّ فیقتلہ ثم یاتی عیسے
قوم قد عصمہم اللہ منہ فیمسح عن وجوہہم ویحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ فبینما
ہو کذلک اذ اوحی اللہ الی عیسے انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد
بقتالہم فحرز عبادی الی الطور ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وہم
من کل حدب ینسلون فیمر اوائلہم علے بحیرۃ طبریۃ فیشربون
ما فیہا ویمر اخرہم فیقول لقد کان بہذہ مرۃ ماء ثم یسیرون حتے ینتہوا

الی جبل الخمر وھو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض ھلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابھم الی السماء فیرد اللہ علیھم نشابھم مخضوبۃ دما ویحصر نبی اللہ واصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدھم خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یھبط نبی اللہ عیسی واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الاملأہ زھمھم ونتنھم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ طیرا کاعناق البخت فتحملھم فتطرحھم حیث شاء اللہ وفی روایۃ تطرحھم بالنھبل ویستوقد المسلمون من قسیھم ونشابھم وجعابھم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبیناھم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ فتاخذھم تحت آباطھم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتھارجون فیھا تھارج الحمر فعلیھم تقوم الساعۃ رواہ مسلم الا الروایۃ الثانیۃ وھی قولہم تطرحھم بالنھبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی

ترجمہ نواس بن سمعان رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ اگر دجال نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تم سے پہلے مین اُسکو الزام دونگا اور تمکو اُسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اُسکو الزام دیگا اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر تحقیق دجال نوجوان گھنگروالے بالون والا ہے اُسکی آنکھ مین ٹینٹ ہے گویا کہ مین اُسکی مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ (عبد العزی نامی ایک کافر تھا) سو جو شخص کہ تم مین سے اسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے کی آیتین اُسپر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اُٹھائیگا بائین اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہیو۔ صحابہ بولے یا رسول اللہ

اور کس قدر اُسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت ؐ نے فرمایا چالیس دن اُنمین سے ایک دن تو
سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینہ اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہی
تمہارے دن ہین۔ اصحاب بولے یارسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو
ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت ؐ نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کرلینا اُس دن مین بقدر اُسکے
اصحاب بولے یارسول اللہ اُسکی شتابی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت ؐ نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو
ہوا پیچھے سے اُڑاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اُنکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اُسکے ساتھ
ایمان لاوینگے تو آسمان کو حکم کریگا تو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا تو وہ گھانس اُگاویگی تو شام کو
اُنکے مواشی آوینگے بنسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر اور کشادہ تھن ہوکر اور کوکھین خوب تن کر یعنی
موٹے تازے ہوجاوینگے۔ پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا اور اُنکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے
اُسکے قول کو رد کردینگے تو اُنکی طرف سے ہٹ جائیگا تو اُنپر قحط پڑیگا کہ اُنکے ہاتھون مین اُنکے مالون مین
سے کچھ باقی نرہیگا۔ اور دجال ویران زمین پر نکلیگا اور اُس سے کہیگا کہ اے زمین اپنے خزانے
نکال تو خزانے اُسکے پیچھے پیچھے ہولینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے پیچھے ہولیتی ہین پھر دجال ایک
جوان مرد کو بلائیگا اور اُسکو تلوار سے دو ٹکڑے کرڈالیگا اور ٹکڑے تیر کے مسافت کے قدر دور
جا پڑینگے پھر اُسکو بلائیگا تو وہ جوان چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا اُسکے سامنے آئیگا پس دجال اسی حال
مین ہوگا کہ ناگاہ اللہ تعالیٰ مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجیگا تو وہ دمشق کے شرقی
منارہ کے پاس اُترینگے زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر
رکھے ہوے جب وہ سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب سر اُٹھائینگے تو بہیگا مثل موتی کے
یعنی بدن اور عرق کی شفافی اور صفائی کی وجہ سے موتی کی طرح چمکتا معلوم ہوگا پس جس کافر کو
اُنکی سانس کی بھاپ لگیگی وہ قطعی مرجاویگا اور اُنکا سانس اُنکی نظر کے منتہی تک پہنچیگا پھر حضرت
عیسےٰ دجال کو تلاش کرینگے یہانتک کہ لُدّ (کوہ شام) کے دروازے پر اُسکو پاوینگے پس اُسکو قتل کرینگے پھر حضرت
عیسےٰ پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اُنکے چہرون کو سہلاوینگے
اور اُنکو بہشت کے درجات کی خوشخبری دینگے سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ اللہ تعالیٰ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیگا کہ مینے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسی کو اُنسے لڑنے کی طاقت نہین

سو میرے بندون کو کوہ طور کی طرف لیجا کر محفوظ رکھو۔ اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیجیگا اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اُنکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزرینگے تو جتنا پانی اُسمین ہوگا سب پی جاوینگے اور اُنکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے یہانتک کہ اُس پہاڑ پر پہنچینگے جہان درختون کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر مارینگے سو خدا اُنکے تیرون کو خون آلودہ کرکے ڈالیگا اور **خدا کا پیغمبر عیسے** علیہ السلام اور اُنکے اصحاب گھرے رہینگے یہانتک کہ اُنکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر **خدا کا پیغمبر عیسے** علیہ السلام اور اُسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اُن یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اُنکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوینگے ایک جان کا سا مرنا پھر **خدا کا پیغمبر عیسے** علیہ السلام اور اُسکے اصحاب زمین پر اُترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہ اُنکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نہ پاوینگے یعنی تمام زمین پر اُنکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر **خدا کا پیغمبر عیسے** اور اُسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے حق تعالے یاجوج ماجوج پر پرند جانور بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اُنکو اٹھا لیجاوینگے اور اُنکو پھینک دینگے جہان خدا کو منظور ہوگا (اور ایک روایت مین ہے کہ مقام نہبل مین اُنکو پھینک دینگے اور مسلمان اُنکے کمانون اور تیرون اور ترکشون سے سات برس تک آگ جلائینگے) پھر خدا ایسا پانی برسائیگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اُون کا باقی نرہیگا اور زمین کو دھو کر ایسا صاف کردیگا جیسے حوض وغیرہ پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت دے کھا تو اُس دن ایک انار کو ایک جماعت کھائینگے اور اُسکے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اُسکے سایہ مین بیٹھینگے اور دودھ مین اس قدر برکت ہوگی کہ دودھار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی۔ سو لوگ ایسی حالت مین ہونگے کہ یکایک حق تعالے ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اُنکے بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کریگی اور شریر و بدذات لوگ باقی رہجاوینگے۔ مرد عورت آپس مین گدھون کی طرح علانیہ بدکاری کرینگے سو اُنپر قیامت قائم ہوگی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔

ف یہ حدیث چند وجوہ سے مرزا کا مسیح موعود ہونا باطل کرتی ہے **اول** یہ کہ حدیث سے

صاف ثابت ہی کہ نزول مسیح موعود سے پہلے دجال آئیگا جسکے وہ صفات ہونگے جو اس حدیث اور دیگر احادیث مین مذکور ہوئے - ابھی تک دجال نہین آیا - اور مرزا صاحب جو گروہ پادریان کو دجال کا مصداق بناتے ہین سو یہ صریح البطلان ہے کیونکہ اس حدیث اور دوسرے احادیث صحیحہ مین بصراحت موجود ہے کہ وہ دجال ایک مرد معین ہی کافر یہودی جسیم سرخ جوان بہت گھنگروالے بال داہنی آنکھ کا کانا اور اللہ تعالی کانا نہین آنکھ اسکی اونچی گویا انگور ہے عبد العزی بن قطن کے مشابہ اُسکی دونون آنکھون کے بیچ مین ک ف ر لکھا ہے ہر مومن کاتب وغیر کاتب اُسکو پڑھ لیگا اُسکے ساتہ جنت و دوزخ ہوگی بانجھ ہوگا اُسکے اولاد نہوگی - مکہ مدینہ مین نہ داخل ہوگا وہ کہیگا مین تمہارا رب ہون اور رب کو نہ دیکھوگے جب تک کہ نہ مروگے - چالیس دن زمین مین رہیگا ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے دنون کی طرح - چال اُسکی ابر کی سی ہوگی - ایک قوم کے پاس آئیگا پھر اُنکو بلائیگا تو وہ اُسپر ایمان لائینگے پس حکم کریگا آسمان کو تو آسمان مینہ برسائیگا اور حکم کریگا زمین کو تو وہ اُگائیگی پھر اُنکے مواشی بہت موٹے اور بہت دودھ دینے والے اور سیر ہو جائینگے پھر آئیگا دوسری قوم کے پاس پھر اُنکو بلائیگا تو وہ اُسکی بات نہ مانینگے تو پھر جائیگا وہ اُنسے پھر اُنسے مینہ کا برسنا موقوف ہو جائیگا اور زمین خشک ہو جائیگی اُنکے ہاتھ مین کچھ مال نرہیگا اور گذریگا ویرانہ پر پھر اُس سے کہیگا نکال اپنے خزانے پس خزانے پیچھے اُسکے ہو جائینگے جیسا کہ شہد کی مکھیان اپنے بادشاہ کے پیچھے چلتی ہین پھر بلائیگا ایک مرد جوان کو پھر تلوار سے اُسکے دو ٹکڑے کر کے تیر کے نشانہ کے فاصلہ پر پھینک دیگا پھر اُسکو بلائیگا تو وہ زندہ ہو کر آئیگا کہ چہرہ اُسکا روشن ہوگا ہنستا ہوا - حدیث متفق علیہ مین ہی کہ اُسکے پاس ایک مرد آئیگا اور وہ بہترین مردم ہوگا اور دجال سے کہیگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تو دجال ہے جسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو دی ہے دجال لوگون کو مخاطب کر کے کہیگا بھلا بتاؤ تو اگر مین اسکو مار ڈالون پھر زندہ کرون تو میرے خدا ہونے مین اُسکو شک رہیگا لوگ کہین گے نہین پس مار ڈالیگا وہ اُسکو پھر اُسکو زندہ کریگا پھر وہ شخص کہیگا کہ اب تو مجکو تیرے دجال ہونے کی اور زیادہ بصیرت ہوگئی پھر دجال اُسکے قتل کا ارادہ کریگا تو قتل نکر سکیگا - ان سب امور پر حدیث مذکور اور احادیث ذیل دلالت کرتی ہین

عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی الا قد انذر امته الاعور الکذاب
الا انه اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیه ک ف ر متفق علیه وعن عبد الله
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لا یخفی علیکم ان الله تعالی لیس باعور وان المسیح
الدجال اعور عین الیمنی کان عینه عنبة طافئة متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث به نبی قومه انه اعور وانه یجیء معه
بمثل الجنة والنار فالتی یقول انها الجنة هی النار وانی انذرکم کما انذر به نوح قومه متفق علیه
وعن حذیفة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مکتوب بین عینیه کافر یقرأه کل مؤمن
کاتب وغیر کاتب وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتی
الدجال وهو محرم علیه ان یدخل نقاب المدینة فینزل بعض السباخ التی تلی المدینة
فیخرج الیه رجل وهو خیر الناس او من خیار الناس فیقول اشهد انک الدجال الذی
حدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثه فیقول الدجال ارایتم ان قتلت هذا ثم
احییته هل تشکون فی الامر فیقولون لا فیقتله ثم یحییه فیقول والله ما کنت فیک
اشد بصیرة منی الیوم فیرید الدجال ان یقتله فلا یسلط علیه متفق علیه وعن ابی هریرة
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق همته المدینة حتی
ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکة وجهه قبل الشام وهنالک یهلک متفق علیه وفی
حدیث فاطمة بنت قیس فاذا فیه اعظم انسان ما رایناه قط خلقا وفیه فلا ادع قریة
الا هبطتها فی اربعین لیلة غیر مکة وطیبة هما محرمتان علی کلتاهما رواه مسلم وفی حدیث
عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الحدیث وفیه ثم اذا انا برجل جعد
قطط اعور العین الیمنی کان عینه عنبة طافئة کاشبه من رایت من الناس بابن قطن
واضعا یدیه علی منکبی رجلین یطوف بالبیت فسالت من هذا فقالوا هذا المسیح الدجال
متفق علیه وفی روایة قال فی الدجال رجل احمر جسیم وقال ابن شهاب واخبرنی
عمر بن ثابت الانصاری انه اخبره بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوم حذر الناس الدجال انه مکتوب بین عینیه کافر

۲۵ ان سب حدیثوں میں علامات دجال جو اوپر بالا کی بیان کی اسکے ... سی ضرورت نہیں ہے

یقرؤہ من کرہ عملہ اویقرؤہ کل مؤمن وقال تعلموا انہ لن یری احد منکم ربہ عزوجل حتی یموت رواہ مسلم وفی حدیث ابی سعید قال صحبت ابن صاعد الی مکۃ فقال لی اما لقیت من الناس یزعمون انی الدجال لست سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لایولد لہ قال قلت بلی قال فقد ولد لی ولیس سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایدخل المدینۃ ولامکۃ قلت بلی قال فقد ولدت بالمدینۃ وھذا انا ارید مکۃ رواہ مسلم وفی روایۃ الم یقل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یھودی وقد اسلمت وفی روایۃ الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو کافر وانا مسلم اولیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو عقیم لایولد لہ وقد ترکت ولدی بالمدینۃ

وجہ دوم حدیث ابن سمعان کے یہ الفاظ اذ بعث اللہ المسیح بن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طاطأ راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ مثل جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الامات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ مرزا غلام احمد کا مصداق مسیح بن مریم ہونا باطل کرتے ہیں **وجہ سوم** اس حدیث مذکور سے حضرت عیسے ع کے زمانہ مین خروج یاجوج وماجوج بصفت خاصہ ثابت ہوتا ہے یہ بات بھی مرزا کے زمانہ مین ابتک مفقود ہے اور نہ انکے زمانہ مین اسکے وقوع کی امید ہے **وجہ چہارم** اس حدیث مین چار مقام پر مسیح موعود کے لیے لفظ **نبی اللہ** کا آیا ہے پس اگر اپنے آپ کو نبی اللہ کہتا ہے تو یہ مخالف ہے آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث وانا خاتم النبیین کی کہ متفق علیہ ہے۔ اور اگر اپنے آپ کو نبی اللہ نہین کہتا تو مسیح موعود کا مصداق نہوا

دلیل ہفتم وہشتم ونہم مرزا کے مسیح موعود نہونے کی یہ حدیث ہے۔ تفسیر ابن کثیر مین ہے قال الامام احمد حدثنا عفان حدثنا ھمام انبانا قتادۃ عن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الانبیاء اخوۃ العلات امھاتھم شتی ودینھم واحد وانی اولی الناس بعیسی بن مریم لانہ لم یکن نبی بینی وبینہ وانہ نازل فاذا رایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض علیہ ثوبان ممصران کان راسہ

ف اسکا نتیجہ صفحہ ۹۰ کے سطر ۶ و ۷ میں دیکھو ۱۲

ع یہ حدیث صحیح ہے اس حدیث کے سب روات رجال صحیحین ہیں سوائے عبدالرحمن ابن آدم کے اور عبدالرحمن ثقہ ہے کسی نے اس میں جرح نہیں کی اسی لیے تقریب میں اسکو ثقہ لکھا ہے اور قتادہ بن دعامہ اگرچہ مدلس ہے لیکن اسکے سماع پر سب اصحاب صحاح نے اجماع کیا ہے میزان میں ہے احتج بہ اصحاب الصحاح لاسیما اذا قال حدثنا اور حافظ نے فتح الباری میں اس حدیث ابی داود کو صحیح کہا ہے ۱۲

يقطر وان لم يصبه بلل فيدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويدعو
الناس الى الاسلام ويهلك الله في زمانه الملل كلها الا الاسلام ويهلك الله
في زمانه المسيح الدجال ثم تقع الامانة على الارض حتى ترتع الاسود
مع الابل والنمار مع البقر والذئاب مع الغنم ويلعب الصبيان
بالحيات لا تضرهم فيمكث اربعين ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون
وكذا رواه ابوداود عن هدبة بن خالد عن همام بن يحيى انتهى
وقال الحافظ في فتح الباري رواه ابو داود باسناد صحيح

ترجمہ ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب انبیاء علاتی بھائی ہین کہ انکی مائین یعنی فروعی احکام انکے مختلف ہین اور اصل دین انکا ایک ہی ہی یعنی توحید و ایمانیات و دعوت الی الحق مین متفق ہین اور مین قریب تر ہون عیسی بن مریم ع کے اسلیے کہ میرے اور انکے درمیان کوئی نبی نہین اور بیشک وہ اترنے والے ہین جب تم انکو دیکھو تو انکی پہچان یہ ہی کہ ایک مرد میانہ قد گندم گون رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہے گویا انکے سر سے قطرے ٹپکتے ہونگے اگرچہ تری نہین پہنچی پس چلیپا کو توڑینگے اور خنزیر کو ہلاک کرینگے اور جزیہ اٹھا دینگے اور لوگون کو اسلام کی طرف بلائینگے اور اللہ انکے زمانہ مین سوائے اسلام کے سب مذاہب کو نیست و نابود کردیگا اور اللہ انکے ہی زمانہ مین مسیح دجال کو ہلاک کریگا تو کل زمین مین امن ہوجائیگا یہانتک کہ شیر اونٹ کے ساتھ اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکری کے ساتھ مل کر ایک جگہ چرینگے اور لڑکے سانپون کے ساتھ کھیلین گے تو انکو کچھ گزند نہین پہنچائینگے پھر حضرت عیسیٰ چالیس برس کی (عمر) مین وفات پائینگے اور انپر مسلمان جنازے کی نماز پڑھینگے یہ حدیث تین وجوہ سے علاوہ وجوہ مذکورہ کے مرزا کا مسیح موعود ہونا باطل کرتی ہی **اول** یہ کہ اسی حدیث مین تصریح اس امر کی ہی کہ آنیوالا مسیح وہی نبی بنی اسرائیل عیسی علیہ السلام ہین جنکے اور ہمارے حضرت صلعم کے درمیان کوئی نبی نہین ہوا نہ کوئی مثیل **دوم** یہ کہ مسیح موعود کے زمانے مین سب مذاہب سوائے اسلام کے ہلاک ہوجائینگے اور مرزا کے زمانہ مین دوسرے مذاہب بھی بڑے شد و مد کے ساتھ موجود ہین **سوم** مسیح موعود کے زمانے مین شیر اونٹون کے ساتھ اور چیتے گائے بیلون کے ساتھ اور بھیڑیے

بکریون کے ساتھ چرینگے اور بچے سانپون کے ساتھ کھیلین گے سانپ اُنکو ضرر نہ پہنچائینگے۔
مرزا کے زمانہ مین یہ امر مفقود ہے **دلیل وہم** یہ حدیث ہے قال احمد حدثنا ھشیم
عن العوام بن حوشب عن جبلة بن سحیم عن موثر بن عفارة عن ابن مسعود
عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لقیت لیلة اُسری بی ابراھیم
و موسی و عیسے علیہم السلام فتذاکروا امر الساعة فردوا امرھم
الی ابراھیم فقال لا علم لی بھا فردّ وا امرھم الی موسی فقال لا علم
لی بھا فردوا امرھم الی عیسے فقال اما وجبتھا فلا یعلم بھا احد الا اللہ وفیما عھد
الیّ ربّی عزوجل انّ الدجال خارج ومعی قضیبان فاذا رأنی ذاب کما یذوب
الرصاص الحدیث وفیه ففیما عھد الی ربی عزوجل ان ذلك اذا کان کذلك
ان الساعة کالحامل المتم لا یدری اھلھا متی تفاجئھم لولادھا لیلا
او نھارا ورواه ابن ماجه عن محمد بن بشار عن یزید
ابن ھارون عن العوام بن حوشب به نحوه

ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج مین
ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام سے میری ملاقات ہوئی تو قیام قیامت کا ذکر آگیا کہ
کب ہوگی سب نے اس سوال کو ابراہیمؑ کی خدمت مین پیش کیا تو ابراہیمؑ نے کہا کہ مجھکو قیامت
کے وقت کا کچھ علم نہین پھر اس سوال کو حضرت موسیؑ پر پیش کیا تو اُنہون نے بھی کہا کہ اسکا
مجھکو کچھ علم نہین پھر حضرت عیسےؑ پر پیش کیا تو اُنہون نے کہا کہ قیامت کا عین وقت وقوع تو سوائے
خدا کے کوئی نہین جانتا لیکن اللہ نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ دجال نکلنے والا ہے اور میرے ہاتھ مین
دو چھڑی ہونگی پس جب وہ مجکو دیکھیگا تو پگھلنے لگے گا جیسے سیسا پگھلتا ہی آخر حدیث تک اور اُسمین
یہ بھی ہے کہ مجھسے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ جب یہ واقعات ہوچکین گے تب قیامت ایسی جلدی
آئیگی جیسے پورے دنون کی حاملہ کہ اُسکے گھر والے نہین جانتے کہ رات یا دن کو کس وقت
ناگاہ بچہ پیدا ہوجائیگا۔

اس حدیث کے سب رجال رجالِ شیخین ہین سوائے موثر بن عفارہ کے کہ وہ ایسا ثقہ ہے کہ

انمین کوئی جرح نہین ہی اسلیے میزان مین اُسکا ذکر نہین ہی۔ ہان ایک علت نہین ہی وہ یہ ہی کہ ھشیم مدلس ہی اور یہان عن کے
ساتھ روایت کی ہی لیکن چونکہ متابع اُسکا یزید بن ہارون موجود ہی اسلیے تدلیس کچھ ضرر نہین کرتی ہی۔ اس حدیث سے بھی صاف
معلوم ہوتا ہی کہ مسیح جو آنیوالے ہین وہ وہی عیسیٰ نبی بنی اسرائیل مین ہین کوئی مثیل اُنکا **دلیل یازدہم** عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا
فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبل
احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا متفق علیہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اُس ذات پاک کی قسم ہی جسکی قبضہ قدرت مین میری جان ہی کہ البتہ
تحقیق عنقریب ابن مریم تم مین حاکم عادل ہوکر اُترینگے تو صلیب توڑینگے اور خنزیر کو ہلاک کرینگے اور جزیہ کو اُٹھا دینگے اور مال کی
کثرت ہوگی یہانتک کہ اُسکو کوئی قبول نکریگا یہانتک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا روایت کیا اس حدیث کو امام
بخاری و مسلم نے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مسیح موعود کے زمانے مین مال اسقدر کثرت سے ہوگا کہ کوئی قبول نکریگا
اور ایک سجدہ بہتر ہوگا دنیا و مافیہا سے یہ دونون باتین مرزا غلام احمد کے زمانے مین ابتک پائی نہین گئین اور نہ انکے زمانے
مین پائی جانیکی امید ہی۔ ابو ہریرہ کی ایک متفق علیہ حدیث مین یہ لفظ ہی وحتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی
یہم رب المال من یقبل صدقتہ وحتی یعرضہ فیقول الذی یعرضہ علیہ لا ارب لی بہ مسلم کی ایک روایت کے یہ
لفظ ہین لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل زکوۃ
مالہ فلا یجد احدا یقبلہا مسلم کی دوسری روایت مین ہی تقیء الارض افلاذ کبدہا امثال الاسطوانۃ
من الذہب والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ہذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ہذا قطعت
رحمی ویجیء السارق فیقول فی ہذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہا شیئا وعن حارثۃ
ابن وہب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا فانہ یاتی علیکم زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلا یجد من یقبلہا
یقول الرجل لو جئت بہا بالامس لقبلتہا فاما الیوم فلا حاجۃ لی بہا متفق علیہ یہ سب حدیثین حدیث اول کی تفسیر واقع ہوئی ہین
یہان سے معلوم ہوا کہ مرزا کے مریدون کی یہ تاویلین کہ علم کے خزانے بہینگے یا مال سے وہ روپیہ مراد ہی جو مرزا کے اشتہارات
مین مذکور ہی کہ جو کوئی براہین احمدیہ یا سرمۂ چشم آریہ وغیرہ وغیرہ کا جواب لکھے اُنکو اسقدر روپیہ دیا جائیگا کسقدر پوچ و لچر وبیہودہ ہین
دلیل دوازدہم مسلم کی ایک روایت مین یہ لفظ ہی ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء
والتباغض والتحاسد ترجمہ اور (ابن مریم کے زمانے مین) جوان اونٹ چھوڑ دیے جائینگے پس اُنسے کوئی کام نہ لیا جائیگا اور کینہ اور

بغض اور حسد نہ رہیگا۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود کے زمانے مین جوان اونٹ چھوڑ دیے جاوینگے نہ اُنپر سواری کیجائیگی
اور نہ کسی اور کام مین لگائے جائینگے اور عداوت و بغض و حسد باقی نہ رہیگا۔ یہ بات مرزا کے زمانے مین پائی نہین جاتی ہے
دلیل سیزدہم ابن سمعان کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانے مین اسقدر برکت ہوگی کہ ایک انار ایک جماعت کے
لیے کافی ہوگا اور اُسکے چھلکے کے سایہ مین ایک جماعت سایہ لیگی اور دودھ مین اسقدر برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی ایک بڑی جماعت کے
لیے کافی ہوگی اور ایک گائے ایک بڑے قبیلہ کے لیے اور ایک بکری چھوٹے قبیلہ کے لیے اور مرزا کے زمانے مین اُنمین سے
کچھہ بھی نہین ہے۔ **قولہ** پس بموجب حکم ان سب مقدمات مسلمہ کے۔ **اقول** ۔ یہ سب مقدمات تو آپکے تار عنکبوت تھے ہباءً
منثورا ہوگئے اب بموجب اپنے وعدہ کے ثالث مقرر کرکے یا خود خوف خدا کرکے رجوع فرمایئے۔ **قولہ** پس بموجب اس تاویل صحیحہ اور
تفسیر حقہ کے اس شعر کا مضمون بہت راست و درست معلوم ہوتا ہے۔ **اقول** ۔ اب تو معلوم ہوگیا کہ وہ تاویل آپکی غلط اور
تفسیر مردود ہے تو مضمون شعر وہی گستاخی اور بے ادبی رہا بلکہ یہ دوسری گستاخی اور بے ادبی آپ کی ثابت ہوگئی اور مرزا صاحب کا اس مین حصہ بھی
ہوگیا اور عاجز نہایت درجہ فروتنی سے اپنے کو اپنے خدا کا بہت کمزور اور ادنی درجہ کا ذلیل بندہ گنہگار جانکر اور جو اللہ تعالے نے جو تمکو خبر دی
ہے اسکا اللہ تعالے ہی پر بھروسہ کرکے اور اپنے مولا کی خبر پر یقین کامل کرکے آپکو بشارت سناتا ہے کہ آپکے ذہنی مسیح کو مولانا سید محمد نذیر حسین
صاحب مدظلہم کی سب و شتم اور حضرت عیسیٰ کی اس گستاخی کا عوض بہت جلد ملنے والا ہے اور جہانتک اس عاجز کو اسکے مولا نے علم دیا ہے وہ یہ ہے
کہ وہ کسی سخت بلائے جسمی مین مبتلا ہووے اور جلد ہووے واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون الٰہی تبت من
کل المعاصی استغفرک واتوب الیک ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

تمت

نوٹس منجانب خاکسار

اے مسلمانان ہردیار و امصار اے میرے دین اور وطن کے بھائیو۔ اے میرے پیارے رسول محبوب رب العالمین کے پیارو گو تمکو کوئی کیسا ہی حقیر
سمجھے۔ مگر تمہاری وہ قدر و منزلت کسطرح کم نہین ہوسکتی کہ تمکو اللہ تعالے نے اپنے آخر الزمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہونیکے لیے پسند کرلیا
اور اسی سبب سے گو تم کسی حال مین ہو مگر جبتک تم مین یہ صفت باقی ہے شیطان تمہارا اور تم شیطان کے دشمن ہی رہوگے اور یہی وجہ ظاہر اس بھید کی ہے
کہ تمپر اندرونی اور بیرونی حملے ہمیشہ ہوتے رہتے ہین اور ہوتے رہینگے۔ اے عزیزو تم اکثر میرے حال اور مزاج سے واقف ہو مین بھی تمہارا ایک ادنی خادم
ہون اور میری خدمتون سے بھی تم کسی کسی قدر واقف ہو گو تم مجکو پسند کرو یا ناپسند کرو مجکو اپنی قوت و حال کے موافق اسلام اہل اسلام کیخدمت سے دریغ نہیں ہے
یہ عرضداشت محض برائے ہمدردی اپنے برادران بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور انکے سلسلہ کے تمام بھائیون کے لیے
لکھتا ہون خاص کر جن صاحبون سے مین اور مجھسے وہ واقف ہین اُنسے میرا خطاب خاص ہے جیسے جناب حکیم نورالدین صاحب و مولوی محمد حسن صاحب

مولوی محمد ٹونکی صاحب و حافظ محمد یوسف صاحب و احباب لاہور وغیرہ وغیرہ اگر آپ صاحب میری اس درخواست کو حقیر جان کر توجہ نفرمائینگے تو یہ امر آخر ہی مگر ذرا بھی توجہ کرین تو اسکا جواب واجب و لازم ہی جناب مرزا صاحب کی تصنیفات مین سے میننے براہین احمدیہ فتح الاسلام توضیح مرام ازالہ اوہام اور مولوی محمد احسن صاحب کے حصص اعلام الناس تا الحق دیکھے اور اسوقت مین میرے نزدیک مرزا صاحب نے سخت غلطی کی اور بہت بیجا طور سے ایک بڑا جھگڑا کو جو مرچکا تھا اسلام مین کھڑا کردیا جس سے مسلمانون کو بہت نقصان پہنچنے کا خیال ہی اور فائدہ کچھ نہین اگرچہ مرزا صاحب اور اُنکے اتباع نے نہایت زور سے لکھا ہی کہ اسلام مین کسینے آجتک مثیل مسیح ہونیکا دعوی اسطرح نہین کیا جسطرح مرزا صاحب نے کیا ہی مگر یہ فرمانا ان صاحبون کا علم تاریخ سے غفلت کا سبب ہے اور الہام ہو تو وہ بھی غلط کیونکہ ایسا دعوی پہلے بھی کیا گیا ہی بسبب کمی گنجائش کے صرف ایک نمونہ پیش کرتا ہون ۔ امام ابن تیمیہ کتاب بغیۃ المرتاد مین لکھتے ہین قال شیخ الاسلام ابن تیمیة رضی الله عنه فی کتابه بغیة المرتاد فی رد القائلین بالحلول والاتحاد ما لفظه هذا وقد کان عندنا بدمشق الشیخ المشهور الذی یقال له ابن هود وکان من اعظم من رایناه من هؤلاء الاتحادیة زهدا ومعرفة ورياضة وکان من اشد الناس تعظیما لابن سبعین ومفضلا له عنده علی ابن عربی وغلامه ابن اسحق والکثر الناس من الکبار والصغار کانوا یطیعون امره وکان اصحابه الخواص به یعتقدون فیه انه اعنی ابن هود المسیح ابن مریم ویقولون ان امه کان اسمها مریم وکانت نصرانیة ویعتقدون قول النبی صلی الله علیه وآله وسلم ینزل فیکم ابن مریم ؑ هو هذا وان روحانیة عیسی ؑ تنزل علیه وقد ناظرنی فی ذلک من کان افضل الناس عندهم اذ ذاک معرفة بالعلوم الفلسفیة وغیرها مع دخوله فی الزهد والتصوف وجری لهم فی ذلک مخاطبات ومناظرات یطول ذکرها جرت بینی وبینهم حتی بینت لهم فساد دعواهم بالاحادیث الصحیحة الواردة فی نزول المسیح وان ذلک الوصف لا ینطبق علی هذا وبینت فساد ما دخلوا فیه من القرمطة حتی ظهرت مباهلتهم وحلفت لهم ان ما ینتظرونه من هذا الرجل لا یکون ولا یتم وان الله لا یتم امر هذا الشیخ فابر الله تلک الاقسام والحمد لله رب العلمین انتهی

ترجمہ ہمارے پاس شہر دمشق مین ایک بڑا شیخ مشہور تھا جسکو ابن ہود کہتے تھے اور فرقہ صوفیہ اتحادیہ یعنی وحدت وجودیہ جنکو ہمنے دیکھا اُنمین وہ ایک بڑا پرہیزگار اور معرفت اور ریاضت مین یگانہ روزگار تھا اور ابن سبعین کی بہت تعظیم کرتا اور اُسکو اپنے زعم مین ابن عربی اور اُسکے غلام ابن اسحاق پر فضیلت دیتا تھا اور بہت سے بڑے اور چھوٹے سب اُسکے حکم کی اطاعت کرتے تھے اور اُسکے مریدان خاص اُسکے حق مین یہ اعتقاد کرتے تھے کہ ابن ہود مسیح ابن مریم موعود ہی اور کہتے تھے اُسکی ماں کا نام بھی مریم ہی اور وہ نصرانیہ تھی اور نسبت حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اُتریگا تم مین ابن مریم علیہ السلام

اُنکا یہ عقیدہ تھا کہ وُہی ابن مریم ہی اور اسپر حضرت عیسیٰ کی روحانیت نازل ہوتی ہی اور مجھسے مناظرہ کیا اسکی طرف سے اس بارہ مین اُس شخص نے جوان لوگون کے نزدیک اُسوقت مین فلسفہ وغیرہ مین سب سے افضل تھا اور علاوہ اسکے زہد و تصوف مین بھی دخل رکھتا تھا اور اس معاملہ مین اُسنے کئی مباحثے اور مناظرے واقع ہوے کہ اُن سب کا ذکر کرنا موجب طول ہوتا ہی یہانتک کہ مینے اُنکے دعوے کا بطلان اُن احادیث صحیحہ سے اچھی طرح بیان کر دیا جو نزول عیسیٰ علیہ السلام مین آئی ہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہ وصف اور نشان اور علامات بیان کر دیے جو ابن ہود پر ٹھیک درست نہین آتے اور مینے اُنکو فساد اور خرابی اُنکے قرمطہ (یعنی نیچریت) کی جسکو اُنہون نے اپنے عقیدہ مین داخل کر لیا تھا وضاحت و صراحت سے بیان کر دی یہانتک کہ میرا اور اُنکا مباہلہ ٹھیرا اور مینے اُنسے حلف اُٹھا کر کہدیا کہ جن باتون کا تم انتظار کرتے ہو ہرگز ہرگز پوری نہونگی اور نہ کچھ اسکا اچھا نتیجہ ظاہر ہوگا اور یہ ڈھکوسلا اور جھوٹا دعوی اس شیخ کا پورا نہوگا۔ سو اللہ تعالے نے میری اُن سب قسمون کو سچا کیا (اور وہ خوار و ذلیل ہوئے) والحمد للہ رب العالمین انتہی یہ پہلے حملہ اسلام پر پہلے بھی لوگ کر چکے ہین مگر اسلام اور اہل اسلام نے فتح پائی اور اللہ تعالے کی ذات پاک سے اب بھی پوری اور کامل امید ہی کہ اسلام کا بول بالا ہوگا اور اہل اسلام ضرور فتحیاب ہونگے اور چند عرصہ کے بعد ابن ہود کیطرح مرزا صاحب کو بھی لوگ بھول جائینگے مگر مرزا صاحب سے چونکہ عاجز کی قدیم ملاقات ہی اور اُنکے بعض اتباع سے بھی اسلیے اس عاجز کو یہ خیال ہی کہ اللہ تعالے مرزا صاحب کو توفیق نصیب کرے یا اللہ بطفیل اپنے حبیب سید المرسلین شفیع المذنبین کے مرزا صاحب کو تو صراط مستقیم پر لے آ اور اس نازک وقت مین مسلمانون کو اس فتنہ سے نجات دے آمین اے میرے رب جلیل بیشک تیرا کوئی کام حکمت سے خالی نہین ہی تو ضرور اپنی حکمت بالغہ سے ہمیشہ اپنے بندون کو آزماتا رہا ہی مگر اے ارحم الراحمین تو اپنے عام فضل اور وسیع رحمت اور رحمۃ للعالمین کی برکت سے ہمکو اس آزمائش سے معاف کر دے تو نے بیشک ہماری مدد کی اور کرتا ہی اور کریگا مگر ہم آزمائش کے لائق نہین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب جبوقت مرزا صاحب دہلی مین آئے تھے اُسوقت مینے بہت چاہا کہ مرزا صاحب دوستانہ طور پر گفتگو کرکے اس امر کا فیصلہ کرین مگر مرزا صاحب نے سوا ناجائز عذر اور ترکیبی بالمثول و بیہودہ چالون کے کوئی بات نکی باوجودیکہ مین بار بار اُنکی خدمت مین گیا اور مکرر سہ کرر نوٹس بھی دیے مگر مرزا صاحب کو گفتگو کی جرأت نہوئی ناچار اُنکی خدمت کرنی پڑی چنانچہ بفضلہ تعالے و تقدس اُنکے تمام رسائل کے جواب سے اہل اسلام سبکدوش ہوے اور طبع ہونے بھی شروع ہوگئے مگر قبل از اشاعت پھر اس کے ذریعہ سے تمام اتباع و معتقدین مرزا صاحب کو اطلاع دیجاتی ہی کہ کوئی بھی تم مین ایسا ہی کہ باہمی گفتگو اخلاق کے ساتھ کچھ دنون کر سکے یا ابن ہود کیطرح مرزا صاحب کو مناظرہ یا مباہلہ پر آمادہ کرے

الیس منکم رجل رشید

قطعہ تاریخ از نتائج طبع سرآمد شاعران محمد سردار خان صاحب کیفی دہلوی سلمہ اللہ الولی

آیا غلام احمد بنکر مسیح کاذب
تھی واعظون پہ واجب تعزیب قادیانی

یہان بھی دکھائی اُسکو تہذیب قادیانی
سو جسے جناب عبدالمجید صاحب

سننے کا ہزل و بطلان کفارہ تھا مناسب
اُٹھے ادھر سے بھر تادیب قادیانی

لکھی کتاب دین جب اُنکی یہ تو کیفی
ازروے بحث بولا ـ تکذیب قادیانی

نام کتاب	قیمت
مظہر النحو مع وسیلۃ المغفرت	۲ر
آب حیات مسائل آب نظامی	۳ر
کتب عقائد	
شرح عقائد نسفی نظامی	۴ر
حاشیہ میر زاہد امور عامہ	عہ
البغیۃ الرائد فی شرح العقائد	۶ر
حضرات التجلی	۸ر
عقائد الاسلام اردو	۱۲ر
دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن	۶ر
در راز ہر شرح فقہ اکبر نظامی	۳ر
عقائد عظیم	۶ر
کتب فرائض	
سراجی مع ضیاء السراج	۸ر
جامع الفرائض	۴ر
کتب منطق	
ملا حسن کاغذ گلابی	عہ ۸ر
تحفہ شاہجہانی یعنی شرح تہذیب	۱۲ر
قال اقول	۲ر
کتب علم حکمت	
ہدیہ سعیدیہ	عہ
ارمغان حکمت اردو	۸ر
مبادی الحکمت اردو	۱۲ر
کتب نحو	
نحو میر نظامی	۲ر

نام کتاب	قیمت
التفسیر ابن مالک مطبوعہ لاہور	۱۰ر
شرح مائۃ عامل کلاں گلابی کاغذ	۸ر
مصباح نظامی	۱ر
حل ترکیب کافیہ	۰۲ر
غایۃ التحقیق شرح کافیہ	عہ
درایہ شرح ہدایت النحو	۱۲ر
کتب صرف	
مجموعہ میزان الصرف	۰۲ر
مجموعہ پنج گنج	۲ر
صرف میر مع تکملہ وتبصرہ	۰۲ر
دستور المبتدی	۲ر
کتب قلمی	
تاریخ الخلفاء	للعہ
شرح نخبۃ الفکر لابن حجر عسقلانی	عہ ۸ر
تفسیر ینبوع الحیوات من سورۃ مریم الی الصافات لابن ظفر	صعہ
کتاب آب رسائل عبدالرحمن	
ابن عیسی بن عماد الہمدانی الکاتب	للعہ
مختصر المشکوۃ	عا
تیسیر الوصول الی جامع الاصول	
اللدیبج کامل در ۲ جلد	عسہ
تفسیر بیضاوی نصف آخر	صعہ
تفسیر بیضاوی از اول تا سورہ توبہ	سعہ

نام کتاب	قیمت
تفسیر بیضاوی کامل جدول طلائی نہایت خوشخط وصحیح ومحشے وپیشانی اول طلائی	صہ
تاریخ الخلفاء الذہبی جسکے جند جزاول سے ندارد ہیں	للعہ
الاحادیث الموضوعہ لصاحب مشارق الانوار	عار
شفاء قاضی عیاض مجلد نہایت خوشخط محشی جسکی ہر ورق پر جدول طلائی ہے اور پیشانی وغیرہ بھی طلائی ہے قابل دید کتاب ہے	صہ
فقہ اکبر حضرت امام اعظم صاحب	عہ ۸ر
رسالہ اصطلاحات حدیث	عہ
جزو من فتح الباری شرح صحیح بخاری	عہ
احیاء العلوم نہایت خوشخط جسکی کیفیت دیکھنے سے معلوم ہوگی	مار
تفسیر بیضاوی قلمی خط متوسط نصف آخر	عہ
توضیح فی حل غوامض التنقیح مجلد	عار
تنبیہ الغافلین فارسی ناقص مجلد	عار
ترکیب کافیہ	۱۲ر
ترجمہ ہدایہ فارسی ناتمام	صہ
توزیق شعب شرح منشعب	۱۲ر
حاشیہ یزدی بر مختصر معانی	صہ
الکوز الثمین شرح حصن حصین خوشخط	لعہ

نام کتاب	قیمت
حل ابیات شرح جامی رسالہ موتنا	۱۲ر
الدر المختار مجلد	عہ
شیخ الاسلام حاشیہ توضیح تلویح	سے
شرح ملا جامی مجلد	للعہ
شرح مشارق الانوار عربی	صہ
سعدیہ شرح شافیہ	سے ۴ر
شرح نصاب الصبیان	۸ر
شرح تہذیب ملا جلال وحاشیہ محمود دوانی بر شرح مطالع رسالہ علم مناظرہ لفخر الدین	عار
شرح ہدایۃ الحکمت	عہ ۴ر
عقد الحصن الحصین و کتاب الاخیار	صہ
قطبیہ و میر زاہد حاشیہ رسالہ قطبیہ وحاشیہ میرزاہد غلام یحیی وحاشیہ عماد الدین بر میرزاہد	عاہ ۴ر
متفرقات	
الحزب المقبول عن احادیث الرسول مترجم	۴ر
افضل الاذکار مع پنجسورہ	۵ر
اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح	۲ر
الحق الصریح فی اثبات حیات المسیح	۶ر
بحر سواح تذکرہ اولیاء کرام	۱۴ر
تنویر العینین فی حال الوالدین جناب رسول الثقلین فارسی	۸ر
تحفۃ الکرام فی فضائل بلد الحرام	۳ر

اعلان

جملہ اہل اسلام کو مژدہ و بشارت ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعیِ مثیلیتِ مسیح اور اُسکے حواریون کے عقائد باطلہ کے رد مین کتب مفصلۂ ذیل مطبع ہذا مین موجود ہین شایقین طلب فرمائین اور اس فتنہ سے اپنے آپ کو اور سب مومنین کو بچائین۔

مجموعہ اشتہارات علمای دہلی وغیرہ مختلف ۱۳ پرچہ
قیمت ۲؍ محصول ؍

مثنوی صداقت دہلی عطار توبلقاتو در رد دعوت دہلیے
قیمت ۱؍ محصول ؍

اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح مؤلفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب علیگڈہی
قیمت ۲؍ محصول ۰؍

نمونہ لیاقت علمی مولوی محمد احسن حواری مصنوعی مسیح
قیمت ۰؍ محصول ۰؍

الفتح الربانی فی الرد علی القادیانی مولفہ شیخ حسین صاحب عرب وارد حال بہوپال معہ ترجمہ قیمت ۱؍ محصول ۰؍

الحق الصریح فی اثبات حیوة المسیح مؤلفہ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی وارد حال بہوپال
قیمت ۵؍ محصول ۱؍

بیان للناس مؤلفہ مولوی محمد عبد المجید صاحب در رد مولوی محمد احسن امروہے
قیمت ۱؍ محصول ۱؍

شفاء للناس مؤلفہ مولوی عبد اللہ صاحب شاہجہانپوری در رد اعلام الناس مولوی محمد احسن صاحب امروہوی
قیمت ۴؍ محصول ۱؍

المشتهر

محمد عنایت اللہ منصرم مطبع انصاری دھلی

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس عاملہ، مجلس انتظامی ... رکھ سکیں گے۔

مجالس تعلیمات و نصاب پانچ کتابیں ایک وقت میں اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲- اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات ملحقہ ایک وقت میں ... اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

دو اراکین دارالترجمہ دس کتابیں رجسٹر شدہ دو کتابیں بی اے اور تحقیقاتی جماعتوں کے

۳- طلبا میں رجسٹر شدہ ایم اے، ایل ایل بی ... اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

کے طلبہ تین کتابیں اور بقیہ ... دو کتابیں ... جماعت

طلبہ پانچ کتابیں ...

۴- مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ کرنے پر ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائیگا۔

۵- بشرط موقع کتابیں گرما کی تعطیل میں ... دی جا سکیں گی۔

ہر کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶- کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو ... قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا ... منع ہے۔

۸- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں باہر نہیں لیجا سکیں گی۔ فقط